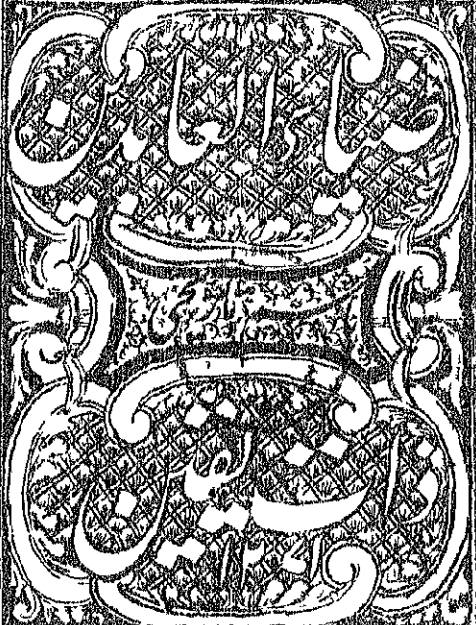


فروغ حسن و قنبر بلال حسن کی فیض شریف

ساجد بہ شہستان برنگ افغانی عیون موسیٰ حسن



تالیف حاجی میرزا حسن علی خان مستوفی

مطبعہ مطبعہ کتب و نسخہ مطبعہ مطبعہ مطبعہ









[illegible]

ظہوری اور نسا مارا اور اوضاع کسری اور چند رسالہ شجرۃ الامانی و حیر و میرزا قاضی کے  
 اور چند قصاید عربی اور قوافی ہمدھار سی اور رسالہ مہر و شمس الدین فقیر اور عربی میں صرف سی  
 سرح حامی کی سروج تک سی عالم فقید چہرہ سرس کزانی میں یہ کتابیں پڑھیں مگر علم فقیر نہیں  
 دیگر دجل جھا اور اسی زمانہ میں صاحبی میں نصیر الدین حسد رماہ شاہ فی اس فارغانی میں جملہ کتاب  
 کر کے دیکھائی عالم حاد دانی ہوئی اور سید فضل حسین نے مد پوری اور میر حبیب اللہ کفوری نے امام  
 سر خدا شمس مرحوم بانی کرلائی تالی کٹورہ اور میر علی حسین راجہ صاحب علی مختار کلاہ اور برقیہ سید  
 صاحبی کمال امر ملک کو اسی فی اصحابیہ سی سہ اور دگر یکی اور درویش سی علی محمد علی شاہ  
 شمس شیش پوری تہ عظم اللہ جان ختام کی کہی سی مکان صاحبی کی ملک صاحبی سی فوت مارو  
 اسی ہزار دیو بی پیدا کر کے تو ایا کھار دل ہو کی مراد اور اب مان کو ملا اور سب بیات ابی اور  
 بھائی نصیر الدین حسد رکاحہ یکہ سید فضل حسین اور اد کی بھائی کی فی اصحابیہ سی بھائی بھائی  
 سلطان میں آگیا کھایکہ سلام ہو گیا اور تہرہ اصل کو شہر ہو گیا اور تہرہ حساب عر اداری محلات کو ملا  
 بعد ان حسد اموی کی سعی و اب سورالہ دیکھ اور دام اولہ سی سات ہزار روپیہ راہ سرکار کو  
 دیکھ اچھی تھیں قدسی ہوئی یہ بعد ہائی کی بھی درویش سی مل کی زمانہ میں ہر جاہ نشینی تہ  
 اور وصف طبعی علم دس کسرت نایل ہوئی تو پہلی بندی فی رسالہ ترجمہ الصلوۃ اور سکینات مار  
 رسالہ اور چھتہ اور ششم اور مختصر الامال اور جامع عباسی شرح مانی اور علی الفہم اسد میں  
 اور حدیث تصنیف حدیث میں اور حلقہ المتقن اعمال مسنور میں اور راہ المعادہ اعمال بہ باہ ہر آج رخصت  
 الشہدہ مناظرہ میں اور رسالہ رحمت اور رسالہ و خدائی مصرائی کو پڑھا اور اکثر خدمت فیض رہے  
 علامہ معقول معقول حادی قوم فرور و حصول قراۃ تکلیفین ناصر دین حسین خلاصہ اور برگزیدہ اولاد امام  
 طاہر بن محمد معاون مبادان و مؤمنین جناب قدس باسہ صاحب علمہ و کھہ یاد سی اعلیٰ سید علی  
 ناطقہ العالی سی نہر نہ ہوا کا اور شش سالہ ورتہ اپنی اس جناب کرامت اسد عباسی اور بھائی  
 سید علی محمد آجی کہ ہونی ہی نہایت اشر و تاجی میں حسن جناب صمد علی فی اسد اسد  
 کہ کچھ کچھ نہ ہوا سال ضرور نہ مانہ چکانہ اور نہ و فو میں حاصل ہوئی مگر یکا سی اور درویش کو تہ  
 و جہر سی نہایت متقن اور شش سالہ فائز سی ہوئی تہی اس جہرہ میں صاحبی شروع نہ لایا چھتہ  
 میں اپنی نقد سازانی کی و مطلقا لا جناب سورالہ دیکھ اور دام اولہ کی فریضہ سی ایک سال  
 ولایتی ترجمہ فارسی کی اور عرضہ شش اپنی حال شکستہ کی حضور میں بصرہ چھتہ مکان کی بھی جواب

[illegible]

یعنی عورت - نماز پڑھنی اور کھانی کی سائنس **فصل چہارم** غسل استحاضہ یعنی عورتوں کی باہر سے جوئی  
اور طریق طہارت اور کھانسی کی سائنس **فصل پنجم** شافوہین غسل امان یعنی عورتوں کی جواڑ رہا کی سائنس  
**فصل ششم** شافوہین غسل منہ یعنی مرد کی نگوچہ کی کھانسی کی سائنس **فصل ہفتم** مرد کی  
حال اختصار یعنی مرد کی کھانسی اور بعد میں مرد کی پہلانی کی سائنس **فصل ہشتم** مرد کی  
ونہیز کی سائنس **فصل نواں** نماز چارہ اور بدیریت کی نماز کی سائنس **فصل دہم**  
بائٹہوہین مرد کی دفن اور پوسکے وارڈ کی مصیبت پر صبر کرنے اور مومن کی فصل ہفتم پرستی  
شریکہ کی فوٹو کی سائنس **فصل ہجرت** مسائل و صواب اور آداب اور کریمہ کے  
سائنس **فصل چودھویں** مسائل و حکم اور ترکیب کی سائنس **فصل پندرہویں** مسائل و  
اور مسائل حد گاہ کی سائنس **فصل سولہویں** سرجہ لڑا، کار کی فوٹو کی سائنس  
**فصل سترہویں** اذان اور اقامت کی سائنس اور **فصل اٹھارہویں** اور  
نماز اور کافران نماز اور وجہات اور سخواس نماز اور ترکیب نماز کی مسائل کی سائنس  
**فصل انیسویں** محضر عقب نماز اور بعد شکر اور بعد ہر نماز کی بار بار حضور روح الامور  
حضرت امام حسین علیہ السلام کی سائنس **فصل بیسویں** مسائل نماز سفر اور نماز عمارت  
اور نماز حاضرت اور نماز جمعہ کی سائنس **فصل اکیسویں** نماز سادگان اور عرجہ اور نماز  
نذر اور اذان کی سائنس **فصل اکیسویں** سروری سکیا ب نماز عمارت کی سائنس  
باب ششم اور سرور و نیک سان میں اسکے نو فصلوں کے ہیں **فصل پہلی** باب اول  
کی داخل ہوئی کی سائنس **فصل دوسری** دورہ رمضان المبارک کے فضیلت کے بیان میں  
**فصل تیسری** دورہ رکعتی والو کی سائنس **فصل چوتھی** جنت دورہ اور دورہ  
ماطل کرنے والی چیزوں کی سائنس **فصل پانچویں** دورہ کی وقت اور دورہ کی رکعت کے  
**فصل چھٹی** چوٹی ماہ رمضان کی اور سفر کی سائنس **فصل ہفتم** جمعہ دورہ کی سائنس  
احمال کی سائنس **فصل آٹھویں** نذرانہ اور عہد کی دورہ کی سائنس **فصل نواں**  
استحکام کی کچھ حکموں کی سائنس **باب تیسرا** تیسری فرع میں حج کی سائنس کے بارے میں  
**فصل پہلی** فضیلت حج اور فوائد حج کی سائنس **فصل دوسری** حج کی  
کی مذہب کی بیان **فصل تیسری** حج کی واجبہ ہوئی شدہ لوگ کی سائنس **فصل چوتھی**  
کچھ مختصر احوال حج و خطی اور غنائی جناب میدا العلماء و امام فکھ کی سائنس **باب چوتھا**





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]





[illegible]

را دانی بین حق و باطل کی گار و کی دانی پس اور یہ سب ہو کی در باہر چو، خوشی ناگوار  
 ورج کی کٹافس کی در را و بھی پہلی پڑی گئے گار و کی بھی کی در باہر چو، خوشی ناگوار  
 آگہ کی اوس گئے گار و کی پہلی خدائی سنائی میں اور سنا یہ اور یہ جو بھی آگہ کی جس خدائی سنائی گار و  
 کاٹھی کی لئی پیدا کی ہیں مواد اقدہ مبارک رحم از احسن سبب معون اعلیٰ سبب الہام کہ اپنی اہل اور بہت  
 بحق حرمت رحمہ للعالمین جیسا کہ حق صلی اللہ علیہ وسلم آگہ اور ان کی اہل سبب کی عذاب و دوح سی بھی ہو  
 کہ بھی بعد ایل صراط کی آگہ کی یہاں سبب کی سندت سی سبب بانی کالی ہوئی حنائی سر ایلار، جیسا کہ  
 علی اور طاہر رہا اور حسن مجتبیٰ اور حضرت امام حسن شہید کر ملا کی یاس باطن ناگہی ہوئی آگہ کی اور وہ  
 حضرت علیہم السلام ہی دوسرے کو یہاں چھان کی عوض کو ترک مانی سی سبب کر کی اور وہ پاس  
 و جو وہ سی صاف اور سبب سی پیشا مار یا دہ ہو گا اور اس کے پی سی بھی کر ہی سبب معلوم ہو کی اور  
 اسی معنی کی در جیسے یہ حدیث نقل ہو اسی حدیث سے حدیث اصل آگہ کی اپنی وہ حدیث سے  
 اسنی اصحاب سی کہ لا یموت و انت اور فلم مانہا ری و سبطی ہ امر لکھون کہ حدیث سی ہم راہ حدیث سی  
 عہد سبب کہ حدیث امیر کی ان سبب کا و صفت نامہ لکھون کہ اوسنی معاد اندک کہا کہ حدیث کر سند سبب  
 بہت ہی دربان فرما رہی ہیں کیا کر اہی و او اسنے فلم ہمار ہی سبطی کتاب حدیث کا فی ہی معاد اندک  
 مانا باہر ال کہ حدیث کر ہی تو اس کے حدیث کو ترک کرنا چاہی نہ کہ سبب برحق جس کے کلام کے  
 حدیث خدائی و ان میں یوں فرمائی ہو کہ وہاں سبطی عین لکھو آگہ کی و سبطی کو سبطی معنی ہی ہا  
 نہیں کلام کر اہی کر و سی سبب سول حدیث چھو سبب ہی اکثر اس معرکہ یاد کر کر ہی نہ ہی  
 بہر حضرت لی اسی مرض میں فرما کہ سبب سامہ کی اسکر کی ساتھ عالمین سبب حدیث و م را و جو حدیث کا  
 اسامہ کی ساتھ اس سبب حدیث اور رسول خدا و اسبب بھی او لکھ اور عہد و مارا اسبب کی حدیث سے  
 حمال سی بھی آئی اور خدا ہر حق کہا کہ سبب سبب میں جس حدیث کو اکبر نہیں جو ہر جا مانا ہی سبب کا  
 فریب کے آگہ کی حدیث خدا اور رسول کا یکھہ خیال کیا ہر طرف سبب ہی آگہ کی و حدیث مرض سی حدیث  
 رسول خدا سی میں مانہ جیسا حدیث پڑا نیکو نہ شریف لی گئی تو کو گون لی در دولت سر سبب کی حدیث  
 کہ اس وقت نماز کو ان شربائی حضرت لی تو مرض کے شدت سی بھی کہ وہاں نافر یا یا حدیث لی کہا کہ  
 سبب اسانی کر بڑا ہی حدیث لی کہا کہ سبب سبب پڑا نیکو نہ شریف لی گئی مرضی رسول لی کر بڑا ہی حدیث لی  
 مانہ نیکو نہ شریف لی گئی حدیث لی کہ اس میں جو خبر ہوئی تو فضل بن عباس اور حدیث علی اس سبب  
 کی تباہی نہ لکھہ فرما کی اسی شدت مرض میں شریف لائی اور انی کر کہ ہشام کی حدیث لی مانہ



[illegible]

بڑا ہی اس میں صاف ظاہر ہے کہ الیٰ بن کر نہیں امامی کی قابل تھا جس حسد ملی کہ بعد میں اس امامی کی قابل تھا  
 اور پھر بارہ دن بعد بعد الیٰ اس قابل ہو کر اس میں جس سے کہ اکثر جس کو ہی مسئلہ سبکی ہونا ہوا سبکی  
 اٹھا لی امامی حل کر داتی تھی اور جو عہدہ خلافت کے سر میں تھا اس کی کہتی تھی اور کچھ عہدہ خلافت میں  
 یعنی اگر کوئی مسئلہ تھا کہ پھر تاجریا اکثر فرماتی تھی کہ اب اس ملک کو نندی بدینی کی ہوسکتی ہے پھر زیادہ  
 تر یہی اس حضرت بنی امیہ سان کی فرمائی ہوئی حدیثوں پر اور امامت جو جبریل خداوند علیہ السلام  
 جاسم علی بن ابی طالب اور سلمان اور ابوذر اور زیدار اور عمار وغیرہ اس میں لگا رہی ہوتی ہے  
 اکثر فرمایا کہ ناچار ایسی ہی چھ فرمایا کہ ای گروہ آدمیوں کی جو شری جاتا ہوں بہن میں فرماں مجید  
 اور اے خدا اور اہل بیت کہ اس میں اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین اور امام علی علیہ السلام  
 امام ہیں جس جو سلوک بیکار اور بدنام اس دونوں کی سادہ کر دی وہ سب چھوڑ دینا  
 اور سب سلوک جو کچھ اس میں ہے سب سلوک اور حرکات الیٰ بن کر اور عہدہ صاف ظاہر ہے  
 کہ الیٰ بن کر اسلام کے گرد نہیں رہتی بلکہ وہ کی ان کی اپنی بیعت کی واسطی طلب کیا اور پھر  
 دیر بہا یہ ظالم کی پہلو پر گرا کی محسن کو شہید کیا اور جس گہر میں بنی اذن و شری بھی تھی  
 اور جس میں ان کے اصل ہوئی اور اسی حلاجیا اور تین شہداء روز علی علیہ السلام میں  
 اور فاطمہ کو سہرا لیکر بہر ایک مہاجرہ را انصاریہ کی گہر پر پھری اور ایسا حق طاعت کے سر  
 اپنی قصاص کی حد میں فرمائی ہوئی رسول قبول کی سنائی پھر سو اسلمان وغیرہ کی پہلی ہاجر  
 اور انصاریہ بنی شراکت کی بلکہ بھی چھوڑ دیا کہ باجلی پہلی اپنی سیدہ ہیں کیوں نہ  
 فرمایا یہاں انہی علی علیہ السلام غسل کرے دفن اور غار جہانہ حساب رسول خدا کو چھوڑ کر  
 بنی شراکت بہر کلام حضرت کا قبول کرتی اور یہ بھی حدیث میں کی ہے کہ اکثر عرض میں چھوڑ کر  
 بنی شراکت میں چھوڑا یا حضرت بعد ایک دفعہ آپ کوں ہی چھوڑا فرمایا جو میرا غسل و کھن کر چکا  
 اور باج حد کے مطابق رسول کا غصہ کرنا اور الیٰ بن کر کا گواہی طلب کرنا اور حساب فاطمہ علیہ السلام  
 اور حسین کو گواہی کی لی لہذا نا اور پھر کی کہی گئی اسی کا نہ قبول کرنا اس پر بھی الیٰ بن کر کا سند مذکور  
 شراکتی لکھ دیا اور بہر اتنا ہی راہ میں بن کر کا سند مذکور کو بہار و اہل اسلام اور الیٰ بن کر کے حاکم  
 کہ باج حد کے مطابق کی حاسی بن کر کا پیدہ پیدہ سند مذکور کی پہاڑی کی بدلی تو سب پر لکھا  
 اور قرآن میں جو سلوک عثمان کیا کہ حساب میر کی جمع کی ہوئی قرآن کو قبول کیا اور اکثر چھوڑا  
 رسول بنی جو قرآن جمع کی تھی اور نہیں جس کے لیے حلاجی بنی ماجر ای جو ضو کے شریک ہیں

[illegible]

مساحت دو نوچ جناب ماری فی اونی گندہ گارون اور دشمنان اہلبیت اور کفار و سب کے واسطی پیدا کی  
 ہیں اور حیل ہی مساحت پہنچ بھی اسی فرمان برداروں اور دوستداران اہلبیت کی واسطی بنا  
 ہیں اور اس ایک ہر ایک خول میں نہاد وہی حق تعالیٰ فرماتا ہے **مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا يَفْقَهُ الْآيَاتِ**  
**مِنْ بَيْنِنَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ** لکن اگر نہ کفر طعنہ و آنکھوں پر لگانے کے لئے لیساری  
 کو انہماک نہ ہو جس کی محنت و کھڑوہا میں کل انکوائت و معیرت میں نہ تو ہر معنی صفت ایک  
 بہشت کی جس کا وعدہ ہر ہر گار و نشی ہی پھر ہی کہ اوس میں نہیں ہیں اسی صفت پانی کی کہ غیر اس کو  
 نہیں ہو پانی اور اوس میں نہیں ہیں اسی صفت دودھ کی کہ مزا اوس کا کبھی نہیں بدلتا ہی اور نہیں  
 ہیں اسی پانی کی کہ اوس کے پانی والوں کی واسطی اوس میں لذت ہی حد ہی اور نہیں ہیں اوس میں شہر و قصبہ  
 کی اور اوس میں تمام طرح کی میوی ہیں اور اوس میں شش پروردگار ہی میوی اوس کے دنیا کی مسجد ہزاروں  
 حصہ زیادہ مزین اور آباد ہیں پانی درختوں کی نعرہ سپر سی مادہ سبز اور آباد ہیں اور جو سفید ہیں  
 ہیں وہ مولیٰ سی سولہ بار اور سفید ہیں اور جو سرخ ہیں وہ لعل مدخانی اور یا قوت رتانی سی  
 کہیں سرخ اور آباد ہیں اور جو زرد ہیں وہ یاقوت نرد یعنی کبریا سی بھی سوانہ اور آباد  
 ہیں اور جو نیلی رنگ کی میوی ہیں وہ نیلی سی سوار گن آباد ہیں کھرب جو اوس کے دودھ اور پانی  
 اور شہب و تیز کی ہیں وہ کوشی اور گلاب سی ہزاروں حصہ و احش و عین ہیں اور میوی بہشت  
 درختوں کی شش کی قسم کم ہیں ہوتی ہیں اور وہ ہمیشہ درختوں میں پہلی رہتی ہیں اور نیلی کی واسطی حاصل  
 خاص مقرر ہیں ہی اور شاخیں ہر ایک کے درختوں کی ہوتی ہیں کہیں ہزاروں حصہ زیادہ مزین ہیں اور  
 زمین چشب کی باحوئی مشکاۃ رخبر کی ہی اور کسی طرح کی تکلیف بہشت میں کبکو نہو کی جس میں کو  
 حی حیای گادہ میو اور اماسر آجایکا اور جس درختہ سی میوہ کہانی ہیں آجایکا و زایہ قدرت خدا  
 اوس میں اسکے حوض سیای پیدا ہوا جیگا اور جس کا ارادہ ہو گا وہ فوراً موجود ہو جائیگا اور اگر  
 فرمان بردار وہی خدمت کی واسطی جدائی حورین آفتاب رہا ہا سی سوانہ وانی پیدا کی ہیں اور  
 وہ ہمیشہ باکرہ ہیں اور جس پر او کی نظر نہ کام کرے گی سارا جسم اوس کا آئینہ سی کہیں زیادہ صفا  
 ہی اور ہو پو نشی او کی لعل مدخانی شرمندہ رہتا ہی اور ماری شرم کی مینر ہیں پوشیدہ رہتا ہے  
 اور کل سرخ او کی برکت کی سامنی فی نگاہ اور داغ حسرت کا دل پر او ٹھائی رہتا ہی اور نہایت  
 اوس کے اندام کی گلاب ہمیشہ لعل حال سفیدی میں رہتا ہی اور ہندل سفید او کی اندام کی خوش  
 اور صفا کی ہی ہمیشہ پانچ رہتا ہی اگر کوئی او کی اگر خواہ خطا و غلط نہ کیہد توچ رہا یا نہ ہو بل کی او



[illegible]

السلام فرمائی ہیں کہ اسی جابر جو خدا سے رقی اور عصیت خدا سے ہمہ سر کری اور ہر ایک اپنا  
 نہ اکو عقل میں لائی تو اللہ شمت ہما کہ فائدہ کر ہی درمیان خدا کی اور ہمارے یا کسی سمدہ  
 کی فراموش نہیں بلکہ کوئی اعتماد اور سہر کری سمدہ بول خدا وہی سمدہ ہی کہ جو فرمان خدا کا  
 مطیع رہی اور عمل اوسکے اور کری اور جہان جہان فرماں میں آئے شریعت ان الذین امنوا و عملوا  
 الصالحات لکن اب ہی وہاں ہر حال کو الصالحات سے مراد اصول و برائے و فروع دس پر عمل کر رہی  
 اور ہمارے دوستی سے ہی اگر کوئی امام حسین علیہ السلام پر صرف مردی سے بیدہ بھی کہ ہمارے ہی  
 ہوگی اور نماز و روزہ وغیرہ کہہ کر ہی اعتماد کر رہے ہیں شہداء پر تو وہ روزنا و سکا نصیحت اور پختا  
 ہو مانی اور جس سے آدمی مرنا ہی تو جب ہی فیما میں تاک کے زمانی کو عالم مرنے کی کہنی ہیں عالم  
 مرنے میں بھی گمہ کاروں پر ہر طرح کی عذاب ہو گی جسے امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا  
 ہیں کہ چھوٹی اینٹی شیعہ کو وسطی خوف عالم مرنے کا بہت ہی فضا میں تو ہم ایسی شیعہ کو کہ گمہ  
 خدا سے نہ فاسد اور جس کو الیک کی اور یہ بھی اعتقاد کری آدمی کہ جسطرحی فیما میں  
 اسی جسم سے اوٹھا ہو گا حساسے اس کے سبب اسی طرح حساسے جسم آدمی مرنا ہی تو پہلی اور خود فراموش  
 کی مسک اور نگہ دو فرستی ہیں کہ وہ اعتقاد کی یونچہ کی کو قبر میں آئی ہیں اور آدمی اسی جسم اور روح سے  
 مردہ ہو تا ہی اور کی جو اندہ ہی کی وسطی قدر سے خدا سے اس مسک اور نگہ دو فرستی سے یونچہ کی  
 کہ تیرا معبود او یہ میرا امام کون ہی اور عقیدہ تیرا کیا ہی کروہ مردہ بلا تیرے کت خری حال  
 کی و خدا سے اور خدائے سولی خدا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی پیغمبری اور جاب علی ابن ابی طالب  
 علیہ السلام اور گیارہویں اماموں اولاد امام حسین علیہ السلام کی امامت اور حشر و نشر و غیرہ کا  
 اقرار کرنا ہی تو اوسکے قبر میں فرما رہے بلخ بہشت کا کہول دیتی ہیں کہ وہ قبر میں بھی فیما میں  
 آرام سے رہتا ہی اور بلخ خلد کی ہوا کہا یا کہ تا ہی اور فرشتی اوسکے حال پر سی کو اچھی اچھی  
 صورت میں اسی سنا کی اوسکی تمامنی آتی ہیں تاکہ وہ خوف نہ نہ ہو اور اگر مردہ ان امر و سستی  
 ایک امر کا بھی اقرار نہیں کرنا ہی تو اوسکے قبر میں دروازہ و درج کا کہول دیتی ہیں کہ وہ فرشتے  
 تاسک بھی و درج کی شعلوں سے قبر میں جلا کر تا ہی اور شکل جیسے اوسکے سامنی آگ کی گزشت  
 و درج کی آگ کی عقاید کی اسکا کرتی وقت مارتی ہیں اور سانس پائے ہو جو عذاب کی اور ہزاروں  
 طرح کی عذاب اوسکی قبر میں بھر دیتی ہیں اور فرشتی شکل جیسے دروازے کے قبر میں بھی آگ کی اوپر  
 عذاب کہا کرتی ہیں اور پہلی عذاب فیما میں سے عذاب قبر ہی اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے









گاہ برانی سی پاک کرنا واجب ہے اور سیکو استیج گہنی ہیں اور اور مسب فاسد ہوا ہر چیز جس کو پاک  
کر دیکو بعد وہ کر کے محاسب کی ایک مار چوڑا نا بانی قوال کی اور سیر اور ایک مار ڈیرا دسا کافی ہی  
اس بعد طرح کی پاک کر کے اگر ہوتا محاسب کے رنگ کا نہی ہی اور محاسب نہ ہی تو اس سے نہی  
بہتر ہی بانی نہی ہو کر کنی اور سور کی چائی ہوئی برن کو پہلی خاک پاکیزہ سی اور سکور کر ڈالی بعد اس کے  
میں بار یا سب مار پاک بانی سی دہوئی تو پاک ہو جانا ہی اور منہم سی اگر خون مکی باور کر کے چیز  
چھوٹو کو بخش کر سی دہو ہی لازم ہی کہ منہم کی جانچ بخش کو دہو کی ترشہ یا غوطہ دیکر پاک کر دے  
فصل دوم سمری پاک کر کے دالی چیزوں اور کو بیس کے پاک کر کے بیس میں ہیں جاتا جانی  
کہ پاک کر کے دالی چیزیں نہیں سرج میں مطہرات کہی ہیں نہ سب کھنی میں باہر ہوں اور نہ  
اور آفات اور اگر اور سچا نہ در انتقال اور نقضان اور اسلام اور زوال غنی اور  
سب مطہری اور تہیج اور حکم اس سب کے علیہ علوہ بلع وار یہ ہیں پہلی احکام بانی کی  
پہلی پاک کر کے دالی سب بانی و طر حکا ہونا ہی باس مطلق ہی جس کی سب  
لکائی کی حفظ بانی کہیں باس مضاف ہی جس میں کوئی جہد لگی ہو جس کی کلاب یا د سب عرق  
اس ب مطلق سی ہر طر حکا طہارت کر کے جائز ہی اور اس مضاف سی کوئی طہارت کر کے جائز ہیں  
ہی اور اس مطلق یا داری ہی یا غیر جاری ہوا اور غیر جاری کی یا زمین بن برار کر کے وہ جب کم  
ہو جائگا کسی بی ہر طر حکا تہیج سب سی بن ہو جائگا وہ بانی اگر پاک رہ جائگا تو اس سے  
ترشہ کی طہارت جائز ہوگی اور کم کر سی وہ بھی ہر بخا سب کے مطلق سی بن ہو جائگا اور نہی  
کر سی بہت بخش ہو جائگا تک کہ رنگ اور یہ اور وہ اسکا ہی سب سی بدلیگا اور کوئس کا  
یا بیس اس مطلق باج قسم ہو اور آب جاری شرع بدن اس بانی کو کہی ہیں کہ یہی  
جوسس کہا کی نکلی ہوای کوئس کی بانی اور بہر اگر جہ کم کر سی ہو جب تک کہ امرا مایا سب  
اب کا نہ ہی جس تک کسی بخش چیز سی بخش ہیں ہوتا ہی اور آب با اس ہی بہر جب تک سیرانی  
اسکا ہی حکم آب جاری کا ہی اگر بانی سستی وقت رہن بخش کے چہنٹ پر تہا کو بخش نہیں ہی  
اور جہان بانی برسی اگر وہ جگہ بھی بخش ہو تو پاک ہو جاتی ہی بہر طیکہ بانی بارش کا اور  
بھ جانی ہاں مکان بخش کی ہو چار کی سب کے اگر چہنٹ پر تہا کوئس سب کی شک  
جس ہو جانی کی اور حاکم کی اند کی حوض کی بانی کا بھی حکم آب جاری کا ہی سب تک کہ حاکم کی  
اچھی کی حوض کی بانی کی دیا روشنی علی یہی مگر مادی کا حوض کی برابر ہو یا

[illegible]





اس صورت میں اگر تمام کی، رکاوٹ کسی نام بھی ہو تو بھی طاہر اور مطہر ہی اور اگر بہر پاک  
 و حسن ہیں باریش کا یا بھرا ہو کسی چارہ پھر ایسی تو اوس کی کو آپا کیستادہ اور آب گھر کوئی زمین  
 ان پانی کا بھی فرو بار نکالو جس تک کسی بجا جسک نہ مدلی تو اگر چہ - و نامہین ہو پاک اور پاک  
 کر لی و الا ہی اور طول اور حص اور حق کی بنان سی جو سنگہ پانی کی ٹھنکی سیار ہی تہی انب  
 لینی اور سامہی تہین بالشتہ جوڑی اور سیار ہی تہین بالشتہ کوڑی کسر فریب پیچیدہ لیس بالشتہ  
 ہو خواہ حوضی ہو و اسقدر جاہن سفدر آئی سمائی اوسہ میکہ آت الہ تادہ اور آب کر گھر  
 ہیں اور آب کر سٹہ پاک اور پاک کر سٹہ و الہ تادہ اور امخان و زن آب کر گھر لکھو  
 نال سی ٹھہر من ہوا اکیس سیہ ہو ایس آب کر کی مقدار کی موافق حوض پاک پر صاف  
 مسلمان بنا با و اور اور مسلمان او سکھ پاک یا سی پھر اگر چہ دفعہ دفعہ کر کی پھر حوض  
 حوض آب کر تاکہ پھر پانی سی پھر حوضی کو حب تک فرو بار نکالو کسی بجا جسک نہ مدلی  
 جب تک پاک اور پاک کر لی و الا ہر ہا ہی اس سی بھی مثل آب جاری کی وضو اور غسل اور ہر پاک  
 طاہر نہ کر لی جائز ہی اور ہر چیز پاک کو بعد و در کر لی بجا جسک نہ مدلی و خطہ سی پاک کر جائز ہی  
 اور جو چیزیں نجس آب کر کی پانی اور خطہ سی پاک کی جائیں و اونی نماز پڑھ سکتی ہیں اور اگر حوض  
 آب کر کا کسی کافر کی ماتہ کا یا نجس صاف کا بنا ہوا ہو تو وہ ہمیشہ حب کر سی کم ہو حوضی نجس ہے  
 اور جب غالی ہو یا کر سی کم ہو حوضی تو بعد ہر پانی کی حب تک اور گھر پاک یا لی ایکہ پھر  
 ایک طرف سے اوسیں ملا با جائی جب تک نہ ہی آب کر پاک اور پاک کر لی و الا نہین ہوتا ہی  
 اور رنگ با و مامر آب کر کا کسی بجا جسک نہ مدلی تو اسقدر پاک پانی ملا با جائی اوسہین کہ  
 اوس پانی کی پانی سی نمونہ تغیر طرف ہو جائیں تو پاک اور پاک کر لی و الا ہوتا ہی اور کوئین کا  
 پانی بھی و حق کی سسٹہ پاک اور پاک کر لی و الا ہی اور ختم نہ بھی ہی بعضی کہتی ہیں کہ جب تک  
 کوئین کی پانی کا فرو بار نکالو بجا جسک نہ مدلی جس تک نجس نہیں ہوتا ہی و بعضی عالم کہی  
 ہیں کہ نجس ہوتا ہی ہر جسد تغیر نہائی اور بعضی کہتی ہیں اگر کوئین کا پانی موافق کر کی یا زیادہ  
 کر سی ہو تو نجس نہیں ہوتا ہی مگر تغیر سی اور اگر کم کر سی ہی بھی نکالو اگر چہ اوسہین تغیر نہ ہو اور جو چھتہ  
 قابل بجا جسک نہ مدلی عالم کوئین کے طہار کے بہر ہیں بہر چیزیں جو پاک جائیں گے اگر  
 زندہ یا مرنے والے کوئین میں تو اس دور سی کوئین کوئین کہیں شرب اور شنی اور خون  
 حیض اور ہر چہ تغیر فقاس اور سور اور خون نہ گتے اور خون کا شکر اگر کوئین



جو تھائی تھی کہ اور نیز چہ کچھ کچھ کے سہ کچھ جب بکاست ان چیزوں کی جلی کی سبب سے اور میں نے  
 دیکھا تھی جاتی رہی تو یہ چیزیں باک ہو جاتی ہیں شیشی کی آفتاب ہی وہ باک رہی تھی کہ  
 چنانچہ جس کے حکما اوٹھا دیا اور ہر من گیسے دوار اور درختوں کو اوٹھنے سے نہیں ڈرے کہ  
 جب سو کہا دی اور اگر ان اصاب پڑنے کی وجہ سے ہر سو کہہ جائیں تو باک نہیں ہیں جب تک کہ  
 یہ آفتاب نکلی کی وقت بعد دور کرنی بکاست کی پرکھیا کہ نیکو بانی نہاں پر ڈالا جائے  
 یہ آفتاب نہ انکو سہ کہا دی چونکہ کچھ کچھ کی جگہ کی چیز جس کے حلا کی خاک کر دی تو وہ خاک  
 پاک ہی اور شیشی طوسی علیہ الرحمہ کے نزدیک رتن مٹی جس کے اور انہیں بھی آگ کی بجائے  
 پاک ہو جاتی ہیں یا سچو پتھر اسماء ہی یعنی صورت اور نام کی بدل جاتی ہیں جی چہ  
 پاک ہو جاتی ہیں جس کی آفتاب کے اربعین کر کے پاک ہو جاتی ہیں یا مٹی یا لکڑی یا لکڑی  
 تو باک ہی چہ کچھ اسٹال پاک کر کے والوئی ہی جی خور آدمی کا جب پتھر یا کھل کی مٹی  
 جاتی تو پاک ہو جاتی ہیں سب کچھ شیشی آفتاب ہی جس کی آفتاب جب سر کہہ جائی تو پاک سے  
 ان کو پتھر نقصان ہی مٹی یا لکڑی کا جب خوش دیا جائی تو جس ہو جائی اور جب  
 چلے دو جس کہ ہو جائی تو پاک ہو جائی تو اس اسلام ہی جی کا فر جب مسلمان ہو جائے  
 تو پاک ہو جائی بکاست کے مٹی و شیشی و نوال عین ہی جی خاص کان اور منہ اور باک  
 اندر کی اور گوشت کی شہد کی جب بکاست ان چیزوں کی جاتی ہی تو یہ چیزیں خود بخود پاک ہو جاتی  
 ہیں مگر باہر ان چیزوں کی اگر کچھ آفتاب بکاست کا ظاہر ہو تو مہارت ضرور کری گیارہ گیارہ  
 مسلمان ہر سہ پاک کر کے والوئی اور وہ مسلمان چہ پتھر یا لکڑی کی ہی جب پتھر یا لکڑی کی جا کو من  
 پاک دیکھا تھی باتیں پاک لٹوئی پتھر یا لکڑی تو حکم پتھر یا لکڑی کی پاک ہو جاتی ہیں بارہ گیارہ  
 نصبت ہی مثل اسکے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کی لڑکی کو قید کرے وہ لڑکا نصبت مسلمان ہے  
 پاک ہو جائی اور مثل اسکی و سیرنگ جب جو جس کی لکڑی ہو جائی وہ لکڑی جب چلے دو جس  
 کہ ہو جائی تو وہ بھی اور دیکھ اور لکڑی اور بدن سکائی والیا کچھ اسکے پاک ہو جاتی  
 نصبت ہی پاک ہو جائی فصل شیشی یا پتھر یا لکڑی اور احکام یا پتھر یا لکڑی کے  
 بیان میں پتھر یا پتھر پہرے وقت واجب ہی کہ عورتیں کہ اپنی ہر نامحرم سے چہ پتھر یا  
 ایسی جگہ یا پتھر پہرے کہ کوئی نامحرم ہی نہ دیکھی اور واجب ہی کہ قبلہ کے زوا اور  
 لڑکی نہ پتھر کی طرف منہ اور پتھر کہ کی پتھر یا لکڑی پہرے اور پتھر یا لکڑی کہ



[illegible]

















[illegible]

اگر مرد ندانی تو صورت بھی اپنی ہر مرد محرم کو غسل دے سکتی ہے اور اگر تو رت کیوٹی پہلی با محرم کی سوا کوئی  
 محرم نہ ملے تو او سکون کی غسل کی محرم کو کسی کپڑوں کی دفن کر دینا چاہیے پس غسل کی پہلی اگر کوئی بھیا سست  
 کر دے گی تو وہ بدوہد و النہ او سکون کی غسل دے گی پہلی واجب ہے اور بعد دور کر لی بجا شستہ ہوگی  
 آب نہ رکھا دس لازم ہے یعنی نام چار گونہ تو نہ ہی سی پتی ہر کی پچیس کے آب خالص یا کبیر و نین کا  
 اور تھوڑے دیکھو غسل دے گی اس طرح سی تھوڑا سا کافور بھی نام چار گونہ آب خالص ہین ملا کر دو سر اسی  
 غسل دیا جائی اور نہ سرد اور کافور نہ پڑا سا نام چار گونہ ملا کر اس کے کپا ہی کہ آب عصاف نہ ہوگی  
 باقی اور بعد اس کی پچیس غسل آٹا خالص دے گی اور دریا یا جیل یا نالابا وض ہو تو آب کثیر تین  
 غسل دینا بہت ہے آب قلیل کی غسل دینی سی در نہ ملائی والی پر واجب ہے کہ بہت کی غسل دینی کی قیود  
 پہر قیود کی کہ غسل دینا ہو تین اس میت کو آب سرد یا آب کافور یا آب خالص سی اسو اسطی کہ  
 واجب ہے اسطی رضائی حق نقالی کی اور جو پانی ڈالی اور جو میت کو پہر ہی صبا طہ ہو تو اس  
 میت کر پین اور بعد میت کی پہلی میت کی سرد اور گردن کو نہ ہوئی بعد اس کی مرد ملے داہنی جانب کی اوکھ  
 بد نکوشانی سی پہر نکسے ہوئی اسطی جس بالین جانب کی بھی اوہی بد نکوشانی سی یا یون نہ نکسے  
 اور نیون غسل و نین نیت جابجا کرے جس کا غسل دے گی اسی میت کرے گی اور غسل کے ترتیب  
 نہ ہوگی یعنی پہلی آب سرد کا دی پر آب کافور کا دی پر آب خالص کا دی اور بعد از ان بجا شستہ  
 بہتر بہرہا کی غسل سی پہلی میت کو وضو نیت قربت سی ہی اور میت پر کرے کہ وضو و نیت  
 اس میت کو اسطی رضائی خدا کی پہر بعد وضو و نیت چکنی کی غسل دے شتر و کرے اور غسل چکنی  
 اور سرد اور کافور نہ ملے تو ہی بہر بہرہا کی میتوں غسل آب خالص دے گی اور میت میت پر کرے  
 کہ بہرہ غسل اس میت کو دینا ہو ہین جو وضو آب سرد یا آب کافور کی واسطی رضائی خدا کی صبا  
 اور اگر دفن ہوئی سی پہلی سرد یا کافور ملوئی تو احتیاط بہرہا کی کہ پہر تینوں غسل دے گی دفن کرے  
 اور اگر کہین پانی نہ ملے یا کسی عارضہ کی سبب سے مرد ہو سرد ہو گیا ہو یا مرد کی کہاں کی شستہ  
 جانب کا خون ہو تو احتیاط تین شتم مرد بکر وین اور میت شستہ کرے کہ جسم دنا ہو تین اس میت  
 پہلی غسل آب سرد یا آب کافور یا آب خالص کے واسطی رضائی حق سبحانہ نقالی کی اس پر تھوڑے دینا  
 خاک ملا پر ہر ہا سی اور میت کی پیشانی پر چھٹنی بالی اوگتی ہین وہا نسی ناک کی شتر کس اسطی  
 پہر و دسری ضرب خاک پر مار کی مرد کی داہنی ہاتھ کی نیت دست پر کلائی سی اسطی کہ اس میت  
 پہر مس کرے پھر اسی طور سی بالین ہاتھ کلا بھی مس کرے اور میت ہی کہ مرد کو عتی پر قبیلہ ہین

اہم ہوں پر سوار ہو کی داخل ہشت ہوں اور ملاکہ گروہ گروہ آگ کی طرح کی خوشخبران میں پھرتا  
 امیر فرمائی ہیں کہ میں صدام ہوں چہرہ مخصوص کی داخل ہشت ہوں شکا جو کہ صدقہ کسی مسکین کے  
 لہجائی اور مرعای اور چو کی یا حاجت کے واسطی چکا اور مرعہ اور جو راہ خدا میں چکا اور مرعہ  
 اور سجاد محمد کی واسطی چکا اور مرعہ چائی اور جو چ کی واسطی باہر نکلی اور مرعہ اور جو ہر ای چائی  
 واسطی باہر نکلی اور مرعہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو شخص کہ عروہ کی  
 ذکر اللہ الا للہ کی یا ساتھ ایک رو کی دین کی یا ساتھ صدقہ دینی کی تمام ہو وہ داخل ہشت ہو  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمائی ہیں جو کوئی مومن مسافری میں مر اور خور میں اور چا  
 او کی دیوان ہو جو نہوں کہ او کی او پر روئین نوزہ جا کہ او سی دیوان عیادت کی ہو کی اور درواز  
 آسمان کی چنگی راہی احوال او کی جانی تھی اور جو فرشتے کہ او کی او پر ہر کسی وہ او کی لی روئین او  
 پیر و پی حضرت فرمائی ہیں کہ مسافری میں سبکی موت آئی اور وہ داہنی اور بائیں طرف نگاہ کری  
 او کی کو نہ کیوں اس وقت سوار پر او ٹھائی تو خداوند عالم فرمائی کہ سکھو چاہتا ہی تو کہ بہتر ہو چو  
 ہی چہی اپنی حنت اور جلال کی کہ اگر اس مشکل کی بجات دون تو دنیا میں اپنی اطاعت کہہ واسطی  
 چہی انہوں میں اور اگر تیری روح بخش کر دین تو اپنی سایہ تھوڑے میں چہی انہوں میں اور اگر اپنی  
 طاہر بین ہی جو ایت ہی کہ تعلیم سیکھ ہی کہ جلد او سکودفن کریں اور انتظار طلوع اور عود آفتاب  
 کا کریں اور حدیث میں ہی کہ جو کسی مومن کی مر دیکو غسل دی اور جو عیب کے عین دیکھی او نہیں چسپا  
 اور کسی سے کہی تو گناہوں میں ایسا پاک ہو کہ گناہ کی پیٹ سی پیدا ہو ہی اور نہ زبان کو او کی ڈوا  
 اگر کسی سے کہہ کا او سی ملی اور جو دینی ہشت میں او کی واسطی بلند ہوں اور اگر جید ہو تو او کی  
 نہ چسپائی اور او سک باطل ہو اور ایسی جید ہوشی دنیا اور آخرت میں بر سو ابواب جانا چاہی  
 کہ تین غسل دینا ہو ویکو واجب ہیں جب تک یہ  
 تین غسل دہ کیونہ ہی جائین جو چو سب سب پر او سک غسل دینا واجب ہی اور جب کوئی غسل ہی  
 تو سب ہی جو بہتار ستابی اور مرد و مرد کو غسل ہی اور جو رت ہو رت کو غسل ہی اور مرد و  
 رہتی پر کہ مرد و یکا اور کسی ہی غسل دوائی اور وہ مرد و رہتی مالکی تو وارث کو دینا چاہی  
 اگر او سکو لبنا تمام ہی اور نہ رہے کہی مر ویکو غسل نہ دینا چاہی اور جو رت کی مر دیکو ہی چسپا  
 نہ لائی وانی جو رت علی او نہ رہی نہ لائی اور اگر کچھ کم تین برس کی لڑکی کو مرد و غسل سے  
 تو چاہی اور اگر کوئی جو رت علی او نہ رہی نہ لائی اور اگر کچھ کم تین برس کی لڑکی کو مرد و غسل سے



پہنچے کہ وہاں در پہنچا اور سرور سے بہن خفا ایک پادری دینا کا فرمایا اور پادری  
 کو کہہ کر کہ کفن بالکل پڑھیں کیڑا کا دہا منع ہو اور نہ کہ کھڑکا کفن دینا بہتر ہو اور وہاں پہنچے  
 کہ وہاں غسل نہ کھڑا ہوئی وہاں مرد کی سادہ ان اعضائی عہدہ پر کا فورہ لگائی اور وہ اعضا  
 مانتھا اور وہ وہاں تہ اور درون کشتی اور درون پاؤں کی انگشتی پہنچا اور وہاں کفن  
 کا فورہ کا وہ مین خیرج کر چاہی اور نہ ملنی برتنوڑا سا بھی ملی فو لگا دینا ضرور ہے یہاں  
 حنو ملے ہو اور حنو رسد سے کہ وہی اور ایک کپڑا سا بھی تہی مانتھا کا لہنا اور بالشت بہر  
 چوڑا ہو کہ بیچ سے تہوڑا سا پارنگی مرد کی و سہلی اور سکاران بیچ بنا اور اسکو سہلج  
 بانہ چوڑی پہلی بیٹی ہوئی سرور کی مکرہن بانہ کہ پشت پر کہہ اکا دین اور مرد کی الکی  
 اور بیچی ہوئی گاد اور برانہ گاد بن رہی کہہ کی اور دو سر اسرار سی ران بیچ کا چکر  
 مین لپٹا ہو انہیں ہی اور ہی و نورافو کی در میان اور بید مکر کی اندر ہی اسلج پر نکالیں کہ سرور  
 مرد کی بید ہو جائیں پر اسی سرور ہی و نورافو کو باہر مکر افون نکالیں کہ بیچہ نکلتی جا  
 اور کشتی لپٹی چہاں تمام ہو وین اوسی سرور کو اندر کر دین اور حمامہ بھی مرد کی بیچ سے ہوئی  
 سرور اور حمامہ مین تخت اکھٹا کا بھی نکالنا سمجھت ہی نہ تخت اکھٹا کے حمامہ کی وہاں  
 سرور نکال کی اور نہین ٹھٹھی کی بیچی سی لاکھی واپسی طرف سے سرور کو مرد کی بائیں طرف اور بائیں  
 کی سرور کو مرد کی واپسی طرف ڈال دینا چاہی اس طور سے کہ وہ دونوں سرور مرد کی سینہ پر مین  
 اور سرور کی لپٹی ہوئی حمامہ کی متہ سرور سمجھت ہی اور سینہ بند زیادہ ہو اور اگر مرد کی منہ اور  
 ناک ہی اندر نہ خون نکلتی کا ہو یا نکلی تو وہی منہ اور ناک مین بہر ہی اور سمجھت ہی کہ نام مرد کا  
 اوسکی کفن پر دون لکھیں کہ فلان پشا خانہ نکال کشتی کی آن کا لا الہ الا اللہ اور اکثر مالک  
 فی کہا ہی کہ نہ ہادین اور اقرار امامت احمد معصومین کا اور جو شمن کہہ کا کہن پر لکھا کا  
 پاک کا فورہ سی سمجھت ہی مکر خاک پاک سی لکھنا بہت بہتر ہی حدیث مین ہی کہ جو خوشتر کہہ کر  
 اپنی کفن پر لکھو ای تو حق تھا او سپر خدا ب جہنم کی کر لی سی شرم کرتا ہی اور کہہ کو کہہ  
 کہہ کر کی تار و نہی ہی اور قہچی سی نکتری اور بہر بھی کہہ کہہ و سرور ہی اندر یا سرور  
 لکھائی کی پشت پر کی تاب کی بنا کی اور نہر آشتی کی آن کا لا الہ الا اللہ اور آشتی کی آن  
 شکر آشتی کی لکھ کر اور وہی مین اور نہین لپٹ کی ایسا کو واپسی طرف مرد کی کفن  
 اندر سہلی اور برتنی ہا کی اور وہو سرور کو اسی طور سے ہا مین طرف مرد کی کفن کی اور برتنی ہا



اور لی ضروری ہو سو دشت بزم گیم کر کی گانہ پڑھنا سنت ہے اور نماز کی وقت بہت کوتاہی ہو جاتا ہے  
 کہ نہ چاہی اور اگر کچھ نماز جنازہ سے پہلے ہو سکے تو مرد کی پہلی بابت نواب بن اور اگر جماعت ہو  
 غور و واجب ہو کر دھرم سے نہایت پڑھنا کافی ہے اور اگر نماز بیکہ جائے پڑھنا کافی تو پڑھنا  
 بہت ہے کہ وہی نہ ہو گا امامت کر ہی اور اگر کسی کو لی اس کی آواز کی ندریہ را کہ نفس پسر ہو تو  
 مرد کی پورے کی سزائی چھائی قبر میں کہہ لی نہایت سنت پڑھ ہی اور طواف اسکا بہت ہی حنا  
 قبلہ پڑھ کر ہی اور نماز پڑھ ہی والا جنازہ ہی ایسا حشر ہے ہو کہ اگر ہو اجل نہ دے اس کا اکثر  
 حنا نہی کہ پڑھ ہی اور اگر مسند مرد کی ہو تو اس کی لڑکی برابر کہ اسے اور اگر حوریت کی ہو تو اس کے  
 مسند کی برابر کہ پڑھ اور نہ ہی یا برہنہ یا نہ ہی نہ تو بیکہ کہ پڑھ اور با عت کی سمجھا کہ  
 دور ہو نہ مضافہ نہیں اور یہ نماز کی نہ کی اور لی مسجد کی ہی وضاحت اور اس کی کبیر پڑھ  
 حار و حایل اس میں ہیں حرم نماز پڑھ تو نہ پڑھتے کبیر کہی کہ بہت نماز اس میں تھا پڑھتے  
 ہو نہ لی جو سلی کہ واجب ہے قرآن الی افتہ اور جب عبادت نہ کی تاسین کہہ چکی کہ وہ نفون ہاتھ  
 دوون کاو کی کہ نامہ اجماعی اور پہلی کبیر کی پڑھتے ہاتھ و تین پہلی آیتہاں کا اللہ اکبر  
 اللہ و اللہ اکبر کہ رسول اللہ اور دوسری کبیر کی اور یہ وہ وہ پڑھ ہی اللہ اکبر  
 صل علی محمد و آل محمد پڑھتے پڑھتے کہی اور دوسرا اللہ اکبر اللہ اکبر المؤمنین والمؤمنات  
 وہ جو پڑھ ہی کبیر کی اور یہ وہ پڑھ ہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 وہ کہ پانچون کبیر کی بعد یہ نماز تمام ہو جاتی ہے اور پڑھ ہی عاتین اس نماز میں ہیں چھ کبیر  
 پہلی پڑھ جاتی ہیں عاتین لکھی گئی ہیں دوسری کہ اگر چاہے اس میں بیت پر نماز پڑھ ہی اور یہ کبیر  
 اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 کہ دوسری پڑھتے ہیں تاسی ہوا نہ نہیں پڑھ ہی یا معنی اور اگر نہ کسی کی نا مانع کی ہو تو غیر  
 کبیر کی بعد اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 وہ ان میں ہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 ہی پہلی رات کو سب پر ہر کمرہ صدقہ دینی ہی یعنی اس کی طوبہ سی کچھ صدقہ دوئم اور اگر فقیر  
 نہ ہو تو دو کمرہ نماز پڑھتے ہیں بعد اس کے آیتہ الکرسی الیکبار اور دوسرے کمرہ کمرہ  
 اکبر انما انزلناہ و نزلناہ علی محمد و آل محمد و علی محمد و آل محمد و علی محمد و آل محمد  
 انوات طلائین اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

بیچی کہہ دینا چاہی اور جرمی تار کی لکڑی کی حسب تک بلین کھی لکڑی کی نہ بنائیں یہ سیدھے  
 ازبیک کہ جرمی لکڑی ہر مانی رہتی ہی جرمی پر عذاب نہیں ہو مانی اور اگر انہی  
 اور خرمی ملی تہ در بستہ ہو گئی لکڑی جرمی سنا کی کہہ دینی لکڑی ملی تہ در کھی لکڑی  
 سنا کی لکڑی لکڑی کہہ دینی اور روایت ہی کہ حسب مردیکو قبر میں کہہ کی آدمی متفرق ہوئی ہیں اور  
 یسٹش اس حال اور عذاب قبر ہونا ہی اگر جرمی ہی یہ مردیکی باریق ہیں تو باکل عذاب قبر  
 نہیں ہونا ہی اور چاہی کہ خرمی کی ہوئی ہوئی اور کسی لکڑی جرمی ملی حاکم کی لکڑی  
 یہ مردیکو لکڑی اور اگر عذاب غسل اور کفن کی قبر میں کہہ دینی ہی مردیکی کوئی نجاست محل اور  
 نجس چوچ تو لازم ہی کہ پاک کر لی نہ پھر قبر میں لکڑی اور اگر مرد میں بھی کسی نجاست مرد  
 کفن جس چوچ تو کفن کو اوتسا کتر کی کفن کو ملی اوپر کردی کہ مردیکو یا بدن کہ لکڑی اور جرمی  
 کفن کی بھی جلی نزدیکی لکڑی کہہ نجاست کا بدن ہی احببہ او سکا موی یہہ کی ممکن ہو لکڑی  
 اور لکڑی بانی کافر کی اندر لکڑی مردیکی بدن نجس کو پاک کر لیا چاہی اور کفن احببہ سکا  
 او سیکہ اصل ملی سی جا ہی دینا اور کفن کا دینا سب فرض نہ ہو مہدم ہی لکڑی یا جرمی تو  
 ہیں اور جو روکا کفن او سیکہ سنو ہریر و احببہ ہی ہر چند جو رو مال ملی ہو اور کفن غلام کا  
 او سکی آقا ہر و احببہ اور جس قدر کفن قیمتی ہو فضل ہی کہ مردیکی رہنم ہی لکڑی یا جرمی ہو  
 شیر کو اوٹھی گا اور جس کفر ہی میت فی اپنی زینت من نماز پڑھی ہو یا ار کو تو عبادت  
 او سکو چپ کی ہو او سکا کفن ہو تو اوٹھی بہتر ہی اور اگر کوئی ایسی حیوان ہو ایسی  
 کفن سنا کی کہہ قحبہ سیر فلک پڑی ثواب چوچ ملی کیا رہا جو بدن نماز جنازہ اور نماز  
 پر بہر سبک بیان میں انکھ ملا ہرین ہی روایت ہی کہ جو کسی میت یا نماز پڑھی ہو جرمی شہر  
 ہزار فرشتہ دینی او سپر نماز پڑھی اور گناہ گشتہ اور آئندہ او سیکہ کفن یا نماز پڑھی اور  
 جس کے و احببہ کفانی ہی یعنی حلیہ کو ملی بہر پڑھی نہ تہ جو سنی او سپر بہر نماز پڑھی و احببہ  
 اور اگر ایک ہی پڑھ دس تو کفر نہ کیے ساقط ہو جاتی ہی اور چہ برس ہی نماز میں کم ہو تو اوٹھی  
 دہلی نماز جنازہ کی پڑھنی جائز نہ ہی نماز شہر اور اکثر کی بعد چہ برس کا و کفر نہ کیے  
 نزدیکی و جرمی لکڑی اور عذاب کی نزدیکی احببہ ہی اسے اصلی احوط یہہ ہی کہ بعد مدہر بہر پڑھی اور  
 او سکی نماز پڑھنا ہی سہی اور جو بالغ ہو او سیکہ اصلی نماز جنازہ کی پڑھنی و احببہ ہی اور اگر  
 نماز نہ ہو و احببہ اور بی وضو بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر پانی نہ ملی یا پانی بروج کہ تا ہو تو ضرر





[illegible]

[illegible]









معنی کی ہم منی ایک دست الی ہی فقط تلقین اور ہی وہ سبھی کہ پہنی امام حسنہ صمدی علیہ  
السلام فی زمانہ اگر وہ فی میت کا چاہی تو ملاقات مسکایہ کر میت عیسیٰ مع کری گشت شخص  
پوچھا کہ حاضر کیا ہو کر مع کری دریا کہ دون کی بعد چہ آری منقرو ہو چاہیں بود لی یا اور دور  
مہنت کا منہ اپنا قبر سر میت کی الی کہہ کی آواز بلند سی کہی کہ آئی فلان پوچھا کہ کھل لیت  
کھل اے اللہ جی قادیان علیہ من شہادہ ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ  
و ان شہادۃ عبدی و رسولہ سیدنا محمد بن عبد اللہ و ان شہادۃ امیر المؤمنین و ان شہادۃ  
و ان شہادۃ بابہ محمد بن عبد اللہ علیہ السلام و الہ حق و ان الموت حق و ان البعث حق  
و ان الساعة آتیہ لا ریب فیہا و ان اللہ یبعث من یشاء من عباده من حیث یشاء و ان اللہ  
میکر نکیر سی کہتا ہی کہ او جلیں ہم کہ تغذیہ اسکے حجت ایمان ہی اور مکر وہ ہی سوای قبر میں  
مکر وہ ہوں اور مالوں اور صافحہ کی قبر میں پر عمارت کا بنا ما اور قبروں کا بچہ چلی سب بنا  
اور بعد بسندہ ہو جائیگی یہ قبر کا نازہ بنا بھی مکر وہی حدیب سب سے حق قعانی ل  
اور تو ہی ہو ہی قبر نکو دست نہ کہتا ہی اور ایک شہر عیسیٰ و سری نہ ہر میت کو بجا رہی  
مکر وہی مکر شاہد مشرفہ اسیا اور ابہ ہر اور مذہب علی اور شہرہ امین بجا و رفتہ  
مہین ہی اور اگر نہ و ایفوسی پیر یا جاتا ہی کچھ اصد دن کی یہ قبر کو کہو لسا ہر میت ہی مگر  
ان ہی چند نوطن اگر قبر میں مال کچھ ہی رہ گیا ہو مار دین جی میں جن سیاہ ہو یا کھنڈ شخصی ان  
کسا ناہو یا قیاسی و کھنڈ کی کہ ناہو اور بسندہ ہو اہو وہ جائے ہی اور سر قبر پر پناہ نہ  
مکر وہی اور قبر پر ہی چلنا بھی مکر وہ ہی اور جال رہی ہی گریبان پاک کرنا اور گھر و نکا ہر بار  
سوای بات اور ہر ایک مر ہی کچھ کی مکر ہی حدیثی ظاہر ہو نا کچھ شہید حدیث و صابا سیک  
غم میں نہ ہی کو ارجا نہ ہیں ہی جیل و الدامہ کا شہد غم سی اور طمانی نہ ہر بار ما اور زلی  
کا شا اور جو سو رہے کہ انی مال سر کی شدت غم سی لی جو دیتی کٹر ڈالی نو کھارہ قسم کا دینا ہر  
نہ کہتہ ہیں پھر و اجیتہ نا ہی اور صاحبان حدیث کو لازم ہی کہ صبر کریں اور مر ہی کہی پر سہ  
چیز میں جانیں کہ حق کچھ صبر کرنی والہ نکو اجر فی حسابہ نہایت نہایت ہی اور حدیب حضرت  
سہ کلا کو یاد کر لی تھی دن اور ساغہ کہ بلا اتمام سہر علیہ السلام اور او کی اولاد اور ریل میت کو یاد  
کر ہی حدیب میں اپنی تسکین کریں او بہت کہیں انکا اللہ و انکا الہیہ نہایت ناگاہ کہ شہد  
او کی بخشی جائیں اور حال الصاحبین ہیں کہ جب خبر کچھ مر ہی کی کوئی سنی تو کہی انکا اللہ و انکا











پہر بھی صورت پہر سے لکھی گئی ہے اگر کوئی غیب فرستے ہو تو صوکر کے سوا کسی اور کو نہیں مانو  
 اگر کوئی کسی عمل سے یا منہ ملاوے و اس مانعہ مانا جائے تو بھی صوکر سے کسی کو نہیں  
 اوستی یعنی وصوتی فار و احب کی کمالی ہو و درستی ہو و طبع و صفت کی احب کی کمالی  
 سبھی کی کمالی فرما رہی ہے اور جو آدمی صوکر کا آئی ہو جو آدمی صوکر سے و صوکر سے  
 احب ہے اور سب و احب سے صوکر کا فقط ہمارے حکمانہ اور وہ مانور و راجی جو صوکر  
 پہر کی اور بلوئے و احب خانہ کند اور ہمارے اور ہمارے کی و طبع و صفت ہے اور جو آدمی  
 صوکر کی لکھی و صوکر کی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 پاک ہوں صوکر کا درستی ہے یعنی اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 صوکر کوئی صوکر سے احب ہے اور صوکر کا درستی ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 انہماک ہے اور و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 کوشی ہے اور اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 بلکہ نماز و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 پہلے کسی اور و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 خواہ میں لکھی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 کی نگاہ ہے اور صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 اگر کوئی صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 اور صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 کہنی ہے اور صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 کہنی ہے اور صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی  
 و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی و صوکر سے احب ہے اگر کوئی

پر نہیں آتی جی اور جب با متوجہ کری یعنی اندر سے کہی تو پہلی سہل کر ہی کہ اس مہری کی بعد اگر قیام نہ  
 آئی تو دوبارہ وضو کر نیکی اصلاح نہیں ہی اور دہونکی بھی کہ با احتیاج نہیں ہی اور وضو کی طرف سے  
 کا باہر آوے بیٹا نکلا اس پر چکا ہی اور دوا سا یا تھہ تول گاہ اور برادر گاہ پر لگائی اور جو  
 بھی رفع احتیاج ہیں مگر ہی اور اندر دفع احتیاج سے ہر دفعہ ہو اہل بہت طاہر سے ہی واپس نہ ہی  
 طہارت بہت کر دے درازی سے ہو لی ہی اگر ہو سکی تو کہ اور اس کے ہر دفعہ بار سے ہی اگر طہارت سے مراد  
 فوضو نہ کار بہا ہی حسب چاہ کہ وضو کری تو چشمہ کشا کہی کہ تمام بدن پاک ہو جائے کہ نہ باہر نہ  
 اور وہ وضو دوسری وضو تک کفارہ گناہوں کا ہو نا ہی اور اگر نہ کہی تو وہی عضو جس پر پانچواں  
 ناک رہا ہی پہلی سہل کا ہی کہ یا تھہ دہونکی یا تھہ پرانی ڈالی اور چشمہ کشا کہی تو باہر نہ ہی گناہ اور  
 چہ جائے ہیں اور سینہ طائر در ہوتا ہی اور جب چکی کری وضو نکالی اور اسکے دل زمان کہ حکمت سے رو  
 کہتا ہی اور ناک میں پانی ڈالتی ہی کتنی دیر کی تو ناک اسی معلوم ہوگی اور نہ ہوتی ہی گناہ اگر وہ  
 اس کے چہرہ کی ہیں اور رور و شر کو نہ ہا سکا اور پانی ہوتا ہی اور گناہ سے ہی وضو نہ ہوگی ہر کسی  
 وای اور بائیں جانب سے گناہ پر تہا ہیں اور نہ پچھریں وضو کی ناک کی اسکے پہلی حرام ہو جاوے ہیں اور  
 سر کی سطح سے ہی چھٹا اور سکہ گناہ ہی پاک کرنا ہی دریا کی سطح سے ہی تو بائیں گناہ چہرہ کی ہیں اور  
 گناہ نایل حرام کا اسکے لئے آسان ہو جاتا ہی ہر دفعہ واپس ہی کہ وضو صبح کی نماز کی پہلی کفارہ  
 رات بہر کی چھیرہ گناہ ہو نکا ہی اور نماز مغرب کی وضو ہی بہر کی صفحہ گناہ ہو سہی بری ہو سہی  
 اور اگر وضو ہو اور ہر وضو ٹوٹتی کی دوبارہ وضو کری تو حق تعالیٰ توبہ تو اسکے ہی سہل ہوگی تو  
 کرنا ہی اور وضو پر وضو کرنی ہی اور رور کی ہوتا ہی اور جب وضو کرنی ہی تو اب ہر دفعہ ہی ہر دفعہ  
 کہ وضو کی باقی کو اگر دھال ہی تو پچھریں تو ایک ہی توبہ ہوتا ہی اور اگر نہ پچھریں تو نفس توبہ ہی ہیں  
 اسے معلوم رہی کہ سوای نماز جنائت کی وضو کو ہی نماز و چھی اور سستی درست نہیں ہی اور حاکم سے  
 میں بھی وضو کرنا درست نہیں ہی اور عصبہ ہی کہ میں باقی اور کسی عرفی سے بھی وضو کرنا جائز نہیں ہے  
 اور بعد از غل جاتی و حلت نماز واجب ہے نہ سنت سے پہلی اور سن نماز کی وضو اگر کی نماز واجبہ  
 پر ہوا درست نہیں ہی اور اگر کسی فضائناز کی پہلی کوئی پہلی سے وضو کری اور نماز واجبہ کا وضو  
 آئی تو اسی وضو ہی نماز حاضرہ کو بھی پڑھنا جائز ہی اور اگر کسی سستی نماز کی پہلی کو بھی وضو  
 اور اسی وضو ہی نماز واجبہ کو پڑھ ہی تو بھی درست ہی اور اگر کہی چھٹی نماز کی پہلی وضو کری  
 اور وقت نماز ظہر کی داخل ہوئی نماز وہ وضو رہی تو بھی اسی وضو ہی نماز ظہر کو بھی پڑھنا جائز





ہونی کی بعد اس کے لئے دست اہل لیلین کی اور یہ ہم درہا کو پڑی اللہ عزوجل ان مسئلہ کا حکم  
 ا کو حضور و تکام الصلوٰۃ و تکام رخصوا بارک و الحکمۃ اکل اللہ دست العاکلین س  
 وضو کی تمام ہونے کے بعد یہ ہوا کہ جس سے ہی اس حواس طور سے وضو کری اور یہ دعا میں بھی پڑھی  
 یہ قدرہ پاؤں سے پڑھ کر پیدا ہونا ہی اور وہ شمع نہا کہ ماہی اور اس کا ڈاٹب نہ گرنی  
 و السکو خدا دستا ہی اور وہ جو بھی حکم اور طاعت اور عبادت خدا ہی چاہے کی کہ اس کے  
 وضو کی سبب نہ کہ دل کو اپنی منو بہ خدا کی طرف رکھے اور بافعال وضو کی سبب لالی میں  
 رہی اور اگر نہ لافان کو بھی سمجھ کر بیوں جائی اور پھر یاد آئی تو ماضی یا بیوں یا چھا  
 رکھ رہی باقی ہو تو اس سے لکھی سمجھ کر لی اس مازہ ہی سمجھ کر لی اور ماضی یا بیوں  
 د کہ کہ گئی بیوں تو یہی وضو کری اور سو یا کھانا پھر فی اور مناسب کر لی اور یہی  
 صا اور چھ اور چھ یاد رکھ کر اور ماضی یا کھانا پھر فی اور مناسب کر لی اور یہی  
 اور سو چانی کی اور کسی چیز سے وضو نہیں ہوتا ہی اور انہیں تو مالو کو سرچ میں  
 تو ان کے وضو کہتی ہیں اور ان کے وضو کہ بعد وضو کی رد مال ہی ہو چکا اور یہی  
 گرم ہوئی باقی سے وضو کرنا مکروہ ہوا اور وہ با اور وقتی کو ان اور عرض حیرت سے نہ نہ  
 باقی لیکر ہر طہارت وضو اور غسل وغیرہ کو بجالائی نہ درست ہی کسی ہی حاکم اصحاب  
 نہیں ہی اور یہی کہ بھی باقی کی وسطی اجازت کی کچھ اصحاب نہیں ہی وضو چھوڑ دیا  
 تیمم کی بہا میں معلوم ہو کہ جب باقی نہ ملی ماضی ہارضہ کی سبب سے ماضی ضرر کری تو تیمم کرنا  
 عذر میں چھوڑ دیا اور وضو واجب اور اگر فی نماز اور قرآن کی طرف کی  
 بیوں کی لالی اور طواف واجب خانہ کعبہ مکہ مکرمہ کی سبب سے لالی کی وسطی بہ واجب درست  
 اور یہی طور سے جب غسل اور وضو کی ہر عبادت وغیرہ درست ہی و سی طور سے بعد  
 تیمم کی بھی ہر عبادت وغیرہ درست ہی اور سو ان امر و کی اور اگر وسطی تیمم کری تو  
 نہیں سمجھتی تیمم کری اور اگر باقی کہیں ہو مگر باقی کی مقام پر کوئی طالم نہ ہو اور وہ لکھ  
 مال ہی ہوئی باقی نہ آئی اور وضو اور غسل لکھی و سی تو لازم ہی کہ کچھ مال و کی اور  
 وہاں فی وضو کری اور باقی لیکھی وضو اور غسل جبکہ اصحاب ہو اور سی بجالائی اور اگر مکہ مکرمہ  
 سند نہ اس جگہ سے لگی ہو کہ وہ جوف ہلا کہ کا ہو یا پانی ہو اور ڈول سے مٹس ہو کی یا  
 ہو اور جھٹ سی ملتا ہو اور صحت و سنی کا صدور نہ ہو یا خوف ہو کہ اگر باقی کی مالاس کو چاہے









شیخ رنگ اور در و توفخ رنگ کمر نماز شریفی مکروہ ہی اور سیاہ کپڑی اور جب سدر ہی تھا  
 ہی اور بہتر یہ ہے کہ مرد باٹھا مرد مالشی اور کٹی اور بار اور وہ ای نماز شریفی اور عورت  
 ناٹھا مرد کر لی شتی سکی اسدن یا غصہ کی کمر ناٹھا ہر پتے کے اور در مال سرین ماندہ کی باٹھ مکروہ  
 سر کی ہیبیا کی نماز پڑھی اور اگر کسی کو جو رشتہ کی محض جیسا نیکو کپڑا نہ ہو تو اندر سے پتے کے  
 با درختوں کی بنوائی جو رشتہ کی جہا کی نماز پڑھی اور جس کپڑے میں جانور کی صورت بنی ہوئی  
 تو اس سے بچ کر نماز پڑھی مکروہ ہی اور قبر و کٹی برج میں اور قبر و کٹی سامنی اور ادب راہ چرخ  
 اور لوہا کٹی ہوئی آگ اور تصویر کی سامنی بھی کار ٹیسی مکروہ ہی خصوصاً سایہ دار تصویر  
 ٹو حجب مکروہ ہی پوشیدہ مکروہ ہی اور سامنی شمار ٹیہ ہا بہت منع ہی اور زمین ٹٹا کر اور شزار  
 پر اور ایہ کٹی برج میں اور سامنی بھی نماز پڑھنا مکروہ ہی اور جس کپڑے میں سامنی شراب کٹی ہوئی  
 یا طہور اور ہنسا اور ٹاہلہ وغیرہ ہر طرح کا با جاہ کہا ہو تو وہ مان بھی نماز پڑھنی مکروہ ہی اور  
 عورت اور مرد کو ایک کال میں ملی حاصلہ دس مانتہ کی برابر نماز پڑھنا بہتر نہیں ہی اور  
 کسی چیز کو حاصل کر لینا اچھا ہی اور راہ کی سامنی پڑھی جائے کی سامنی کوئی چیز پیش نہ کرے اور  
 در مال وغیرہ کی آگ رکھ لینا مستحب بلکہ جس جا پڑھی کہ آگ جائے کی رکھ لی ہو تو ترجیح  
 میں ہندو کہنی میں پھر اگر کوئی سامنی ہی گم رہی تو مصلحت یہ نہیں ہی اور جب تک ممکن ہو  
 کوئی چرخ نہ ہو تو مرد کو میسر میں نماز پڑھنا مستحب مکروہ ہی حدیث میں ہی کہ نماز پڑھ  
 جامع کی سو نماز کی برابر ہی اور حجاب کی مسجد کی ایک نماز پچیس نمازوں کی برابر ہی اور باران کی  
 مسجد کی ایک نماز گہر کی بارہ نمازوں کی برابر ہی اور جس نماز پڑھنی کو کوئی گہری مسجد میں پڑھا  
 تو ہر قدم پر نواب بی حساب ہوتا ہی اور جو آواز مسجد میں اذان کی سننے اور پڑھنا پڑھی باہر  
 جائی اور آواز دھچک کا نگری تو وہ منافق ہی اور عورت کی ای مسجد سی بہتر مانہ پڑھنی کو کوئی  
 اور کوٹھی ہی صحن مکان افضل ہی اور صحن مکان سی بہر سب مکانوں کی جو اندر مکان ہی وہ  
 بہتر ہی اور ٹو اہب مسجد کا ہی اور جب چاہی کہ داخل مسجد ہو تو یا ٹنگو دیکھنی کہ نجاست اور کثرت  
 کوئی پاؤ نہیں بہر ہی چھ اور دہنی پاؤ ٹنگو پہلی مسجد میں کوئی اور مسجد میں پڑھنی کی قصد سی جا  
 قوی طہارت نہ پڑھی اور مسجد میں شعر نہ پڑھی اور جو پڑھی تو اس کو کوئی شخص اللہ کا لکھ یعنی  
 خدا ایشیالی حیرتی منہہ کو توڑی اور مسجد میں تہو کنا گناہ ہی کفارہ اور سکا پیہ ہی کہ تہو کہ  
 و فح کردی اور اگر ادب مسجد کا خیال کر لی آپ دیہ اور و باغ کو ٹنگو چٹا تو خدا تعالیٰ



اور خاک پاک امام حسین علیہ السلام کا بہت ادب کری کہ یہی سبب جانکی کو اس ہی گروہ اہل  
 گری تو کافر ہو جاتا ہی ہمارے ہمارے کی ہونے کا غریبی سجدہ کرنا درست ہی اور تقیہ بہن  
 سجدہ کی جو سبب کبھی پر بھی سجدہ کری تو جاننے ہی حاصل ہو جس سے حق اور سچ  
 و فتویٰ کی جان فی اور پچان کی سبب اس معلوم ہو کہ دریافت کرنا قبلہ کا جس طرح کسی کو  
 فقہہ کی ہی ہوں طور سے ہم ایسی لوگوں کو پہچاننا دشوار ہے ہمارے ہی مطلبی پر سجدہ و بی  
 مسلمانوں کی قبروں کی دیکھ لی ناقبلہ کا اور قنابلہ کا دشوار ہے معلوم کر لینا سنا ہے  
 او سہلی کافی ہی اور بہرہ ہستہ آسان ہے اور نماز کا جو قبلہ سچ ہے ہوا واجب ہی تو اس وقت  
 کا بھی نماز ہے ہی کیو سہلی دریافت کرنا واجب ہے اور عین خانہ کہ متعلقہ زادہ اور قدر ہا اور  
 اوس کے سمت کو قبلہ کہنی ہوں اور وہ انک مکان ہی شہر کہہ ہوں کہ پہلی اوس ہی حضرت آدم علیہ  
 عبادت خدا کی و سہلی سایا ہے او کی بدقولی حالی پڑا ہا اور کفار وہاں اپنی سہلی کہہ کہہ  
 بہت پرستی کیا کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام حب بنی اور بادشاہ جمع النہ اور ہوا اور  
 ہر حیوان چرند اور پرند کی ہوئی اور شیاطین بھی سب او کی تابع ہرمان ہوئی تو انہوں نے  
 سر زمین شام میں ایک عبادت خانہ پتھر کا بہت زینت اور تعلقہ سے اپنی اور بنی اسرائیل  
 عبادت کیو سہلی جنوں اور شیاطین نے بنایا اور تمام اوس کا بہت المقدس کہا تو اول ہی  
 زمانی پر کعبہ شریفہ اوس ہی طور سے رہا پر جناب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے اس پر  
 زمانی میں عبادت خدا کی و سہلی اوس ہی درست کیا اور کافر کی بت و پالشی نکالی بعد ازاں  
 پھر کھاندہ و بان غلبہ کر کے بت پرستی اختیار کی اور نری بڑی جلات و مناظر عسی اوس پر  
 وغیرہ جبکہ قرآن شریف میں ذکر ہی بہت آراستہ کی و بان کے بھی پھر خبر ہمارے ہی  
 رحمت ابشرت النبیین اور خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے  
 بیت المقدس کے جانب کو سجدہ کر لیا حکم ہوا تو یہ پڑا اور صارا آپس میں طوع کے راہ ہی کہنی لگ کر  
 ہمارا رحن ہوئی محمد بھی ہمارے قبلہ کی جانب سجدہ کرتا ہی جب یہ ہم شہر حضرت رسول خدا کے  
 اور حضرت کو بہت ملاں رہی لگا جناب بار بگو ملاں حضرت کا اور طعنہ نہ فی ہوا اور عبادت  
 ناگوار ہوئی ایک روز حضرت نماز میں المقدس کے جانب بڑھ رہی تھی کہ ماہین نماز کی حضرت نے  
 وحی ہوئی کہ اپنی دوست حضرت آدم کی بنائی ہوئی عبادت خانی کی جانب یہی خانہ کعبہ  
 جانب سجدہ کرو تو حضرت فی اور جناب امیر فی حضرت کی اطاعت سے ماہین نماز کے پس جناب

[illegible]

ہیں اور جو شخص کہ او سوون غلام بیچ کی پڑھائی ہو چھوٹی سرور و در کی اسلئے مارا کہ اگر وہ بھاری  
 اور اونٹن باندہ کہ جو سو سو گلوں ہیں اور سو سو کی گاؤں کو اسلئے مارا کہ اگر وہ بھاری  
 جو سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 پھر چار ہفتہ ہیں اور کوڑو نہ نہ راوہ پھانتہ پھر نہ نہ راوہ پھانتہ پھر نہ نہ راوہ پھانتہ  
 یہاں تک کہ ستارہ کی آسمان پر پہنچ دیکھا جائے دی لکھن تو اسلئے عظیم ملامت ہو چھوٹی نہ نہ راوہ  
 اور جو چھوٹا عظیم اسلئے رہا کہ وہی راس پڑ چکا ہو گا کہ نہ نہ راوہ اور کوڑو نہ نہ راوہ  
 کہ ماسی اور کہانی کہ شروہ آگاہ کو سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 روز روزہ کہ چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں  
 پہلا وہ چھوٹا عظیم کا ہی اور وہ سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 سنی تشریف کی طرف ہر طرف سے اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں  
 اور وہ سو سو گلوں ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں  
 دوسرا وہ سو سو گلوں ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں اور چھوٹا عظیم ہیں  
 پڑھائی جائے ہی اور آفتاب کی غنودار ہوئی کا نشانہ ہے کہ نہ نہ راوہ اور سو سو گلوں ہیں  
 اور ملنے سے ماند درختوں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 و سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 غنودار ہوئی ماسی اور پہلا وہ سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 دریاوت ہو نا ہی اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 صورت کے ماسی تو اسلئے نخرج میں ماحصل کہی ہیں اور اوہ سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 خطرہ کو قدم ماحصل کہی ہیں سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 برابر زمین پر کہی ہیں سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 کہ زوال کو سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 کی طرف رہتی لگتا ہی سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 وقت سے کہ نہ نہ راوہ کہ سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں  
 کی آجانی ہے سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں اور سو سو گلوں ہیں

نامہ کہ جس کے بانی نماز کو نام کیا اس سے حساب سر کو ذولسلہ تیر کہانی میں اس اوسے روز میں نماز  
 کی حالت کو چھوڑ کر رہا سب پر واجب ہوا اور اس کی حضرت رسول رحمت فی تکمیل صلی علیہ وسلم  
 کہ یہ مشرق کی جانب امیر کو اپنی مثالوں پر چڑھائی توڑی اور چھوڑ دیا اور اکی دو تلی بہر اوسے  
 کہا اور خانہ کعبہ مشرق کی اندر اور باہر اور گرد بھی چاروں طرف نماز پڑھی و رسمہ ہی اور جس  
 مسلمان کہیں کہ اس جانب کو قبلہ ہی و مسلم نو کی گواہی سی بھی اوس رخ کی طرف نماز پڑھی جائیگا  
 اور جس راہ مسلمانوں کو نماز پڑھتی ہوگی تو اس طرف بھی نماز پڑھنی جائیگی اور اگر کسی کی رہائی  
 ہوئی قبلہ کی کسی طرف کو رخ کر کے نماز پڑھی تو نماز اس کے باطل ہوئی اور اگر تہوڑی سی بھی ہو جائے  
 قبلہ کی دایم یا بائیں جانب کو ہو جائے تو مضائقہ نہیں ہے اور اگر کسی اس ملک میں نہ ہو بلکہ  
 یہ سب کے طرف سے کہ نماز پڑھی تو بھی نماز اس کے باطل ہی نہیں بعد در یافت ہوئی قبلہ کے  
 پھر نماز پڑھی سو اہ وقت اوسے ہمار کا باقی ہو خواہ نہ باقی ہو وقت کی باقی ہوئی ہے مقصد  
 اسی کی اور نیت اوسے نماز پڑھی اور وقت نہ رہی تو نہ وقت اسی اوسے نماز کو پڑھی اور اگر  
 کوئی اور زیادہ پڑھے کہ نماز پڑھی وقت ہو تو بعد در یافت کر کے قبلہ کی پہر نماز کا احادیث کریگا  
 اور بعد وقت نہ ہوئی کی بھی احتیاط یہ ہے کہ قصا پڑھی اور جنگی ماحول میں کس کو قبلہ معلوم نہ ہو  
 تو نماز چاروں طرف پڑھی اور بھی حال ہی نماز کی وقت گزری کہ جس طرح کسی کا وہ بہن ہی ہر طرف  
 دریافت سوا اہل ملک اور کسی کو اوسے ہوش سی دریافت ہونا شکل ہی بلکہ اوس طریقہ سے جو جو  
 سہل بہن جہ و بیاض میں آتی بہن اہل بیت طاہرین میں وایت ہی کہ ہر نماز کی دو وقت بہن اول  
 و دوم سی افضل ہی جس طور سے خیرت و بیاضی افضل ہی ہو جس کے پہلی شریف اور مال سی اور پہلا  
 وقت رضا کی خدا کا ہی اور دوم سہرہ حقو خدا کا ہی اور حقو نہیں ہوتا ہی مگر گناہ سی ایسی چیزیں  
 کہ پہلی وقت پہنچے عذر تاخیر کری تو اوسنی گناہ کیا پس اگر آخر وقت پہنچے تو وہ گناہ چھوڑ  
 اور کسی کو حکم نہیں ہے کہ بی ضرورت کی نماز میں تاخیر کری کہ سبب غصب خدا کا ہو اور گناہ  
 جس قدر جلد ہو خدا کو پسند ہوتا ہی اور ہر نماز کی وقت دروازے آسمانوں کی بند و کھل احوال  
 داخل ہونے کی پہلی ایام فرمائی ہیں کہ نہیں چاہتا چوتھیں کہ سب کا عمل پہلی میری چل سی  
 اور سب کا اور کا نام پہلی میری نام ہی لکھا جائی اور نہ لکھ کی وقت درواری آسمان کی پہلی باز  
 اور دروازا کھول دیتی ہی پس کیا خوب ہی وہ شخص کہ اوس وقت اس کا عمل نیک اور چاہی  
 اور نہ چاہے کچھ نہ وہ وقت ہی کہ خوشی رات کی آسمان پر جاتی ہیں اور وہ کی خوشی نہیں پڑتی



۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰







[illegible]

مکر وہی نہ راہ ان اور افسانہ کی بیج میں فاصلہ کرنا دور کہتے ماز پیر سی کی انداز کی موافق ہو  
 بندہ جانا اور موصوفہ فاصلہ میں اس کا قصہ سب سے ترہا بہر ہی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم  
 وَتَحْمِلُهَا ذَاتُ رِزْقٍ ذَاتِ الْوَكْلِ مَا تَكُنْ لَهَا آوَاكٍ وَهِيَ كَالْحَمِيمِ  
 تَحْمِلُهَا ذَاتُ رِزْقٍ ذَاتُ الْوَكْلِ مَا تَكُنْ لَهَا آوَاكٍ وَهِيَ كَالْحَمِيمِ  
 اسکی یہ ہے کہ اسی باری تعالیٰ کے دل کو سلی کر لی والا کر اور میرے دل کی کوہ میں ہی سر کر اور میرے  
 روزی میں جو سب سے دی اور میری مخلوق کو ہر روزی میں اور میرے دل کا اور میری اولاد کے لئے  
 اور اپنی ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک رنگ جی جگہ اور خطا کے زلی ای رنگت اور  
 جسے کی ای بہت بڑی تم کر لی والی اور جسے منکر و ہمار کی ادا کہ نیکی و اعلیٰ کمال و نور ہر ملک  
 میرے دل کی تصور کو یہ ہے اور دل میں ہی موصوفہ دسا کو نہ کی دی راہی پروردگار کے  
 راہی ہر ایک جلیل کو دل سے بھی اور اور پروردگار کو جلیل جانی اور جان اور در راہی ہر ایک  
 مخلوق جلیل اور ذلیل انسان و سوا کے سامنے اور سوا الہی معبود کی مخلوق اور ہر ایک جلیل کے  
 اور کسی کا خالق نہیں لائی اور ہر ایک جلیل سے ہی شہید ملکہ ہے راہی سمجھ کی نگاہ پر نگاہ  
 کر کی بڑی آواز اور کائنات کی کہرا اور راہی گناہ کو بھی ماکری رجوع نہ کی و سب سے اور  
 تہی کہ میں اور اسی دساہ دی جاہ کی نامی اپنا ہوں کہ سب دساہ بھی اسی کے نہ ہوں  
 ہوئی اور اقلید اور وفار ہی ہوئی ہیں اور دساہوں کی شات اور ماسہ پر ہر ایک وسیع ہوا  
 ہی اور پاؤں کی انگلیاں بھی منکر سے رکھی اور دونوں پاؤں کی بیج میں جارا کل کی کم اور  
 ہر سی سادہ وں رکھی اور عورت و دونوں پاؤں ملا کی کہڑی رہی ہر ایک کے راس میں ہے  
 کہ حسب آدمی متوجہ ہمارے محیط ہو نو پہلی دل کو اپنی ہر ایک سے سوسے شیطانی اور حاتم  
 جالی کر ہی اور خضوع و خضوع اور تضرع اور امانت سی اپنی پروردگار کی بیابان میں  
 رکھی یعنی بہت سہا اور ڈر ما ہوا متغول غازی بحالانی من ہوا اور حسب ان سہی نو  
 نامی ماس کو یاد کر ہی اور حسب منہد کو قبلہ رو کر ہی نو دل کی منہد کو ہر خضر ہی  
 بہر ہی اور ہر چیز جو خدا کو ایسا جانی کہ نہیں ہی اوہدہ جگہ کہ اسودت ضابطہ خدا ہیں  
 لہذا ہر ایک اور اس کے سامنے کلام کر رہا ہوں اور وہ ایسا جاننے والا ہے کہ ہر طاقت اور  
 یہ شہیدہ اس سے پوشیدہ نہیں ہی اور ایسا قادر ہے کہ جو کچھ کہیے و لین گہر نا ہی وہ  
 اسی جاننا ہی اور خدا ہی برحق ایسا ماہ شاہ ہے کہ گمان اور زمین اور فضا کے کھلاد کی

[illegible]

















[illegible]

پیغمبر کی ملاح حاصل ہو کر امام غانا اور کافر ہوئی اور راہِ رسالت پر وہی چلی ہیں کہ جنہوں نے  
 اور جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کی بصرت اس کے ملاح حاصل ہو کر امام سمجھا اور یہ گیارہ اون کی فرزند  
 اور ان کے ایک ایک کو نبی سے امام جانا اور اطاعت اس کی اپنی اور ہر امر میں واجب تھا وہ دریا  
 جس سے وہ حلی ہیں وہ ہی بل صراط پر ہی چلی آسانی میں چلی جانکن کی اور حدیث میں ظاہر ہوتا  
 کہ در صراط میں پہلے صراط دنیا، سابعہ، اہلبیت، سالت ہی دوسری صراطِ احمرت ہی اور  
 وہ بل صراط کہ نام ہی مار نکات و رنگ اور بیت تیر کی دہار سی بھی نیز ہنم پرستی ہے جو بہت  
 اطراف گما بھی اس چہ لوگ دس میں دنیا کی صراط پر تانت قدم بہ سنگی وہی لوگ صراطِ اخر  
 ری ہیں اس بل سی قدر جائیگی اور سنی شیعہ دونوں فرقت کی حدیثوں میں ظاہر ہوتا ہی  
 کہ امام سیدیم دوستی اور ملاحیت بارہ اماموں کی ہی صراطِ اللہ کی ہے کہ ان کے کلمہ گھر  
 یعنی پیرائے پی حق کا کی تعلیم سی ساں کرنا ہی کہ راہ سیدہ اون کی ہی کہ حکوتی انعام  
 جس کا عطا فرمایا اور وہ لوگ کہ حکوتی انعام میں عطا فرمایا ہی وہ پیغمبر اور او صلی  
 پیغمبر ہیں تو ان معنی سی ہر مہ معنی تھری کہ ہر ایک اور رہنمای کہ ہر ایک اور مفسر و مفسر  
 اور اماموں پر کہ اوس راہ کو اخوت نہیں ہی حکوتی انعام صراطِ کلمہ گھر یعنی سوا ہی راہ  
 اور لوگوں کی کہ جن پر تراعت ہے اور جس پر نصب ہے اور لوگ سب کافر ہیں اور سنی باب  
 کہ دہرہ و دامنہ نصب حدیسی ہی پر واپو کر حق اہلبیت کا عصمت کیا اور سو نکہ پر حاکم  
 عصمت خاتین کہ ہر ہوئی معنی اوں کو و خیرہ کہ اہلبیت سی ہر جانا و کلا الصالحین یعنی  
 اور دیکھا راہ اوں لوگوں کی جو کہ حدیثوں میں ماواں سی یا ایہی جا ایستہ راہ جن کو چہ و راہ  
 و بال ہیں گرفتار ہوئی ہیں اور بعد سجدہ کا حمد کی معنی اسم اللہ کی پڑھ چکنی کی پیر و سر سجدہ  
 سورہ قدر انار راہ کو معنی اسم اللہ کی پڑھی کہ اسم اللہ پیر سور میں داخل ہی اور ہر سورہ کا  
 جزاں ہی بلکہ ہر سورہ کا پہلا آنا ہی اور ہر سورہ کی اول میں اسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ اور چاہے ان کے لئے ہی کہ لا الہ الا اللہ یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہی اپنی حبیب علی  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی تحقیق کہ قرآن کو نازل کیا ہی نبی شریف کی اور شرف قدر  
 رات یا اکسوں رات یا تیسویں رات ماہ رمضان کے ہی کہ حدیث ثابت ہوتا ہی کہ ان تیسویں  
 راتوں میں ایک کو شب قدر ضرور ہی اور تیسویں رات کی شعب قدر ہوئی پر تو بہت  
 حدیثیں و روایات ہیں اور شعب قدر میں حق تعالیٰ تمام سال کی امور رات سب سے















پڑھنے کی پھر اسی طور سے چھوٹی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ دُکراؤ ٹہنی کا کہنا ہو اسی طرح  
 اور ٹہنی اور پھر او نہیں قرعہ منیٰ کہلا ہو کی قصد و اسبب خواہ ایک بار سورہ مدثر اور تسبیح  
 اربعہ ٹہنی اور تین بار تسبیحات اربعہ کا تہ تا متوسط اور فضیل ہی اور ہر خانہ کی تسبیح اور  
 چوتھی رکعت میں مثل پہلی اور دوسرے رکعت کی دوسری ٹہنی اجائز نہیں ہیں چوتھی ٹہنی  
 ہر خانہ کی تیسری اور چوتھی رکعت کا ہی اور تسبیحات اربعہ یہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاعْلَامُ**  
**اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ** اور جب تیسری رکعت یا چوتھی رکعت کی قیام میں  
 سورہ حمد خواہ تسبیحات اربعہ کی ٹہنی سی و صحت ہو تو رکوع کی جا کی دو پہلی پھر پہلی رکعت  
 یا کی طور سے بگیر کہہ کی رکوع میں جا اور او نہیں ہر تسبیح رابطہ و اسبب اور سنو نہ ہی کوں اور  
 ذکر رکوع بجا لائی اور بعد ادا کر لی رکوع کی او نہیں ہر طرف سے ہی پھر تیسری رکعت کی دو ٹہنی  
 سجدہ ہی بجا لائی اور جب سجدوں میں فرصت ہو اور نماز تہ تک ہو تو پھر ٹہنی کی تسبیح  
 جس طرحی تشہد میں بیان ہو سیکاہی پھر کی دوسرے رکعت کی طریق سی پھر تیسری رکعت کی  
 بعد بھی تشہد پڑھی اور سلام کہی خواہ نمازی کسی اور اگر غشا یا ظہر یا عصر کی چاہتے  
 نماز پڑھنا ہو تو پھر تیسری رکعت کی دونوں سجدہ ٹہنی بعد تشہد اور سلام کہہ نہ پڑھی  
 وہی ذکر او ٹہنی کا کہنا ہو پہلی رکعت کی او ٹہنی کی طرف ہی ٹھہری اور پھر او نہیں ہر طرف سے  
 کہلا ہو کہ خواہ سورہ حمد ایک بار خواہ تسبیحات اربعہ ایک بار بیت وجوب سی تیسری رکعت کے  
 طور سے پڑھی اور تین بار تسبیحات اربعہ پڑھی قصہ قدرت سی پڑھی اور سب حمد یا تسبیح  
 اربعہ کی ٹہنی سی فرصت ہو تو پھر او نہیں ہر طرف سے رکوع اور ذکر رکوع چوتھی رکعت کا بھی  
 بجا لائی اور جب فرصت رکوع سی ہو تو پھر چوتھی رکعت کی بھی دونوں سجدہ ہی و نہیں سجدہ  
 سترانہ جو ہر اور سورہ سی بجا لائی بعد ادا کر لی دونوں سجدہ کی پھر تشہد کی تسبیح کی  
 طور سے پڑھی اور تشہد پہلی ٹہنی کی پھر سلام پڑھی اور ہر خانہ کی رکعت کی تمام چوتھی بعد پہلی تشہد  
 پڑھنا واجب ہی پھر سلام پڑھنا واجب ہی اور سلام تین بین **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاعْلَامُ**  
**اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ**  
 تمام ہو سیکی تشہد میں داخل تشہد ہی اور سجدوں ہی **وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ**  
**وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ** ہی اور ان دونوں  
 جسی بیان نمازی یا ہر دو ٹہنی بیت سی پڑھی تو نمازی یا ہر دو جانا ہی مگر احوط یہ کہ سب



سورہ شوریٰ کو ہی تو نصف ایک پڑنا ہو نوادسی چہ رکی بہر فل هو اللہ پڑی اور اگر کیا  
 نصف سی پڑہ چکا ہو اور نادانی کو محو نہی اور ادسی سو پڑی رکعت کو نام کرے اور ہی کو  
 سورہ قل نا کہنا الکفار و کون کو ہی چہ رکی دوسرا اور سورہ بہر ہی فصل و ششمین  
 تعقیبہ کار اور بعد سکر اور بعد ہر کار کی حضرت رسول خدا اور حضرت امام حسین علیہما السلام  
 والسلام کی راکعت اور دوسرا کی سانس الیست طابرس سی روایت کی تعقیب  
 یہ بیضا بعد ہر کار کی سب سے حصہ و ضاعت کا بیج کی امانت کی اندہی کی تاج کساد کی ہر  
 کو اسطی بہت بہتر ہی سافر ہی اور بخار نہ کر لی سی ما و نصف ایک کی کہ حدیب میں آیا ہی کہ  
 نو حصہ رکن کی بخار نہ میں ہیں اور ایک حصہ خیر بخار نہ کی ہر ماں ہی اور نصف ہر ماں  
 بعد ہر خانہ کی ناطقہ کی مانس پڑی سی پیر ہی اور بعد نماز واجبہ کی دوسری نماز کی قیام  
 مشغول تعقیبہ ہی تو وہ جہاں جہاں سی اور سر اور ہی خدا کو کہ اچھی جہاں کی جہاں نوادسی  
 اور روایت ہی کہ حق تعالیٰ دہتا ہی کہ اسی ہر مد آدم باد کر چھی نصف کی ایک سات اور  
 بعد عصر کی ایک سات مائیں سر ہی گیس آسان کیوں اور جو بعد نماز صبح کی حاکما زیر شہر کے  
 طلوع آفتاب تک تعقیب پڑی تو خا ابتغالی اوسی کشت و در جسی پڑی پڑی اور گناہ گنہ  
 ہوئی اوسکے سے عفو فرمائی اور جسی او سنی بہارت حضرت پیغمبر خدا کی کی اور تعقیب ہن  
 منہ قلعہ کی طرف رکھی اور بات لکری کہ حق امر و نسی نار بہن ضرر ہوتا ہی اور نہیں سی کار کی  
 تعقیب میں بھی ضرر ہوتا ہی مان اگر کوئی ضرر نہ ہو تو اللہ تبارک کر لی اور جب تک باوجود  
 داخل تعقیب لکھا جاتا ہی اور سے سے دعاؤں اور کہوشی بیج جناح طائرہ بہر صلوات  
 علیہا کی بہر ہی حد سنح بن آنا ہی کہ بیج جناح طائرہ صلوات اللہ علیہا کی پڑی نور او  
 بہر ہی مای کہ گناہ گری ہوئی اوسکے سے بخش نی جان اور دوسر حدیب میں ہی کہ کوئی  
 حساب بعد نماز واجب بہر بیج جناح طائرہ علیہا الصلوہ والسلام خیر کی در گاہ  
 نہیں ہی اور اگر کوئی چیز اور بہر حساب سے سو لہ اصل اللہ علیہ کہ کی مروت ہو تو نوادسی  
 حساب عالم علیہا السلام کو دیتی او جو کہ ہر حساب اسکا پڑی کی عبادت رگی نوادسی نہیں ہوتا  
 اور حدیب میں کہ حضرت رسول مرآت ہی کہ اسح حساب عالم علیہا السلام کی بعد ہر کار  
 ہر دہ کی ہر رکعت نماز ہی بہر ہی اور ہر بیج جناح طائرہ صلوات اللہ علیہا کی بعد ہر کار  
 ہر دہ کی ہر رکعت نماز ہی بہر ہی اور ہر بیج جناح طائرہ صلوات اللہ علیہا کی بعد ہر کار

خروج السلام علیکم در چند اندر و سر کاتبہ پر کری اور ان دونوں سلاموں کی واجب اور سنت  
 میں اختلاف بہت مگر سرک نگری اور ان سلاموں کو اسی ترتیب سے کہی اور پہلی سلام میں  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی سلام کا قصد کری اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 کی معنی بھی پتی ہیں کہ سلام سرا اور رحمت خدا کی ہے بہر اسی تنفیہ ہدای کی اور دوسری  
 سلام میں اپنی اور اور سب بیوں اور امانوں کی اور سلام کر نیکا قصد کری اور السلام  
 علیکمنا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کی معنی بھی ہیں کہ سلام خدا اور رحمت خدا ہے  
 ہماری اور اس کے سناستہ بندوں پر اور بندہ بنائینہ اور کے سناستہ اور نہایت نام ہیں  
 معدو کی اور جو جو سایہ ہوں نسل عالمو کی کہ وہ بھی شامستہ بندوں میں ایک کی اصل ہیں  
 ٹیکسری سلام میں سب فرسوں اور سب مومنوں اور عورتوں مومنہ کی سلام کا قصد  
 کری اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی معنی بھی ہیں کہ سلام اور رحمت  
 اور برکت اللہ کی ہو اور پر لہجہ ایسی مومنہ اور اور پرتھاری ایسی جو راس مومنہ اور سلام  
 تک ہر فعل مار کو صلہ بخ، حالائی اور کوئی لفظ کم اور زیادہ اپنی طرف سے ہوئی پائی اور  
 نسبت نمازی سلام تک حکم نماز میں ہے اور کوئی امر منافی نماز کا مگر ہی اور جس نماز کی  
 نہ کر ہی دوسری نماز کا اور سہ نماز کی سلام تک خیال رکھی کہ کچھ نماز ظہر کی ہی یا عصر کی یا  
 مغرب کی یا عشا کی یا صبح کی اور اگر ماہن نماز کی حسب رسوخ کی امام مبارک محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ کوئی تو وجود اگر تہی تو بہتر ہی اور کوئی اگر نماز کو ماہن مانگی سلام کری تو  
 اگر وہ السلام علیک کہی تو بہ بھی السلام علیک کہی اور اگر وہ السلام علیک کہی  
 کہی تو کچھ ہی السلام علیک کہی یعنی جس صفحہ سے سلام کری کچھ ہی اوسے صفحہ کو جو  
 میں کہی کوئی اور صفحہ نہ بدلی اور جس سور کی ملاوت بعد سے وہ حمد کی پہلی رکعت یا دوسری  
 رکعت میں کری اوسکا ولس پہلی سے خیال کر لی اوس پہلی کہ اگر کوئی بسم اللہ شروع کری  
 سورہ قیل ہوا اذان کی پڑھی کی سب سے اور بسم اللہ کی بعد اذان اذان شروع کری تو بہ  
 جائز نہیں ہی مان اگر لی تھیں کسی سور کی بسم اللہ ہی اور وہ اوسے کوئی سورہ شروع کری  
 تو بہرچین ہی کو نماز درست نہی را اگر پہلی رکعت میں بعد حمد کی اذان اذان کی مدلی سورہ  
 ظل واما اللہ حمد یا سورہ شروع کر ہی تو اگر لفظ یا کی ہی سب سے یا کی تو بہرچین ہی کو نماز  
 رہا کہ کوئی مسجدا اور اگر دوسری رکعت میں کچھ سورہ قیل ہوا اذان کہ کوئی دوسری





لا اله الا الله ہی اور جاہلی کہ اس گنہی سے کم اور نہ بڑی اور اگر سہمی راودہ ہو گا تو  
 منہ انہدہ میں ہی اگرچہ بہت بڑی گنہی ہے اور جاہلی کہ اس تسبیح کی سہمی بہت متاعا کا  
 بھی اسکی خیال رکھی کہ اس کے تو اس میں نہ ہو اور قرآن میں نو آید واذا کووا للہ فہو کو  
 آیا ہی اور تصنیف کے یہ کہ ذکر اللہ کا بہت کر و تم تسبیح و تسبی اور در نہ تسبی طابہ ہو ما ہی کہ  
 وہ کہ گنہی اور تسبیح حساب طابہ صلوات اللہ علیہا ہی ہی اور سونی وصف بھی اگر اس تسبیح کو ٹیڑھی  
 تو رات بھر حفظ خدا میں بہتا ہی اور خاک پاک امام حسن علیہ السلام کا تسبیح یعنی کہ تہا انک  
 رواہ سے تو چونکہ "دانی کا اور ایک دانت ہی چھینش دانی کا مومن کو ایسی پاس کہنا  
 سہمی اور تو اس بھی ہو ہی اگر تسبیح خدا اور سہمی نو ایک ذکر کا شر و کر کے برابر تو  
 ہوتا ہی اور اگر بڑی تو جسے کہ تسبیح خاک پاک امام حسن علیہ السلام کی تسبیح بڑی ہی بھی مانتہ نہ  
 رہتہ نہ تک باکھ میں رہتی ہی جو تسبیح خدا کہ ہی ہی اور نو اس تسبیح کی باکھ میں  
 کہ کوئی دانتیکہ ہو ما ہی اور اگر سہمی بھی ہو ہی تسبیح کو حکمت دی تو مائہ عمل میں اسکی ایک  
 تسبیح کا ادب لکھا حاتا ہی اور اگر حرکت دی تسبیح حادہ کی تو اس ایک حرکت کا چالیس  
 تسبیح کی برابر ہو ما ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جسکے پاس خاک  
 قبر امام حسین علیہ السلام کی تسبیح رہی تو حق تعالیٰ اسکے مائہ عمل میں چار سو لکھ لکھا ہی اور  
 چار سو گناہ اور سین سہی مٹا دیا ہی اور چار سو حاجتیں اسکے مٹا دیا ہی اور چار سو درمی  
 اسکی ملک کر ما ہی اور ایک دانتیکہ ہی کہ تسبیح خاک پاک امام حسن علیہ السلام کی تسبیح اور  
 پڑھی تو ہر دانی کی ہیرنی ہیں برابر سکی لکھی حاتی ہی اور ہر گناہ مٹا دی حاتی ہیں اور ہر  
 درجہ اسکی بلند کی حاتی ہیں اور ہر آدمی کی شفاعت کا اعدیا ہو ما ہی اور رواہ ہی کہ  
 تسبیح ہر آدمی دریا نماز سہمی کا اور انکے بھی اور مسواک اور تسبیح خاک پاک امام حسن علیہ السلام  
 ضرور پاس کہیں اور تسبیح کہ دور تسبیح کا آنی رنگ کا ہو اور کھٹہ تسبیح نا ما پہل جانت طابہ  
 علیہا صلوات اللہ علیہا ہی شروع ہو ای اسلام میں جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرما  
 جتا پسیدہ فی انکی خاک کی تسبیح بنائی اور وہ حضرت بعد ہر نماز کی اسکی تسبیح پڑھ کر خدا  
 بڑہ فی زمین اور اگر تسبیح کی دانی تسبیح جانت طابہ علیہا صلوات اللہ علیہا ہم حد ہوں تو  
 ہیرنی اور اگر باکھ میں تسبیح امام حسن علیہ السلام خالی بھی ہی نہ اسکے میں ہی چوٹی سی  
 با تو شکا عذاب بہت خدا سے نہیں ہوتا ہی اور اگرچہ صاحب تہجدہ صلوات اللہ علیہ وسلم میں



در حق او امری در دعوہ کریمہ الہیہ کو اور پس جلد وہ سر کی معنی پہن پہن کہ ص او امری  
 معنی کر لی و الی ایسہ۔ پس حور العین کو کر اور شہادت ہی کہ ہر بار واجہ کی بارہ  
 شد قل ھو اللہ شہدی اور سورہ حیل اور سورہ قل اعوذ ب اللہ من الہکلی اور قل اعوذ  
 ب اللہ من الناس اور سورہ التیسر الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحق القیوم فلا یحکمک  
 بہ منہ ولا یؤمرک ھذا فی الشکواب و ما فی الارض من ذالک ہی تسع عندک  
 الا باذنیہ یعلم ما کن ابدی خیر و ما یصلحہم ولا یجیرکون شیء من علیہ الا  
 ما شاء و وسیع کما سئلہ الشکواب و الا بعدہ ولا یؤد ولا یصلحہما و ھو الحق  
 القیوم لا یزک الا فی الدنیا ھذا کنی او سئل من العی فی کفر یا الظالمون و کفر  
 باللہ فعلم سئلہ العز و الوفی لا انقضام لھا و اللہ یمنع عبادہ  
 اللہ و فی الدنیا امنوا الحق شیء من الظلمات الی النور و الذین کفروا  
 و الذین یؤمنوا الظالمون شیء من النور الی الظلمات او لکن انما  
 النور حق ما حال الذین اورست ماسب جو آتہ الکرسی کو آیہ سمیع علیم تک کہ ہی بن  
 اور لوگو کو تعلیم کرتی ہیں یہ سبہ او کلی شیو او کلی غلط فہمی ہی الہیت رسول خدا کر  
 ہی او کلی ارشاد و سی علم فیہا خالکون تک آیہ الکرسی کی آیات عام ہولی چون حدیث کے  
 شہادت اور آیہ ملک اور آید عرش پر ہی کہ انکی پڑ ہی کی ٹری فضیل ہی ہر حد کہ گاتہ  
 نور انکی پڑ ہی کیلئے مول بہتی ہی اور سوا سوت کی انکی پڑ ہی والی کو اور کو کلی پڑ ہی  
 میں مانیکو منع نہیں کرتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جب یہ آیاتہ حکم  
 خدا سی زمین پر آئی گی حواہن فیہ من الہی سی عرض کی کہ حدوتہا ہو رہیں ہر گز گار وئی  
 یاس شیخ من الہی فی فرمانا کہ جو ہی اجبی بہت اور جلال کی قسم ہی کہ جو شیعہ علی علیہ السلام کو  
 پڑ ہی کا تو تمہاری رکعت سی ستر عاجہ او سکے روا کرو ملک اور ستر بار ہر بار ہی  
 نظر رحمت سی دیکھ لگا اور وہ آیہ شہد کہ وہ ہی شہد اللہ اللہ لا الہ الا ھو  
 و اللہ و کذک و او کو الی الہام یا لیسو لا الہ الا ھو الحق یزککم ان الذین  
 عند اللہ الا سلام و ما استک الذین او فی الکیا استک الذین یعد صلیا ھم  
 العلم عیا تک و ھو من الذین فانما اللہ جات اللہ ہی فی الجہان و عو رآہ  
 ملک یہ ہی قل اللہ شاکت الذین توین المرفہ من کما و یذبح الملک













[illegible]

کیسے دیکھتا ہے؟ یہ سب وہ ہیں جو ہستی ہی اور قبول کرو شمس دعا اور سکے کہ یہ بظاہر کسی  
 مہر کی ایک دیکھ دیکھ کہ ماک کہ مطلقہ وہ روکاری میری گہر میں داخل ہو اور جب اس کے  
 کاٹھ میں رہی ہیں اور سب سے کہنا ہوں بنی اسرائیل میں کسی کی ہیں برس میں عاکی اور قبول ہو  
 آخر کو دعا کی اور عاکی عرص کی کہ خدا مانا ہیں چینی دور ہوں کہ میری اور انہیں چینی ہی  
 یا نزدیک ہے ہی چینی اور قبول ہیں کہ مای خدا سعی کسی کو پیچ کی ارشاد کیا کہ تو ران فحاش  
 اور دل باز نہ کر اور سب خاسد سی دعا کر مای اس سے کسی نیری دعا قبول ہیں چینی  
 اسی سے کہ وہ اب ہی کہ ہر ہنگام ہی اور بنی اسرائیل سے اس قدر دعا کا ہی چینی ماک کہانی ہیں اور  
 جب ہر نماز واجب سے فرصت ہو وہ سیدہ شکر ماکھی سے اب سو کہ وہ ہیں ماک کہ چینی  
 فی کو ہیں ہی کہ ہی طاہرۃ الادا کی اور عقیدہ سیدہ شکر سی ماک فی ہوا و عید کہ  
 بعد ہر نماز کی معیت سے صراحت خدا کا ہی اور مانا کہ یہ سیدہ ہی در سیدہ دنیا ہی  
 در مانا سے اور درشتو کی پردہ باقی نہیں رہتا ہی در مانا خدا ہی اور حسی سے ہی  
 کہ مای کہ دیکھو ہم میری سیدہ کو کہ عبادت میری چالا ماک ہی کہ مای ہیں ماک کی شکر کا کاف  
 توفیق اسی عطا کی ہیں جزا سے کیا ہی ملائکہ عرص کر لی ہیں کہ خدا یا یہی رحمت ہو اسیر  
 بہر فرماتا ہی اور کہا ہی عرص کر لی ہیں بہشت پھر فرماتا ہی اور کہا عرص کر لی ہیں ورتی کہ لکھا  
 اس کے سبب برائین اسی طرحی خداوند رحیم و ستوسی اسد فرماتا ہی اور ورتی جواب میں  
 اسی طرحی شہادت ہی حاتی ہیں ماک کہ کوئی چرمافی رہی ہیں پھر خدا سوال کر مای اور قبول  
 فرشتی عرص کر لی ہیں کہ خدا و نواب ہا ہی درشت میں تو کچھ باقی نہیں ہی اس خداوند رحیم  
 فرماتا کہ میں بھی شکر اسکا کرو گا جیسی بہر سب کہ مای اور اپنی فعل ہی تو چاہے کے طوط کہ چو  
 اول حال مای اسی کہ ماک اور ابہ ہی کہ حساب و سنی علی سیدہ ماک و علیہ السلام کو وحی ہو  
 عید و در سب کی جاسوسی اور فرماتا کہ مای و سنی جاسا ہی نو کہ کس جہر ہی چہر ہی میں کلام  
 فرماتا ہو اور ہی مای کلام ہی سرور ان کسان ہی حضرت موسیٰ فی عرص کی کہ خدا و انجی  
 بعد اس زمانہ طوطا ماک فرماتا کہ ماک اس سب کو دیکھا اور امتحان کیا مای کسی کو ہی  
 صرف میں سادہ ماک ہی ماک کہ ماک ہی چکتا ہی نو ماک ہی میں کی دونوں حساب کو ماک  
 و سنی ہی کہ ماک اور سیدہ شکر ہی دونوں کو کوا کی ہی بلایا کی جہا کی کو میں ہی ماک اور  
 وہ دونوں ماک کہ بہتوں سے ماک ہی سیدہ اور سب کو زس سی ملا کی ماک ہی ماک ہی

بیاورے جو شخص کہ یا دیکھو اور کشتہ کشی کی باتیں کہہ رہے ہیں شہر اور عمارتیں اور خدائے تعالیٰ کا فرمان ہے  
 میں نے راہ کو کشتہ کشی اور تحصیل کی پیری و مہلتی کو دلی بی راہ پیل اور کشتہ کشی کو تو بڑی محنت روا  
 کرو نہیں تو سہی وہی کہ خداوند رحیم مال اور سی ہی اور وہ پیر رہ اور مال کلہ پر خرچ کر دانی  
 اور جو عمارتیں و حوض و باغیچے کی تعمیر میں رہ رہی ہیں پیری ہی اور تو فی اوسے مصالح کا اب و حا  
 میری منجھٹ نہیں ہی تعمیر ہی وہی کہ وہ اپنی لوٹنے کی غلام ماحور و ماحسبہ پر اپنی تعمیر کی  
 حق تعالیٰ عواما ہی راہ آسان یعنی دیکھا ہی ہو جو رو کو طلاق دی لوٹنے کی غلام کو اپنی بیج  
 ڈال اور عساکر کی محنت سے اوٹ نہ جائے وہی وہ شخص ہی کہ جو فی کو اوٹ کی خفہ کسمکے قرض دی اور  
 وہ ایک کار کا ہی اور یہ عمارتیں و عمارتیں تو حق تعالیٰ فرمانا ہی تھی یا پھر یہاں کہ اسنے فرض کو کو اوٹ  
 رو در دلا ہر لٹا ہر دینا تو مال نیز اصابع ہوا اب و عانی ہی ہول نہوگی یا پھر تو وہ شخص کہ  
 کرتی ہو دی و دیار کی بھی سی جلد نہ سکی جا یا کسی تھکے سی جتنا مانگے ہی اور وہ عمارتیں حق تعالیٰ  
 فرمانا ہی کہ آگاہ کر دیا تھا مینی کہ وہ ہر تھکے سی پر ہیز کرے بالاک نہو اور لو فی آسان ہی سنس  
 میں ڈالا اب تیرے دے دے قبول نہیں ہی چوٹی وہ شخص کہ وہ عمارتیں امر حال کی نئی کری  
 مٹی کے کھسکے کہ کھسکے کہ سو کی ناکہ سی کل مائی یا آسمان انڈی میں سما کا تو امر حال کے  
 لئی و عمارتیں ہیں ہوتی ہی کسی کی کسی لٹہ ہا سی عرص کی کہ با بن رسول اللہ خدا سبحانی  
 فرمانا ہی کہ وہاں کہ وہ میں قبول کروں اور میں وہاں کہ ماہون اور قبول نہیں ہوتی ہی جو  
 فرمانا کہ دل نہا رہی جس چیر سی مرد و بہن و عوی خدا سے کا کرتی ہو اور اطاعت اور  
 نہیں کرتی ہو اور دعو ہی مجتہد رسول کا کرتی ہو اور انکی اولاد سی عداوت کرتی ہو اور فر  
 یہ لی ہو اور اوسکے حکموں بھل نہیں کرتی ہو اور دعو ہی عداوت سے بھٹان کا کرتی ہو اور  
 وہی اوٹ کے لیے کہ ہو اور دعو ہی عداوت سے بھٹان کا کرتی ہو اور اوسکے حاصل ہو سکی ہی ہو  
 نہیں کرتی ہو اور دعو ہی خوف و ہرج کا کرتی ہو اور آہ ہی اپنی نہیں اوٹ میں ڈالنی ہو اور  
 اور دلی عداوت نہیں ہو اور اپنی جیہ و نسی اپنی لکھہ بد کر لینی ہو اور دعو ہی لغت و سہا کا کرتی ہو  
 اوٹ لکھہ اپنا اوسر میں ایچ کرتی ہو اور افرار موت کا کرتی ہو اور سامان اس سہ کا نہیں ہو  
 اور وہی وہ کو دین کرتی ہو اور خود عورت نہیں کرتی ہو ان سہ ہستی عداوت ہی قبول نہیں کرتی  
 ہی اور وہی عداوت ہی کہ اپنی کسی کو جلال کر دے کہ وہ عداوت ہی قبول ہو کہ اگر کو فی ایک لٹہ حرام کا  
 کہا ہی جو عداوت نہ لکھ دے سکی و عداوت ہو جو سکا فرمانا ہم کہ سوامی اہم حرام کہا ہی وہ ایک اوٹ







[illegible]





بابت اور مال کی اپنی اپنی ہمارے لی اور خاک پاک اور خدائی دولت پہر و عاثری اللہ و ہذا  
 طوبیہ قنوا اللہ یب و لیلت وانی و لیلت اشد و اجزرا لما اخاف و ولما الا  
 انھا و اور جو کوئی سا فرود دے کر تو اور سے سے معاف کرے اور باچہ بن امام کی قربا  
 ہوئی اور مال کی و دے مسافر و لی و فر کی پڑھ کی پھر و عا احسن اللہ لك الصلابة  
 و انکل لك المصونہ و سئل لك الحمر و نہ و فترت لك البیض و گناك المصفر  
 و جہ طلاقہ و دیک و اما نساك و کوا تلمر عیك و و حیحك لكل خیر عیك  
 یسوی اللہ ان یودع اللہ نفسك فیسرعن تو کما اللہ پس جو وقت اراد و گری  
 شکل و لکری سہل اور دھڑ کرے اور سخت اب کب ماندہ لی اور عقیق کی لکری انہ بن  
 بہن لی اور اب و عا لکری جمع کرے اور او دے دے اور او نہیں بہت و لاشی سی حفظ  
 خدایں دیکر او کو ہنسنا ملاص سی شخص کرے اور دو رکعت نماز سفر کی وقت قصہ سنت  
 مثل یا مع کی پڑھے اور اندر تعالیٰ نہیں عا اپنی خیرہ رسانی کی مالکی اور آیتہ الکرسی پڑھے  
 اور بعد اور بنا و لکری اور تہ پیر اور او دے لکری آل پر صلوة بھی اور جب گہری ماہر سکی تو پھر  
 پڑھے بسم اللہ لا حول ولا قہ الا باللہ تو گناک عی اللہ اور دوسرا مار قل هو  
 اللہ ہی و اس کے کہ کی در و ان ہی ہر جا سکی راہ کی طرف نہہ کر کی کر انہ او وسیع حصر  
 عا طیر نہر اصلوہ اللہ علیہا کی پڑھے اور سورہ حمد اور آیتہ الکرسی اپنی سامنی اور دانی  
 اور بائیں چارہ اپنی پڑھے ہر کسی مومن غار گزار کو کچھ تصدیق دیکر روانہ ہو اور اگر ایک  
 یا دہ آدمی راہ میں با سنا سنا ملین تو او نشی کچھ بات نکری اور او نہیں رہنا ایسا نہ سنا  
 لکھ او نشی حذر کرے اور اگر تہ نو نشی معلوم ہو کہ کچھ خوب آدمی ہیں تو مان کرے اور جب  
 گری باہر جا یکو سکی سفر کر نیکی یا اور کسی کام کو تو آیتہ الکرسی اور سناست مار قل هو اللہ  
 پڑھے کی کل نو حقد خدا میں رہتا ہی اور عہ و عا پڑھے بسم اللہ امنت باللہ و تو گناک  
 عی اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قہ الا باللہ اور حرف گہڑی پر سوار ہو تو جب کاب  
 میں پاؤں ڈالی تو بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اور جب سوار  
 ہو سکی تو آیتہ الکرسی اور پھر و عا پڑھے بسم اللہ سبحان اللہ ہی عی کما ہذا  
 و ما کنا لہ مقربین و انما الی و بنا لمنقول و انما الی و ما کنا لہ مقربین  
 تو فصل حداسی ہر بلا سی محفوظ رہے اور اس عا کی پڑھنی کی بعد حمد عا کرے سکی پڑھت

مار کو عام پڑھی اور سست پڑھی کہ ہمارے کی قصر کی جو صبر تھیں مارے تھے اور بعد سے مارے  
 مسافر پڑھی اور حینہ نام مکہ طہارہ اور مدینہ مشہورہ اور مسجد جامعہ کو دیکھا۔ مارے کہ ملا علی  
 میں بھی تو وہ جھار پڑھی خواہ دین و دنیا سے زیادہ حصہ معام کرے۔ کچھ راہ کھانچتی جا رہا  
 نماز کو وقفہ شہ بھی چاہی کامل پڑھی قصر نگرے اس طالب ہوا کہ وہ پیمبر کا نام ہے  
 صلوات اللہ علیہ کی گرد کی کچھ رہیں کو حائر کہنی ہیں اور حائر ہو سٹی کہنی ہیں اور مسو کل عتبات  
 ملوئے عدو سے درمکاش کی پائی حضرت کی قبر شریف کی بہادری کو لانا اچھا کہنے پڑھا  
 فی حضرت کی قبر مطہر کی برکت کی سبب پائی کو قبر یک جانی ندبا اور مانی اچھا کہنے پڑھا  
 طرح حیدر ان ہو کی کہار ہا وہ جاسی مانی حیران ہو کی رکا اوسف روزیہ کر ملائی معلی کو حائر  
 اپنی ہرنا اور کسر الشرف مثل بلال اور حاصد اور حوسہ کی سب سے دیکھا روز گویا ہرنا  
 وہ مارے کو قصر نگرے اور درجہ صاف البارک کی نگہاں اور کنارہ کی نوکری میں بھی اگر وہ  
 اونکی اونکی کسی محل حرام کرے بھی سفر میں نماز کو قصر کرے اور دینی بھی نگہاں اور نوکری  
 ملا علی کی میں ہیں اونکی اعانت ہو حرام ہی اور سست پیشہ کی نوکری میں بھی چلی  
 نگہاں کی اگر کسی سیبا ہی نوکری کا فریاد کسی مسلمان کا کہہ میں ایسی آئی یا اور کسی کا کہ کسی سبب  
 جائی دوسرے میں نماز کو قصر کرے اور روزی بھی کہانی کہ اپنی نگہاں اور زبان کی پائی  
 سفر سفر میں ہی گو نوکری حرام ہی اور اگر کوئی گرامی وغیرہ پیر جانا مارے کہ مسجد میں  
 اور روزی بھی نگہاں اور اگر کوئی کسی کے نوکریں مدد فعل حرام یہاں سے آیا ہو وہ کسی  
 نوکری کا کچھ مصائب نہیں ہی اور جو کوئی کسی کے نوکریں فی فعل حرام کی حالانکہ وہ پہلی نوکری  
 نوکری نماز کو قصر اور روزی کا اعلان نگرے اور اگر کوئی کسی کے نوکریں یا کسی نوکری کا مالہ کرے تو  
 واسطہ را کر والی کا ہو کی سفر کرے یا حرام اور سنہ کی چیر و کلی سودا کی پہلی سفر کرے  
 نہ طرح سفر، فر حرام ہیں امن نماز کا قصر اور افطار روزی کا ہائز نہایت اور سفر اور  
 رہا نہ صاف حالیات ائمہ ہذا اور سفر اپنی گد کی جائی آنکا اسی اہل مسالہ بھی ہے  
 وسطی اور سفر علم و سنج حاصل گویا وسطی اور سفر اشتیاء و حلال کی سحار نہ ہو چلی ہو یا  
 سفر نواح ہی ہیں ان سفر وہیں نماز کو قصر کرے اور روزی ہر معام کی خود ہی کہانی اور  
 سفر و نواح میں قصر نماز اور افطار کر اور وہ ماہ رمضان کا مسافر نہ ہو وہیں اسباب ہاں  
 کوئی ایسی سفر و نواح حلال ہیں روزی ماہ رمضان کی نہ کہی اور نماز چار رکعات اور قصر



[illegible]

لکھنؤ قریب چھ ہفتے کی طرح سی نہیں سفر میں کئی کام پڑے تھے وہ وہ اور نماز اور مسکن باطل تھی  
 رہ تھی، دوری سفر میں کہاں تو کہیں پہنچنے کی بعد اگر صحت ہو تو جلد اور سفر روز  
 صبا کی سیت سی کہہ لی کہ سفر کی کہاں پہنچی روز کی عرض مضار دوری رکھا و اجبت  
 و رہہ یہ بھی کہ تھوڑے روز میں المبارکہ کب کی ضرورت کی کوئی سفر صبح بھی لکری اور  
 نہ ہی معلوم ہو کہ سنی روزی نہ سفر میں رکھا لکری اور روز کب بعد کی حرام ہیں  
 اور چاہی کہ بار واحد جو مسہ پنجگانہ کو سفر اور حضر اور عشرت اور عشرت میں کوئی قضا لکری  
 سیرت کی نماز تو حضرت سلمان پشیر سی سوا کسی کو ملیم ہوئی کہ ہوا اور سب حق اور پری  
 و رو اور آدمی اور سوا چہرہ پرند حکم خدا و مد عالم سی اوئی و نماں سوا حق لکری اور اوکی  
 سی حال بنی قضا ہیں ہوئی اور عشرت اور رویت اور ہم اور خوف جو ہماوی بدبختی حق  
 نہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی نواسی اور فرزند امام حسین علیہ السلام کو دمشق کے ملائی علی میں  
 اور اسکا ویسا ہی کیو سطلی آدم علیہ السلام کی وقت سی قیامت کب ہوا ہی اور یہوگا کہ  
 روز عاشور کو سوا لاکھ سوار اور پیادہ و بکی برحق میں تیں روز کی ہو گئی سیاستی احمد  
 ہیں ہی بچوں اور سب عیروں کی گہری ہوئی اور ہنسی ہوئی تھی اور بہت عیرو  
 اور بہت شہید ہو چکے تھے اور حضرت کی نظر کی سامی کوئی تلوار سی کوئی سر کو ساسا سی  
 شاہو تھا اور کل باج سات اصحاب باقی تھے وہ بھی لکری جمی تھی اور حضرت تھے غریب  
 ان ہو کہہ اور ساس اور اس ہو کے گرمی ہیں اور سب محبت اور سبقت ہیں کہ ہر ایک اپنی  
 رفیق اور عزیز کو مدد کار زار ہیں بیجا سیکو جانا اور ہر ایک کی لاسنس کو اپنی تو تھیں  
 قصہ خدا سی لاتا اور کہی جیمہ حرم میں غلغلہ اور فوجہ حرم اور رومابھی ہی کچھ نکاہو  
 اور یہاں کے سب سب کے اوکی نسل کی اسطی خیمہ میں جانا بایں ہمہ نماز کا لکساہرہ ہی  
 اور اپنی احسے کہ او سوقت میں بھی حسکان کا وقت آنا تو پہلی ان بلعو دوسی مہلت نماز  
 پڑی کیو سطلی مانگی لکری اوں سنگاروں فی مہلت مدی اور حواس میں کہا کہ اسی میں ان  
 فاطمہ تو امام نماں بزدلیہ اور او سکے سعت اور اعلیٰ عشرت صفت ہی تری نماز کب قبول  
 در گاہ آگئی ہی اور اب فاطمہ کی حضرت کو اوں بلعو نوکی او سوبت کہی کی بیہ و بہرہ ہی کہ سوبت  
 حب سیکو را کہی ہیں تو او سکوا سکے مانگی انیس سی ہکار لی اپنی میں بھی حضرت کی روح کی ہو  
 اوں بلعووں کی شکالی بھی شہکان اللہ یہ جیمہ حسکا کلہ پڑ ہیں او سکے نواسی کی تو نماز قبول



باد آئی کہ کسی غار سے پہلی قضا ہو گئی سی تو اگر وصیت سب کی برائی کا لکڑ لکھا ہو تو نیت کو  
 بدل دی مثل اسکی کہ نماز ظہر کی پڑھنا ہو اور یا وہ آئی کہ صبح کی نماز قضا ہوئی ہی تو اگر سیر  
 رکعت کی رکعت میں بجا چکا ہو تو قصد کری کہ پھر نماز صبح کی ہی گذر دو سہری رکعت میں  
 اور سلام وہ دن بڑھ کی نماز کو نام کری تو وہ صبح کی قضا میں داخل ہوگی بعد اسکی ظہر کے  
 پڑھی اور اگر کوئی دن تیسری رکعت کی بجا چکا ہو تو اوسے نماز ظہر کو نام کری بعد اسکی صبح  
 پڑھی تو پھر پھر پھر ہی کہ بعد صبح کی پڑھنی کی پھر احتیاطاً ظہر کی پڑھی اور اگر نماز کی ترتیب  
 نہ یاد ہو تو بھی احوال یہ ہے کہ سب اہل نماز پڑھی اور نین بھی عایت ترتیب کی کری مثلا ظہر تو  
 عصر کی وقت ہوئی ہی اور بجائی کہ کہ انسی ایس سی پہلی قضا ہوئی ہی تو تین نمازیں یعنی ظہر  
 اور عصر اور پھر ظہر یا عصر اور ظہر اور پھر عصر پڑھی اور اگر انکی ساتھ مغرب کی بھی قضا ہو گئی ہو  
 اور ترتیب معلوم نہ ہو تو ان تینوں کو پڑھی بعد اسکے پھر مغرب کی پڑھی اور بہر اوں یہ تو لکھنا  
 اور اگر انکی ساتھ عصر یا عصر قضا ہو گئی ہو تو یہ سات نمازیں پڑھی اور پھر عشاء پڑھی اور پھر  
 بھی سات نمازیں پڑھی اور اگر انکی ساتھ صبح کی بھی پڑھنا ہو گئی ہو تو یہ سیدہ نمازیں  
 پڑھی اور صبح کی پھر پڑھی بعد اسکے پھر وہی نذرہ نمازیں پڑھی اور اس کے بعد اگر  
 چار دن کی نماز برسر ترتیب سی پڑھی اور بعد اسکے اگر نماز صبح کی پڑھی تو بھی کافی ہی  
 عند اور شکل میں ترتیب کار نہیں ہی اور یہ ترتیب نمازیں پڑھی ہو کہ بعد نماز  
 نمازیں چھپسی قضا ہوئی ہیں اور ترتیب و لکھنا ہی وہ حکم اہل تطہیر کریں نا و لکھنا  
 اور اگر ترتیب خاصا ہو تو اوسے ترتیب سے قضا کرے نماز کی پہلی قدم ہو ہی ہو تو پہلی  
 صبح کی پڑھنی جب ظہر کی قضا کو پڑھی اور سہ نمازیں پڑھنا نماز و سہ پڑھنا کا وہی  
 حال رکھتی اور اگر کوئی حذر ہو یا وقت تمام ہو تو پہلی نماز ادائی ہی اور اگر بہت نمازیں  
 قضا ہوئی ہوں اور انہیں پڑھی تو پہلی ترتیب سے پڑھی دیکھنا کہ پڑھنا پڑھنا  
 لکھ کی اور پھر سونکی نماز قضا ہو گئی ہی اور چار نمازیں پڑھنا نماز کی پہلی قدم ہو ہی ہو تو پہلی  
 ایک دو یا ایک وقت کی نماز قضا ہو گئی ہو وینا کی کہ پڑھنا نماز کو پڑھی بعد  
 اوسکے کل اور یہ سون والی نماز کو پڑھی اور اس طرح مثلاً اگر صبح کی قضا ہوئی ہی اور ظہر  
 عصر کی اور پھر مغرب عشاء کی اس طور پر چنانچہ کہ پہلی صبح کی پڑھی اور ظہر کی  
 عشاء کی پڑھی اور اگر ایک روز کی پانچویں نمازین قضا ہوئی ہوں تو یا کوئی نماز پڑھی











جو پہلی رکعت میں بھی اگر کوئی سی بیلی پہنچے تو بھی اگر سب کر کے پورا نہ کر سکے تو پھر بھی  
 رکوع امام کی ساتھ پہلا ہی نماز اوس کے صحیح ہی بلکہ اگر رکوع میں کئی اگر سب کر کے  
 امام کی رکوع میں نہ کر سکے تو بھی نماز صحیح ہی اگر جبر ضرورت نہ پڑے اور اگر دوسرے  
 بھی رکعت میں پہنچے شریک ہو سکے امام کے پیام خواہ رکوع میں تو نماز اوس کے صحیح  
 مگر امام کی دوسری رکعت میں نہ کر سکے ہو تو وہ بھی رکعت میں رکے جو چاہے کچھ دوسرے  
 رکعت میں انم کی سہارا اور سلام کی وجہ سے اوٹھنے کی طرح سی بات تہہ اپنی دونوں رکعتوں میں یہ  
 ٹھیک کی اتنی چوڑی ہو کہ اوٹھنے کی بیلی اور نہ ہند اور سلام امام کی ساتھ لکھے جیسے نماز  
 میں نماز اللہ آجسہ کہی جائے امام شہید اور سلام پڑھے اور اگر سب نہ شہید کے  
 سلام کی پڑھے نہ مضائقہ نہیں ہی اور جس امام سلام پڑھے چکی تو پھر وہ بھی اور کسی  
 نماز کی دوسری رکعت کو سہارا کی سہارا ہی پڑھے لی اور تلاوت سے دونوں سہارا کی پڑھے اور  
 ذکر رکوع اور سجدہ کی ادا کرے اور نماز کو اپنی قیادت اور سلام ہی تمام کرے اور سجدہ  
 نماز جماعت سے فصل جدا سی محروم نہ ہوگا اور بعد اسکے نماز تہہ کو ہر ایک جدا جدا  
 سہارا اور قیادت قریب سی پڑھے احتیاطاً خدمت امام کی سہارا اور سہارا امام  
 جماعت کو پہلی رکعت میں کہ امام مومن اتنا عسری اور عادل ہو اور سہارا امام ہی پڑھے  
 کہ عدالت ملک لغوی اور مرد نہ ہی یعنی ایسی حالت ہو اوس میں کہ وہ حالت اوس کے  
 نفس میں ایسی مضبوط ہو کہ وہ ہی بازرگانی اوس کو گناہوں کی یہ سی اہم اصرار کرے صغیر  
 سی اور مرد نہ سی پھر مراد ہی کہ ایسی کام اوس سے جدا نہ ہوں کہ دلالت اوس کی حشمت  
 نفس اور رکعت عقل پر کرے مثلاً اسکے کہ بار بار و نہیں پڑھے اور کچھ بار بار و نہیں پڑھے  
 پھر ہی یا اس میں کہ پھر ہی اور ہی مثل ان باتوں کی اور کچھ کی عبادت کی کہ گناہ مانا  
 ہوں تو حکم اوس کے عدالت ہر نہیں ہو سکتا ہی جب تک کہ پھر حال نہ ہو کہ وہ  
 بیان پڑھے پھر اوس ہی حاصل ہو ہی اور حاشا ان اور کچھ اسکے تحت نہ ہو کہ وہ  
 نماز میں سب مشہور کی یا پھر کہ کئی بار اوس سے صحبت کرے یا ان میں سے ایک ایک  
 کرے یا اور اصرار صغیر گناہوں پر بھی نہیں کرتا ہی اور خلاف مردن کی ہی کوئی اس میں  
 اس سی ہوتا ہی یا پھر کہ دیکھے کہ دو عادل اوس کے پیروی کرتے ہیں یا دیکھے بہت لوگوں کو کہ  
 پیروی اوس کی کرتے ہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ کچھ کچھ معصیت اوس کے عدالت سی ہو تو وہ











یمن اور علی صبیح کر تکی وقت شرمک ہونا اور مدحت دس ہیں کر یا بھی اپنی طرف سے جس طرح  
 کوئی نیا ایجاد کرنا منہی ہے اور جو چیز کی کہ بھیا ایجاد عمر نبی اور اہل مدحت کی یا سب شہدا اور  
 حرام چیزوں کا کہنا اور مازار و زمین سمرقند بھر ما اور اسی باتیں کرنا مارا میں کہہ سکتی  
 اور مصر حدیث میں بیکہ بھی ہے کہ حضرت صہدف علیہ السلام سے کسی لی عرض کی کہ ماحضرت  
 مسلمانوں میں کس چیز سے عدالت اوسکے معلوم ہو کہ گواہی اوسکی نفع اور ضرر مسلمانوں  
 واسطی قہول کی جاتی حضرت فی فرمانا کہ جسکی گناہ پوشندہ ہوں اور عفت شکم اور اوسکے  
 صریح کی معلوم ہو اور اپنی ہاتھ اور زبان کو نرمی کا مون اور باقوتی فی د محضہ طرہ کہسا ہو اور بیکہ  
 باتیں جاتی جاتی ہیں یہ ہمہ کرنی گناہوں کبہرہ سی کہ حق تعالیٰ فی د عدہ آگ کا اون گناہوں کے  
 واسطی کیا ہو اور گناہ پیدا شراب کا اور راکر با اور سو د کہبا مارا در حافی ہو با بیکہ اور  
 ہا گناہا دسی اور سو اسکی اور دلیل ان سے بیکہ ہی کہ چہ پالی والا تمام ایسی عیدہ بیکہ ہا حرام  
 مسلمانوں پر عبت کرنی اوسکی اور اوسکی بدی کی نفیست کرنا حاصل بیکہ ہی کہ اوس سے کوئی بدی  
 نہ بیکہ لی میں آئی اس صورت میں واجب مسلمانوں پر کہ اوسکی خوبی بیان کریں اور اوسکے  
 عدالت کا دہو میں اطہار کریں اور بھگانہ مانہ کی واسطی دواست کرنا ہو جماعت سی مسجد میں  
 بڑھنے کی اور خلعت نگر سی جماعت مسلمانوں سی اور اوسکی مسجد سی کی کسی عذر کی میں چہ ایسی ہا  
 اہل محلہ کی تو کی اوسکی حال کو پوچھیں اگر وہ کہیں کہ جیسی سو اخونی کی اور کوئی مات نرمی اسکی ہیں  
 دیکھی ہی تو اوسکو عادل جانیں اور یہی عادتہ کہسا ہو کہ مانہ کو کوئی حقوں پر پڑی ہو اور بیکہ  
 مانس ہیں اسکے لائیت کہ گواہی اوسکے اور عدالت اوسکی ہر امر میں ہو اوسکی واسطی کہ نازیدہ اور  
 کفارہ گناہوں کی ہی اور جو مسلمانوں میں حاضر نہ ہو اور جماعت سی کہی مانہ بڑھتی تو اوسکے  
 گواہی جائز نہیں ہی اور اسی وجہ سی جماعت اور اجتماع مانہ کی واسطی مقرر کسا ہی تا ناز گناہ اور  
 حیرت مانہ گزار معلوم ہو اور معلوم ہو کہ کون محافظت کار کی وقتوں کی کرنا ہی اور جب تک کہ  
 باتیں معلوم ہوں گواہی دینا اوسکے صلاحت کی بہرہ و رسم ہی اسواسطی کہ جو مانہ بڑھتی  
 اوسکو صلاحت نہیں ہی سو اوسکی صلاحت علیہ اکر فی ارادہ کیا کہ ایک گروہ کو معذہ اور بیکہ  
 جلا دین ترک کرنی مار جماعت سے سب سے اسیر کہ بعضی اور نہیں سی اپنی اپنی گہر و حسن ناز میں  
 عقی گہر کی ماز یہی کہ اولیٰ قبول نکلیا پس کہہ نگر قبول کریں عدالت اون شخص کی جنگی ہو اسی  
 حکم خدا اور دین کا ہوا ہو کہ انکو معذہ انکی گہر کی آگ میں جلا دواور سو معذہ رانی یہ بھی فرمایا

اسلام کی شریعت کی وجہ سے انہی کی نسبت سے ہنسی اور خند نام سلام کہی تو یہ بڑا بڑا شہدہ ہے  
 نہ ہا کی شیب سے ایسی جو کبھی رکعت بھی پڑھنے کی اور جو شریعت رکعت میں امام کی سرکے ہو اور امام  
 جو کبھی رکعت کے اندر میں شریعت ہی اور شہد نام کی ساتھ پڑھنے کی میری کہتے نام کی  
 آگے پہلی ہوگی اور جو کبھی رکعت امام کی پہلی دو سری ہوگی تو یہ شہد پڑھنے کی امام کی ساتھ  
 سلام امام کی وقت اور ہنسی کی نسبت سے جیسا کہ شہد نام ہی کہ سلام یہ پیری اور میری کے ساتھ  
 طور سے انتظار امام کا کہ ان کی اونٹنی اور اپنی ماتی کی دور گھوڑوں کو نہا کی سنت سے پڑھنے کی امام کی  
 خواب چاغت کا ہو گا اور نماز کی آخر کی بھی رکعت میں شریعت ہو سکنا ہی اگر نماز کی اخیر رکعت  
 میں جب کوئی شریعت ہو تو پہلی اور دوسری رکعت میں ہو ورنہ کوئی ہنسی ماتی نماز کی جو رکعتیں پڑھیں  
 اور نہیں جلاحد نہا کی سنت سے پڑھنے کی اور اگر امام عصر کی نماز پڑھنا ہو اور نہ پڑھنا ہو اور پڑھنا  
 اسنی نہ پڑھنا ہو تو جیسا کہ کبھی نظر کی نسبت کہ شریعت ہو اور بعد طہر کی عصر کی تنہا پڑھنا  
 اور نماز چاغت کی رکعتیں سو اسب کی اطاعت امام کی واجب ہے اور نماز کی نسبت نماز  
 اور تکبیر احرام اور قیام اور رکوع اور دو ان بعد ہی ہر رکعت کی میں اور شہد اور سلام  
 بھی امام کی اطاعت لازم ہے اور چاہیے کہ امام سے پہلی کسی امام واسطہ کو خواہ رکوع خواہ  
 خیر رکوع خواہ امر سنتی ہو بجا نہ لائی اور اگر طہر حسی امام سے پہلی بھی بعد جاتی رہی اس کے  
 محل کی ان اور ورنہ نہ لائی اور اگر امام رکوع میں ہو اور یہہ بھی تو امام کی نگاہ کرنی اور  
 رکوع میں طول دینی کیو سہلی لفظ یا اللہ یا اللہ مع الضلالتین اس طرح کی حکام کی کہ امام  
 سنی بار رکوع میں اس کی شرکت کو پہلی ذکر رکوع زیادہ کریں یا بعد بھی شریعت ہو جائی رکوع  
 امام میں کہ نماز کے رکعت بھی اس کو ملی اور اگر یہہ امام کی رکوع صرف بہت کر کے شریعت ہو ماتی  
 اگر چہ ذکر رکوع کبھی سنی تو بھی ظاہر انماں جمع ہو اور رکوع کی کسی جگہ کی میں اور اولہ ظاہر  
 سنی روایت ہے کہ اگر کوئی نماز اپنی نہا پڑھ چکا ہو اور پہر کہیں چاغت اسنی ملی تو فصل سنت  
 کہ دوبارہ ہر چاغت سے پڑھنے تو حق تعالیٰ جماعت کے نماز کو واجب میں لکھی گا اور جو نہا  
 پڑھنے ہی اس واقعہ میں لکھی گا اور اگر ماموم ایک مرد ہو تو امام کی دینی پہلو کی ماموم کے رکوع  
 اور اگر جو رہ ہو تو سر کی پہلی ہو امام کی دینی طرف کو اور اگر ایک مرد ہو اور جو رہ  
 غیاب ایک ہو خواہ زیادہ مرد تو امام کی دینی پہلو کی طرف پڑھنا ہو اور جو رہ امام کے  
 پہلی رکوع ہی ہوں اور اگر زیادہ ایک رکعت میں مرد ہوں تو سب پہلی امام کی رکوع ہی ہوں

بی امام متاثر نہ ہو نہ صفت میں کمی اور جو بھی ہر ایک شہید اور سلاطین شہداء اور امام کی ساتھ  
 اپنی شہید اور سلام کہ تمام کری اور اگر کوئی پہلی امام سی رکوع اور رکعت کو حالہ گناہ تو گناہ  
 ہو گا اور نماز اسکے ماطل ہو جائیگی بعض حالوں کی اول سی اور بعضی عالم فرمائی ہیں کہ اگر کوئی رکوع  
 امام سی رکوع میں جلا جائی تو اسی حال رکوع یا رکعت میں شہداء ہی جب کہ امام رکوع یا رکعت  
 پہلا رکعت اگر کوئی رکعت سی امام سی پہلی رکوع یا رکعت میں جلا جائی اور یہ جائی کہ امام رکوع  
 یا رکعت میں نہیں گیا ہی رکوع یا رکعت سی ایسی اور رکعت کی یہ امام کی ساتھ رکوع یا رکعت کی اگر  
 دو رکعتوں میں ہی رکعت صورت حال اس صورت میں بھی کہ ناچا پہلی اور قنوت اگر  
 رکعت چھ اور بعد رکوع کہ پہلی یا دوسری تو یہ رکعت یا رکعت کی یہ رکوع مگر یہ رکوع مگر یہ امام کے  
 ساتھ رکعت میں سر رکعت ہو جائی اور یہ بھی دو رکعتوں میں شہداء اور بعد امام کی ساتھ رکعت  
 رکعت اگر پہلی رکعت میں کوئی امام کی رکوع کہ سی پہلی یا رکوع کی پہلی رکعت اور یہ بھی رکعت  
 کہ کی دو رکعت امام میں سر رکعت ہو کی تو نماز اسکے درست ہی اور دوسری نماز اس کی پہلی رکعت اور اگر  
 یہ سر رکعت ہو سکے اس طرح پہلی رکعت یا رکعت کر کے دوسری رکعت میں امام کی رکعت کر کے  
 تہ رکعت ہو گا اور اگر تیسری رکعت میں یا چوتھی رکعت میں بھی رکوع سی پہلی رکعت تو یہ بھی رکعت  
 سر رکعت جائی اور اگر فرصت سوری بھی پڑے لی مگر امام کی ساتھ رکوع اور بعد رکعت میں سر رکعت  
 ہی اگر چہ سوری ہو چکا ہو امام نہ چکا ہو اور اس طرح خود دوسری رکعت میں امام کی ساتھ  
 سر رکعت ہو دوسری رکعت میں کہ امام کی تیسری رکعت ہوگی سوری کو پڑھنے کی صورت پہلی رکعت  
 رکعت اور امام کی ساتھ رکوع اور بعد رکعت میں سر رکعت دوسری رکعت یا رکعت امام کی دوسری رکعت  
 میں سر رکعت ہو گا تو اس کی وہ رکعت پہلی ہوگی یا پہلی رکعت امام اس کی دوسری رکعت کا  
 رکعت تو یہ رکعت کی تہ رکعت دو دن یا نہر میں ہر شک کی جو ترکہ اور نہر کی طوری  
 اور نماز میں سی کہ امام کی شہداء کی تہ رکعت کی حوصلہ تک بیٹھا رہی اور رکعتوں میں  
 رکعتوں میں سی کہ امام کی شہداء امام کا نام ہو تو یہ بھی رکعت اور تہ رکعت کی ایسی  
 دو سر رکعت کی سوری ہو گیا ہی جیسا کہ اخیر بھی بیان ہو چکا ہے اور قنوت پڑھنے کی  
 امام کی رکوع اور بعد رکعت میں سر رکعت ہو گا جس جہاں کی وہ سر رکعت ہو چکی تو یہ رکعت  
 ہی اگر بعد امام پڑا ہو جائے یا شہداء پڑھنے کی پر امام کی قیام میں سر رکعت ہو گا اور جب  
 امام کی چوتھی رکعت ہوگی تو اس کی پہلی رکعت بھی جائی کہ بعد امام کی شہداء اور

اس کے لئے کہ اس کی کہیں اور ماموم سے منع اللہ میں چھٹا کہی اور اگر ماموم کا کسی ماموم  
 سے تو تکبیر اچانک کہہ کر باطل کا رد کر سانس امام کی کرتی ہیں حال میں کہ امام ہو یا کوئی اور  
 امام کی ساتھیہ یا کسی اور کوئی کا حساب کری اور اگر بعد رکوع کی امام سجدی یا مشہد بین اس کے  
 اور ماموم اوس سے اصل کہ امام کی ساتھ جالائی یا اگر بعد آخر ما تہجد اچھو نماز کا ہو تو کسی  
 افضل خاص سے اصل جماعت کا اوس سے ملکا کر اوس سے فعل کو رکعت میں شمار کرے اور اگر کسی  
 بہادہ نماز میں جسے مکر لگا اور جسے امام سلام پہنچے ہو وہ سلام نہ پہنچے اور پوچھتی ہو  
 کہ اوس کے نماز سے باقی رہا ہو اوس سے امام کی اور اگر سہو سے سلام پہنچے ہو پھر وہ بھی اوس سے  
 اور ہمارے کو سلام کرے جو سلام سہو سے ہو یا ہی ضرر اوس سے نہیں ہے اور بعد نماز  
 عذر سہو کرے اور جسے امام قسیدہ پڑھے ہو ماموم بھی سہو نہ پڑھے اگرچہ حکم اوس کے قسیدہ  
 نماز میں ہو کہ قسیدہ رکعت ہی لیکن اس صورت میں اوس کی طور سے پیشی ماموم کو ملے گی  
 جس کا کہ اوپر بیان ہوا نماز کی پھر کی پہلی سے چوتھی تک کی نماز کی پیشی کی طور سے ہی رہے  
 پیشی اور اس کے مشہد کی پیشی کا عمل آئی ہو پیشہ کی انما لشہدیرہ الخ اور بلند تہ  
 کی امام سے ملے گا اور اگر دوسری رکعت میں امام کی تہرک ہو تو امام کی ساتھ ہمت سے قوت  
 تہہ لی کہ وہی قوت جائز ہو گا اور قوت انما تہہ اور اگر تہہ رہی اور خوشی رکعت امام  
 ماموم کی پہلی اور دوسری ہو تو اگر امام قسیدہ پڑھے ہو ماموم اچھو سورہ پڑھے اور  
 اگر امام رکوع میں ہے اور اسی قسیدہ در کی پیشی کی ہو تو فقط اچھو جائے ہو اور اگر  
 امام رکعت ہی ہو یہ فقط سورہ تہہ اور ہمت امام امام کی بلند کہی سے امام کی طاہر  
 ہو سنا ہی اور اگر کہی دور سے پہنچے اور نہ کہی کہ امام رکوع میں ہی بار رکوع میں جائے  
 اور دوسری کہ صف میں جب تک میں ہو گا امام رکوع ہی سر اوٹھا لگا کر جس جا ہو  
 اور ہی چھو رکوع کری اور اگر چاہی ہو سجدی بھی کر لی بعد اس کے اوتھنے کی صف میں  
 تاج تھامس اگر صف والی کہہ ہی ہوں تو صف ہی کہہ ہی اور اگر کہتی ہوں تو ہمت  
 ہمت عانی اور اگر چاہی ہو تو اسی طور سے رکوع ہی میں جلا جائے صف میں ملے گا اور اگر  
 کوئی امام کی ساتھ رکوع کری اور اگر امام کی ساتھ رکوع کرے گی جہاں تک کہ امام  
 دوسری رکعت میں داخل ہو تو اسی چاہی کہ امام کی ساتھ رکوع کرے اور پہلی رکعت  
 لی نیست ہی حدی امام کی ساتھیہ کری کہ وہ رکوع ان کے کی ماموم کی ساتھ

اور اگر ایسا موم امام کی دایہ یا بائیں طرف کہ اپنے اور ماہن مبارک کی پہلی دو رکعت سے پہلی  
 دو سر پہنچنے کی ہو یا امام آگے کوڑھ جا پڑا وہ موم بھی بہت نامی اور اگر کو  
 دو رکعت کی سرکے ہو تو امام آگے کوڑھ ہی اور موم بھی بہت نامی بلکہ یہ موم  
 ایام کی عام کوڑھ ہی اور امام ہیں اور پہلی نصف میں اس طرح سی پہلی نصف اور دوسرے نصف  
 میں شائع شدہ ہے جس طرح حاسی ہو روایت ہے کہ اگر فاصلہ زیادہ ہو تو وہ امام  
 موم کی ہے حتیٰ امام ہو اور ہر نصف کی لوگ سنانی سے نشانہ ملا کی کڑھ ہی ہوں نصف میں اگر  
 نہیں دی ہوئی نہ کڑھ ہی ہوں اور نصف کی پچھلے حصہ خالی نہ ہو کہ سلطان مان اپنی حکم  
 کیا ہے اور اگر کہ نصف میں کوئی حالت کی ہو تو وہاں جا کی کڑھ ہو جائے اگرچہ ماہن مبارک  
 کی پہلی تو اسے یاد دہانی ہے مگر ماہن مبارک کی بھی کی نصف میں جا اور سب ہیں ہی مگر اس وقت  
 کہ حکم نہ لگی کہ کسی دو اس وقت آگے اور بھی بہانہ نہ سعت ہو جا کی کڑھ ہو جائے اور اگر کڑھ  
 خاندان کی ہو تو اس میں سب سے پہلے کڑھ ہو تو وہی لکھن تھا جسے کڑھ ہو تو امام کے  
 نسب کی سب سے پہلے کڑھ ہو اور اگر امام بھی کڑھ ہو اور موم ملندہ جا پڑے صاحب  
 حلال و اسکی جائزہ ہیں مگر یہ کہ در میں سب سے پہلے یعنی ڈالو ہو تو اس وقت میں اگر امام  
 موم سی او غی حکم نہ رہے ہو تو کچھ صاحب ہیں ہی اور اگر اسوای سوں سے کہ امام اور موم  
 میں برہمنی مادہ اور کا فاصلہ ہو تو نماز موم کی سمجھ نہ ہو گی اور اگر امام دوری سے ہی تو  
 موم کہ سورہی پڑھا جائے ہیں روایت ہے کہ اگر کوئی کسی امام کی زانیہ ہو اور سب  
 اور سب کی بھی پڑھنا ہو اگر وہ دوری سے ہی جو وہ مری تو سلام میں اسکا نہ پڑھو اگر کڑھ  
 چہ ہی ہو اور اور امام کہ سنی اگرچہ جھٹکا ہے ہو اور کھینا ہے مگر ہو اور اگر کڑھ پھر ہی ہو  
 اور موم کہ امام کا چھوٹے بھی نہ پڑھی تو فصل کڑھ ہی کہ موم بھی کہ سورہی سے ہی اور  
 اگر امام ہی کی تیرہنی یا کٹھا کری تو بھی جائز ہی ساروول سے ہی پھر دو کی اور تمام ذکر اور  
 احوال نماز کمالی مگر امام او موم دھنی او لہنی اور پڑھ ہی میں اور کڑھ او پڑھ دو پڑھ  
 امام کا ہی جیسا کہ او پڑھی سب ہو اپنی اور اگر موم کو کوئی نہ در ہو اور امام نہ ہیں  
 لول دہی تو در سب ہی کہ امام سی پہلی سلام پیر کی حاجی اور موم کو دایہ کی کہ دایہ سب  
 دایہ کی کہ سب سے پہلی امام کا لہنی میں اور جسے امام سورہ حمد کی پڑھ ہی فصل  
 نہ جائے ہو اور اس طرح بعد نوح کی حسب السلام سبحان اللہ میں حمد کی کہی تو موم







**فصل پانچواں** میں مذکور اور ضروری شکایات ہمارے ہونا کی بنا پر چاہیے کہ ہمارے  
 آدمی بہت حدیٰ ابھی کہ ہمارے اسکا اور سب سے ہمارے ہونا کی بنا پر چاہیے کہ ہمارے  
 دو سو کو اندر دس گہر کر لی نامی کہ یہ یہ طبعوں ہشتہ سی شمس پر ہر گار ونگاہی اور  
 دو سو ہر گار ونگاہی ہے۔ اگر ماحول اسکا قرآن اور حدیث کی معنی سے ظاہر کی تفسیر  
 یہ طبعوں پیدا ہوا جو نئی طاقت میں توجہ نون عبادت خدا کی سب سے اور ہر گار ونگاہی  
 اس کی عبادت کی حد سے داخل و سنت میں کیا مگر رور و گار ونگاہی حد سے ہر گار ونگاہی  
 ملا لکھ پر بھی اس کی شمس نفسی کی ظاہر کر سکی وسطی حسب پروردگار کی حضرت آدم کو لاری  
 قدرت کا طوسی صورت اور ہشتا ہر کی ترکیب سے ملی ماں باپ کے پیدا کیا اور سب سے ہر گار ونگاہی  
 اور اسکو بھی حضرت آدم کی وسطی سجدہ قہر طبعی کہ نیک حکم دیا تو سب فرشتے حکم خدا آتے  
 اور اسنی اپنی شمس نفسی کی جو ہر سب سے اس میں ماحولانی خدا کی اور ہر گار ونگاہی  
 پروردگار سے حضرت آدم کو لکھا اسراہر کی تپا س کی کہ ہر گار ونگاہی سب سے پیدا ہوا اور  
 ہر گار ونگاہی میں ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 اس سے ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 ملا لکھ میں داخل ہوا تھا آخر کو اس نے فرمائی سی کہ وہ ملا لکھ سے اور ہر گار ونگاہی  
 جو سی اس سے شمس کہا ہی ہی کہ ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 اگر ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 ایسی سجدہ نکی وسیع ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 اور نکی ہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 دور اور طبعوں کیا فقط ایک ہر گار ونگاہی سی کہ یہ ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 نوح اول میں اس سے ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 کہ ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 طور سے ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 اور ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 اور ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی  
 ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی

ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی ہر گار ونگاہی



نماز کا اعادہ بھی کرے اور اگر قلمہ سی مخرف ہو گیا ہو تو نماز کو توڑ کر پہراقتداسی پڑھے  
 دو مشترکی جا کی قلمہ کی طرف مٹھ کر دنا ہی ملکہ سہو سی بھی بہت قلمہ کی طرف مٹھ کر دینا ہے  
 بار مائل ہو جائے تو اس وقت سے اسی بابائس طرف جا کی رخ پھر کی سی ہی نماز باطل ہوگی  
 اور حال سہو یا سہواہ بہن جب نماز کا وقت باقی ہو تو نماز کو دوبارہ پڑھنی چاہیے  
 جب مادائی کہ وہ وہ یا غسل یا یم ناقص کیا ہی ناقص وضو کوئی عمل میں آگیا ہی نہیں  
 مائل ہوئی ہی چوتھی جب نماز پڑھنی میں بھائی کہ پہلی رکعت نماز کی پڑھ رہا ہو تو پھر تیسری  
 رکعت باطل کی پڑھا ہوں یا جھڑکی تو اس سنگ سی بھی نماز باطل ہوئی ہی اور جب تیسری  
 رکعت نہیں یا کسی دیر رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک ہو اور بھائی کہ کی رکعت نماز کی پڑھ رہا  
 ہیں تو اس سنگ سی بھی نماز باطل ہوئی ہی پانچویں رکعت کی سوا اور کم کر لی سی بھی جائز  
 اور ہو لیس نماز باطل ہوئی ہی قلمہ ہو تو دوبارہ اسی نماز کو پڑھو اور وقت نہ ہو تو  
 دوسری پڑھنی چوتھی کسی فعل کنیز کا سطح سی نماز پڑھنی میں عمل میں لانا کہ نماز پڑھنی  
 کوئی اسی نماز پڑھنی والا لکھی اور ایک ضرب سی پڑھو یا سا بٹ مارنا نماز پڑھنی میں اپنے  
 دفعہ ضرر کو سطحی فعل کثرت نہیں ہی اور فعل کثیر سطح سی البتہ ہو جائیگا مثلاً کوئی کسی  
 مارنی میں انسانا دیر تک مشغول ہو کہ قیام اور افعال نماز اور ریح قلمہ کا کچھ ہر نماز ہی  
 یا اور کسی امر میں بھی سطح سی مشغول ہو جائیگا مثلاً پڑھنی نماز میں بہت ساکت ہو جائی  
 بھی نماز باطل ہوئی ہی اگرچہ پڑھنی ایک رکعت یا کچھ سادہ کی بھول جاتی جسکے بعد صل  
 کثیر ما بہت قلمہ کی طرف ہو سکے مادائی وہی نماز باطل ہوئی ہی پھر پڑھنی ایک رکعت ہو  
 رہا وہ ہو جائی ہی بھی نماز باطل ہوئی ہی اگر قلمہ کی پڑھنی کی وجہ سے ہر نماز ہو اور قلمہ  
 معصے عالم کی مدد یک معبر ہی یعنی اگر قلمہ کی پڑھنی کی انداز بہر پڑھا ہو تو نماز اس کے صحیح  
 ہر جہ کہ الفاظ قلمہ کی پڑھنی ہوں لیکن فتویٰ حساب سید العلماء دام ظلہ کا یہ ہے کہ  
 اگر قلمہ کی زمانہ بہر پڑھا ہو تو بھی نماز باطل ہوئی ہی و شہوین اگر تمام نماز پہلی وقت سے  
 سہو یا مادائی کی پڑھنی تو بھی نماز باطل ہوئی ہی اگر کچھ نماز پہلی وقت سے ہو اور کچھ قلمہ  
 و بعضی مادائی کی مدد یک یا صحیح ہی گنجا رہوین مکان اور کیری اور قرآن حصہ سی ہی  
 نماز باطل ہوئی ہی یا پڑھنی حسن کثرتی جا کی اگر کوئی نماز پڑھنی بھی نماز باطل ہوئی ہی  
 سہوین وقت پر اس صورت میں اعادہ ہی اور قلمہ اعادہ نہیں ہی اور احتیاط اسی

اس ملعون فی بنی آدم کی درغلانی کی قسم کھائی اور جناب بار خدائی فی فرمانا کہ من ہدایت  
 سی آدم کی کرونگا شرع کی دوسری قسمی اور پیر ذکر اگیا ہی اس ملعون نے پہلی تو حضرت آدم اور  
 حضرت حوی کو دوسو سہ دلا کی دونوں کو بہشت کی شجرہ منہہ کی پھل یعنی گہوٹ کھلائی  
 حضرت آدم بھی مصلحت الہی سے بنی بن برائی اور پھر بھی پیچیدہ اور اولبارائتہ کو حسی حدیثی سے  
 دلائی پہونچ بھی قرآن اور احادیث نبوی سی طاہرین آدمی کو چاہی ہی کہ اس ملعون کو  
 ایسا دشمن پاجانی بھی ہی اور شیطان کی دوسو سوشی اپنی تسنن تا بقدر بہت سحائی بھی  
 اور جب تک یقین نہ ہو کسی طرح کی شک اور شبہہ کا اعتبار نہ کری جس شک کا شرع میں اعتنا  
 ہو اوسکا حکم بھی شرع کی روسی عبادت اور عیوہادت سب امر و نہی دلسی بجالائی اور  
 عبادت من کو زیادہ تر خیال چاہی ہی کہ کہی امر خلاف شرع کی اپنی طبیعت سے ہوتی پائی  
 کہ عبادت باطل ہوتی ہی اور سوا عبادت کی جو اور کسی امر میں معاذ اللہ نافران خدا کی  
 ہو چائی تو گنہ گارہ اور نافران ردائہ اپنی خالق کا ہوتا ہی اس بیان عبادت کے خضوع صا  
 اشرف عبادت اللہ نماز پنجگانہ کی شک اور شبہہ کا بیان ہوتا ہی اس معلوم ہو کہ جس امر  
 کم یا زیادہ کرنا یا نہیں جانے تو اوسی سے ہو کہتی ہیں اور دو چیزوں کی کرنی اور نہ کرنی میں اگر  
 دل کو اس طرح حسی تردد ہو کہ تو کرنی کو ترجیح ہو اور نہ کرنا تو ترجیح ہو تو اوسی شک کہتی ہیں  
 اور دو باتوں میں جس ایک پر ترجیح ہو اور اوسپر گمان نہ ہو لیکن یقین نہ ہو اوسی میں  
 کہتی ہیں اور بیان جو تمام حکم نہیں ذکر کیا جائیگا اوسکا حکم یقین کا ہو گا جب اس حملہ کو جانا  
 تو یہ بھی جانی کہ جب تک کسی امر کی باطل ہوتی یا کرنی نہ کرنی کا یقین نہ ہو موافق ترجیح کی عبادت  
 صحیح جانی اور اوسی بجا آئے اور جس امر کی ہو فی یا نہ ہو فی پر اوسکی قسم کھاسکی اور ایک طرح سے  
 سوا دوسری طرح کا چٹال نہ ہو تو اوسکو یقین کہتی ہیں اور یہ بھی جانی کہ جب تک یقین نہ ہو  
 تو قطع ہر شک شبہہ سی نماز باطل نہیں ہوتی ہی بس کسی امر کا جب تک یقین دلسی نہ ہو یا حکم  
 شرع کسی شک سی کسی عبادت کی باطل ہوتی کا نہ ہو تو اکثر شک و سوئے و سیطانی ہوتی ہی  
 ہیں اب جانا یا نہ جانی کہ حکم سرعی سی باطل کرنی والی نماز کی کسین چیزیں ہیں چنانچہ اگر  
 حدیث کا آنا ہی نماز پڑھ لی میں خواہ اعتبار سی خواہ فی اعتنا سی خواہ سہو سی مگر نماز  
 شریعی پائی اگر فی اعتبار سی بھی حدیث آجائے تو اگر ہو سکی تو فعلہ سی منقطع نہ ہو کر وضو پیر  
 رکی نماز کو جہاں حدیث کی آئی سنی تجدید ہو وضو کو سہو چھوڑا ہو تمام کری اور بدل سکے











[illegible]



روزگار و روزہ کہ ہم کو کمال دے اور اس کی برکت سے روزہ رکھنے والوں کو روزہ رکھنے کی ضرورت نہ ہو اور جو کوئی اپنی روزگار کو بخائی اور بوسجہ بہ رکھے اور اعلیٰ فرمایا کہ اپنی ملاکہ سیدہ سیدہ  
بیمہ الگ کسی جسم کی سادہ و چونڈناہی اسکو یا ہ دو اور ملاکہ کسی فرمانماہی کہہ روزہ دار کو دینی اور  
و عاکرہ اور دشمنوں کی دعا اللہ تعالیٰ فرمانماہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا ہیں  
کہ جو ایک روزہ بھی خالص مردے صاراہی کہو اس کی کئی اور گرمی اور گرم ہوا کی سب سے زیادہ  
توحی اعلیٰ ہر روز فرسی او سکی اعظم کہو اس کی بیعتناہی کہ وہ فرسی ہاوس کے مصافحہ کرتی ہیں بلکہ  
مہربانی سی اور بشارت الہی کی اور جو تحریر بہت سی کی او سکی او طاری کی وقت حد اکثر ہے  
اوسے سی ہیں اور حق سبحانہ اعلیٰ کہناہی کہ اسی سدی سے کیا اجتناب کو جب میں اپنی ہی سیدہ روزہ  
وجہ سی ای فرشتہ میری گواہ رہا کہ سب گناہ سدی کی مینے بخشے اور جب تک کسی اور کے روزہ  
عیب نہ کری اگرچہ دن پھر سوئی بعد کمالی عبادت و احکم کی عبادت او سکی نامہ کل میں لکھی  
حالی ہی اور بابک روایت میں ہی کہ جسے موسیٰ علیہ السلام کی روزہ دین و دین و روزہ  
تو ایک روزہ اعلیٰ کی دیکھا کہ اسی مرنے والے ہاگوں نہیں مانگتاہی جسے موسیٰ علیہ السلام  
کہ روزہ کی حاجت سی سدی بہت مین دانی سی اس حد میں عا مانگنی ہوئی تری حساب میں نہیں  
مترم آتی ہی حق تعالیٰ کی فرمایا کہ اسی بوسی دعا مانگنا بخیر ہو ہی ای روزہ دار کی سب سے زیادہ  
اور جس کی بوسی ہی ہی معلوم ہوئی ہی فصل شیشتری حکارہ روزہ کہنا صحیح ہی او کی دورہ  
قسموں کی یا مین ام معلوم ہو کہ روزہ یا ہ مارک و مصالک ہر مرد اور جو حق مانع اور عارض  
اور نذر رسد او یہ ہم بھی جوابی گہر ہیں رہا ہو اور جیسے حکم مقیم کا ہوش ملاح اور فائدہ  
اور جو ہو تو مین جو حالی اور یا کہ حصص و رعاس ہواں سب پر واجب ہیں اور ہر روزہ کی جائے  
قسمیں ہیں واجب و رخصت اور مکروہ اور حرام و اجنبی ہی اور روزہ یا ہ مارک و مصالک  
ادا اور خصا مین اور نذر اور عید اور قسیم اور کھار و نکی بھی احب ہیں اور کھار و نکی بھی  
بیشی پر بھی واجب ہی مین بھی جو یا کہ او پر روزہ یا ہ مین مرض ہو سکتے اور دوسرے  
یو ام کے حوض سے ڈی بیشی کی اور یہ قصار کہنا اور کجا واجب ہوتاہی اور احتکاک کی بھی  
روزہ واجب ہوتاہی ہر روزہ سی روزہ تربہت میں تمام ماہ رخصت تمام ماہ و نذرانے کے  
اور ہر مصلحت روزہ و نذرانے کی اور ہر ماہی حداسی ہر مصلحت ہر ایک خوشی کی ہر کاشت  
حضرت سید کا ای ہوتاہی اور سراج او کی اور عید فطرا اور سولہ سورہ ہل اتی ہے کہ

संज्ञा





تاریخ کا اوپر روزہ خدہ رکھا اور لوہا پر صبح الاول کارورہ غسل عمر کی خوشی کا اور روزہ رحم  
 پہلی اور تیسرے کا پہلی کا طلب اولاد کی اور علی کہ حضرت نے کر مانی کہ کیا تھا اور تیسرے کا حاجت  
 رانی کی وہ پہلی کہ حضرت یوسف فدحانہ سی و سی تاریخ پہوئی تھی اور پھر پہلی پہلی کی اور  
 سبیل ہیں کہ اونکا ساں ہر پہلی کی اعمال میں اشتہار ہوگا اور حرام دوری و فحش و غیر  
 عیو فطر اور عید و مکی ہیں اور جو بی مین ہوں تو اوکو گناہ ہوں مگر پھر اور تیرہ ہوں  
 و کچھ کی ہر دینی رکھا اور ماکارہ روزہ اور نوم التککارہ و ریب و جوب سی اور روزہ  
 ندر گناہ ہر سب حرام ہیں اور روزہ حاسور کی روزہ کی حرام یا مکروہ ہونی میں اختلاف ہی  
 اور بعض و مکی و مکہ حرام سے اور مکروہ سی دوری عور تو مکی میں فی اجازت سبیل  
 شہر و مکی اور سبیل سی غلام اور لونڈ جو مکی بھی دوری سستی فی اجازت آکا کی اور روزہ  
 سستی ہشتی کی فی اجازت باقیان کی اور جہانکارہ دورہ سی بھی فی اجازت جہانکارہ کی  
 اور جہانکارہ کی فی اجازت جہانکی فصل جو تھی حقیقت روزہ میں اور جو کچھ کہ روزہ میں  
 معسر ہی اوسکے بیان میں ہیں روزہ کیا ہی کہ روکا ہی اپنی نہیں حکم خدا سی گشتی چوڑی  
 صبح صادق کی نمودار ہونی سی خوب آفا کے نقیب ہونی تک میں چاہی کہ روزہ دار  
 اور جبر و مکہ جانی کہ نیت روزہ کی کر سکی اوس سی پہلی اور و شہری کہانی اور سب کے  
 ہر ایک چیز ہی اور کہانی اور مینی کی جبرین اگر روزہ دار کہانی یا ہی نور و رک فصلا کہنا  
 اور کفارہ بھی دینا بہ و و لون ماکارہ روزہ دار یر لارم ہوتی ہیں اور جو جبریں کہانی اور  
 دینی کی عادت میں نہیں ہیں اوس ہی پر پیر کرنا واجب ہی مثل کہ اس اور سستی اور جہا  
 وغیرہ کی اگر ان چیزوں کو بھی کہی کہانی یا پنی کی استعمال میں لائی ذاحطہ ہم سی کہنا  
 اور کفارہ بھی علی میں لائی پیشہ شری حرام اور لو اٹھ کر عورت اور م و سی کو مطاف  
 خواد مرل ہو خواہ نہو فعل ہیں لانا ہی اسکا سبب قصا اور کفارہ و و لون گاہی چوڑی  
 عدا صبح مکہ حبس ہنی سی اور عورت تنہا کا غسل واجب کے عدا لائی سی باجورت حاجت  
 اور یہاں والی کا بعد پاک ہو سکی حیض اور نفاس صبح تک باقی رہی سی یعنی نہ نکلتی  
 سی نہ شریکہ صبح صادق تک گناہ پیش نہائی ہو اور پھر سبب علی یا عید قصا اور کفارہ کا  
 اور راجو یہ ہی کہ اگر عورت صبح ہونی سی پہلی حیض یا نفاس پاک ہو جائی یعنی نہ  
 سند ہو جائے و عدا نہاد الی اور اگر نہ نہائی تو راجو یہ ہی کہ بعد صبح کی غسل کر ہی اور

بیان حقیقت روزہ













نماز گمار کو بصدرق دریاد جب ہر عذر مافی رہیں اور وہ کسی قصار کہی مسئلہ جو عزت و دودہ  
 یلانی ہو اگر اپنی بھی کیو آئی ہ روزہ رکھی کسی ضرر حالی تو حسب تک خیال ضرر کا چودہ روزہ  
 رکھی اور ہر روز یک ملی نسبت میں باؤ کی گہوں کسی تعلق نماز گزار کو قصد و ہی اور چہ  
 حالی رہیں تو روز کی قصار کہی مسئلہ جس شخص کو روزہ رکھیں ہو کہہ اور بیاس کے شدہ  
 کسی ایسی ہلاک ہو جائیگا ہو تو جائز ہی کہ وہ اوس دن روزہ رکھیں کہہ تمام چار کو کہا کی پائی  
 سگر بقدر ستر تن کی اور بعد اوس کے اوس روز کی قصار کہی مسئلہ اگر کسی دیا جو رستہ  
 جائز کی وجہ سے بیاس کے شدہ صبر نہ ہو سکی تو جائز ہی کہ تھوڑا یا بی بی لی اور ہر روز  
 ملی ایک مذکی انداز ہر کسی محتاج نمازی کو کہا تا کہ ملا دی یا ہی ضرر گہوں کسی کسی کو دی  
 مسئلہ حسب تک مسافر اپنی رخصت ہو ہی جگہ سے شہر کی باہر جہاں تک تہر کی ادا ہو کی ادا  
 یہ بھی بیخ نہ لی حسب تک کسی روزیکا کہا تا جائز نہیں ہی اور سبیل کسی پر حسب غرضی ہر  
 اور اپنی حد ترخص بھی اوس کی رخصت ہو سکی جگہ پر رمضان میں نوال کی پوری ہی پہلی پہلی  
 تو وہین سے بیت روزہ رکھی اور روزہ رکھی مسئلہ عورت صاحبہ تھانہ منوسلہ  
 اور کہہ وہ کی ایک غسل صبح سے پہلی یا قریب صبح ہو سکی کار اور روزہ کی صحیح ہو لی کے کی  
 اور ایہ غسل نماز ظہر اور عصر کو سطلی کری اور غسل کی نیت میں احتیاطاً روزہ کو سطلی  
 کر لی نہ کر لی والا ضرر نہیں ہی اوس سبیل ایک غسل کری نماز و عشا کیو سطلی سے  
 مسئلہ اگر کوئی شروع ماہ رمضان یا چھین غسل حیات کرنا ہو لی جا اور روزہ  
 مانا علی ملین بجا آگاہ بعض روایت ہی ظاہر ہوتا ہی کہ نہ روزہ اوس کا صحیح ہی اور  
 نہ مار یا ہی کہ ہر روزہ اور نماز کی قصا بجا لائی مسئلہ اگر کسی بیمار کسی روزہ  
 ضرر کری تو واجب ہی کہ اوس روزہ کارورہ کہا لی اور بعد صحت کی اوس کے قصار کہی مسئلہ  
 اگر کوئی بیمار کی سب سے روزہ ماہ مبارک رمضان کی کہا لی اور اوس بیمار ہی نہیں مرگا تو اوپر  
 قصا اوس روزہ کی نہیں ہی اور اگر اوس بیمار ہی چھتا ہو جا اور لی قصا روزہ کی کہی ہو  
 ہ جائز تو قصا اوس کے روزہ کی کہی اوس کے بڑی بیٹی پر واجب ہی فصل شافعی  
 روایت کی سنتی اعمال کی بیان میں پہلی معلوم ہو کہ جب سفر کی طرف نکلی جاتی رہی  
 اور آفتاب نظر سے غائب ہو تو وہی وقت روزہ کی کہی کہ کسی کا ہی کہ جس کا ہو تو وہی  
 نماز و عشا کی پہلی بعد اوس کے روزہ افطار کر ہی اوس کا روزہ کہی کہ وہی روزہ کہی



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]







نوہ کی کہ اس شہر و مہین مسجد احکام اور سچا رسول اور سچا کوفہ ہیں اور حضرت  
 علیؑ ایہ صلہ و اکہ مار یا کرو سن و زمرہ نشان ہیں احکامات قرآنی تھی اور بی روایت  
 حائر نہیں ہی اور احکامات میں روزی کم کا نہیں جائز ہی اور اگر کوئی مسجد دو روز  
 احکامات کری تو بہتر ہی رہے اور اگر ایک دن احکامات نہ کسی کری تو بہتر ہی رہے اور  
 علیؑ ہذا القیاس لاشہدیک بعد دوس دن جو ص کہ ہر دو کی بعد تیسری واجبہ جانا ہے  
 پس بہتر ہی کو تیسری مسجد اور علیؑ ہذا القیاس سن جی اور نوین مسجد کو قصد وجوب کا کری اور  
 احکامات کرنی والیکو مسجد جامع سے باہر ہیں جانا جائز نہیں ہی مگر جو حاجت ضروری کہ مسجد  
 نہ مل سکے ہو تو اوس حاجت کی ایسی جانا جائز ہی ملکہ حیادت مومن کیو سہلی اور تیسری جائز  
 و آئی ہی اور حاجت رہے کسی مومن کیو سہلی باہر کلنا جائز ہی از حجب مسجد ہی باہر نکلی تو  
 درام ہی اوی سے باہر ہیں چلنا اور سوا دوس مسجد کی چھین احکامات کا ہوا تو مسجد ہیں جان  
 پڑتا بھی حرام ہی اور کسی جائیداد بھی جائز نہیں ہی مگر ضرور سہ کیو سہلی علیہ وسلم ہی  
 مشرقاً یا بائیں یا دوسریا و مشرق کی مسجد کے راہ چلنا و شوار ہو تو دوم کی بائیں  
 و غصہ نہ ہی نہ مسجد احکامات میں حاجی نماز پڑھی تو اور حاکم پڑھی تو جائز ہی مگر  
 سکی وقت کی مسجد اور کسی حاکم ریشہ ہی الا نیکہ معطلہ کی احکامات میں اگر ضرورت  
 و سہلی مسجد ہی باہر نکلی تو جس مسجد چاہی مار پڑھی از احکامات واجب کار و رہے و شکاری  
 حرام ہی اور نہ کو کبھی احکامات میں جماع کرنا حرام ہی اور جو تو کی تو ہی اپنا اوس  
 اونکی بائیں کرنا و نوی جس سونگہ مائی حرام ہی اور جو جو چیر رہے و نیکہ مائل کی بائیں  
 و نوی چیر رہے احکامات کو بھی باطل کہلی ہیں اور اگر کوئی احکامات و اسے ہر ماہ رمضان  
 دو میں احکامات کو جماع سے توڑے تو وہ کھائی لازم ہوتی ہیں ایک مسجد ماکہ و سہلی و  
 ایک مسجد کیو سہلی اور اگر کوئی راہ کو جماع سے توڑی تو ایک کفارہ خطا و مسجد  
 لازم ہوتا ہی اور سہلی اگر احکامات کی وری کو سہلی جماع کی او کسی امر سے توڑتی ہے  
 ایک کفارہ دی اور اگر مسجد اپنی ضرورت مسجد سے احکامات واجب میں حرام جماع کری  
 تو چار کفارہ دی مرد و دوا ہی اور دو جو رو کی طرف سے لازم ہوتی ہیں اور نذر اور عہد  
 اور قسم سے بھی احکامات واجب ہوتا ہی اور احکامات میں نماز میں ہی اور تلافی شرک کی  
 سوا کہ وہاں کہ ہر ماہ رمضان و سہلی باہر نکلی جائز ہے



ایہ ہدایہ مفردوں شرفیت کی ہمیشہ سست اور زیادہ سست کیونکہ سہلی مقدور اور بی اختیار  
 کچھ قبیلہ نہیں ہی جب زادہ چچ کا کوئی کری تو پہلی فرخندہ رسی اور حق الناس سخی ہی ہر  
 بری الذمہ کہنا اور گناہ ضیعت و غیرہ کسی کا گناہ ہو تو بہتر یہی کہ اوس بھی اوس  
 بخشش دانی **فصل تیسری** چچ کی واجب ہو سکی شرطوں کی بیان میں حسانت مشربہ  
 اومی کی دہلی بہم پہنچیں قریح خانہ کعبہ عظمیٰ کا اوسپر واجب ہوتا ہی پہلی چاہی کہ  
 کرنی والا بال ہوتا ہو اگر کا ہر حیدر مالدار بھی ہو تو چچ اوسپر واجب نہیں ہوتا ہی  
 عاقل و ہوشیار ہو ورنہ نہ ہو تیسری اگراد ہو غلام چچ واجب نہیں ہی اگر غلام  
 یہ افست ترچ کی ثابت ہو چو تھی مقدور راہ چچ کی حرج کار کہتا ہوا ہی حسب حال  
 موافق اور اگر کوئی اسکے نہیں کی دہ داری کری اور اعتبار سکا اسکو ہوتا ہو  
 چچ واجب ہو جانا ہی اور مقدور میں مصداق چچ اور راوچ کی حرج عیان و احاد  
 بھی داخل ہی اور اوی قرض ہیں ہر چور نہ سکا ہی داخل ہی یا چو نہیں صحبت مدنی  
 سڑی اور اگر اسی گنا ہو کہ اپنی سقت سہرت ہوگی کہ فعل او سکا چو پلا اوسپر  
 ہو گا کہ سار ہو جاؤ گا تو بھی چچ واجب نہیں ہوتا ہی چو شہی راہ کا بھی لی جو سہو نا  
 اس سہلی کہ جب تک او میں حوت ہو حد تک چچ واجب نہیں ہی شافعی ہوتا ہو  
 ہو کہ مکہ عظمیٰ اور مناسک چچ میں پہنچ سکی اگر وقت تنگ ہو تو اوس سال میں چ  
 ہی یعنی اوس سال ہو واجب نہیں ہی اور حور رت پر اگر چچ واجب ہو تو لی احادیث اپنی  
 کر سکتی ہی لیکن چچ سنفتی اور نہ یارت ایہ ہدایہ کی فرادہ و مقدس کے لئے جائز شو ہوتا  
 نہیں کر سکتی ہی اور جب راہ چچ کا کوئی کری تو چاہی کہ چچ کی مسائل کے عالم و ہوتا  
 یا حاجی و شہی دریافت کر لی کہ چچ کی افرو نہیں بہت پایں ہیں اس مختصر سالہ یہ گناہ و ہوتا  
 سیکہ بیان کی نہیں ہو سکتی ہی کہ کچھ تہوڑی سی اعمال مستطی چنانہ سہل و عام الہ  
 لکھی جاتی ہیں **فصل چوتھی مختصر اعمال** چچ کی پہلی کچھ مایہ معلوم ہو چو  
 ہوتا ہی قرآن اور اخلاص اور شیعہ جو مکہ عظمیٰ کی انشالی سنفتی اور بقولی بارہ سال  
 زیادہ جب قدر ہو دو رکی سہی والی بن اوں پر شیعہ راجح ہو حال اوس کے  
 کچھ ہی کہ جب مان سفار و سوار ہی در سن کر کہ وہ اندہ ہو مکہ عظمیٰ کی بارہ سال  
 ہوتا ہو اگر مکہ عظمیٰ کی حاجیوں کی احرام باندہنی کیونکہ سہلی عدا اور سدا لمان

کہ حضرت فرمایا کہ اگر کسی کے گناہ مثل ایک بیابان آسمانی ستاروں کی طرح ہوں اور وہ ایک  
بھالائی تو سب گناہوں میں باہر ہو جاتا ہے اور پانچ میں ایک نہ ہم کا صبر کرنا اور راہ کی  
دشمن کی طرح نہ کسی سے بہتر ہو اور مسجد الحرام میں جو کوئی ایک نماز پڑھے تو حشر کا زین  
یعنی تاج پھر میں پڑھیں اور بانی عمر بہر حب تک پڑھے گا سب قبول ہوئی ہیں اور سب کو  
کی ایک نماز کا ثواب اور جگہ کی سو ہزار غار کی برابر ہے اور روایت ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کرے  
چوکیں سے بری ہو جائے اور گناہ سے پاک ہو جائے اس کا مالک پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور پھر وہ  
کہ فرمایا حج کا بہشت ہے اور عمرہ کا بارہ گناہوں کا ہی اور جب کہ مغنہ میں داخل نہ ہو  
خروج سے تو گناہ اس کے بخش دے جائیں اور جب اصل مسجد الحرام میں ہو اور نظر اس کے  
کچھ پڑے تو گناہ اس کے بخش دے جائیں اور حاجتیں اس کے برائیں اور جب ہی صفا  
مقدسہ کی کسی طرف نماز خدا تعالیٰ سے اس کی سبب شفاعت کریں اور شریعت کی آواز دے  
میں ہو اور جب وہ وقت وفات بھالائی تو اگر وہ گناہ اس کی مثل ایک بیابان حج کے  
برائے آج ستاروں کی برابر ہوں سب بخش دے جائیں اور جب ہی عمرہ کرے تو ہر عمرہ کی خوشی  
فرمایا ہے ہوں اور جو نیت غیر خالص اور نفع خیر طیب سے بھی حج کرے تو بھی حق تعالیٰ اس کے  
گناہوں کو بخش دے گا اور اپنی خدمت کو اس سے رضی رکھے گا اور اگر نیت خالص اور نفع طیب سے  
حج کرے تو حق تعالیٰ اس کو سب سے درجہ اعلیٰ ہوں گے وہ ایسا اور صدیقین اور شہداء کو  
صاحبین ہیں جگہ دھکا **فصل دوم عشری حج** یہ بھالائی عذاب کی بیائیں حضرت  
صداق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جو کوئی کسی عذر شرعی کی وجہ سے بھالائی اور مر جائے  
تو وہ دین ہو اور نصیبی پر مرے گا اور پھر فرمایا کہ جو کوئی تندرست ہو اور حج نہ بھالے  
تو وہ دین ہو جو نہیں ہے کہ اونٹن حق میں خدائی ہے فرمایا ہے کہ جس کو حج کو حج کرنا  
آگئی ہے شریعت ہو تو ہم اندھا اوٹھائیں گی جس جانتا چاہے حج کرے یا نہ کرے  
کوئی سہولت کی ہوئی ہے عذر شرعی ترک کرے وہ ٹرا گناہ ہے اور سہولت  
لیکن بیمار کسی یا دشمنوں کی خوف سے بھاسکی تو کسی گناہ کا پانا تب کرے کہ حج اور جسکو سہولت  
نہ ہو وہ سپر حج واجب نہیں ہے اگر کوئی کی یا سہولت اور اپنی عیال کے  
کہانی اور یہی مدت سفر کی کہن اور سہولت اور سہولت کی عیال کی شرح کوئی  
معاذ حق ہو تو عمر میں ایک بار حج واجب ہے تا ہی اور سہولت حج اور زیارت

بھالائی تو سب گناہوں میں باہر ہو جاتا ہے

میں نے اپنے آپ کو بے اختیار کر دیا

میں نے اپنے آپ کو بے اختیار کر دیا

کری کی مکہ میں کی طواف اربعہ اور سعی اور طواف الہما سالہ کی پوری پوری ہونے لگی۔ اگر وہیں رہتی اور  
 میرا کہ کہ ہر طرف سے مکہ کی طرف سے حج کی فارغ ہو اور مسجد و مسجد کی فریاد کی فریاد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد سے طبع میں عاکی ضرورت سے اسوہ طہی کہ سے سے ہو کہ  
 ہی اور اس حسن جمالی و مامانی کہ خوش نصیح کری اور سیر زمار سے کہ آئی ہو اسنی مجھ پر حکم  
 اور مکہ طبع میں مساوت مدینہ طیبہ کی تہذیبی و دینی ہی اور حضرت رسول مقبول کی اہانت  
 اور اہل سے طابیر میں صلوات اللہ علیہم اجمعین کی برباد میں ہی ٹھاسی کی برابر ہی  
 کہ نہیں ہیں حضرت رسول خدا فرماتی ہیں کہ جو میری دیار سے کہی تو روز عاصف میں  
 جو میری ہمسایہ ہیں ہو گا اور شعا عجب اس کے مجھ پر واجب ہو گی اور جو مکہ یا مدینہ میں  
 میری ملکوتی وہ بنا ہا میں ہی اور جو وہی و عاصی کی یہی رمارت کری ہو گا یا اسنی مجھ پر  
 سنا نہ ہجرت کی ہی اور اگر اسنی مفید و رانی کا ہو تو وہ دور ہی ہو کہ سلام کری بھی نہ  
 سے ہی ٹہری کہ سلام او سکا مجھ پر بھی گا پس اگر اس میں ہرگز ہی ہو تو تو نہ ہی فاصلہ ہو کہ  
 و اعلیٰ یارب حضرت رسول مختار کی بچہ پڑی اوڑھ سپرین واجب نہ ہو اور چاہی کہ مجھ  
 نو اسبج کا ہو تو وہ دیا سے حضرت رسول مقبول کی اہانت طابیر میں کی کری تو کہ  
 بھی حج اور عمرہ کی عواہ پر و ر و گار عنایت فرما ہی اور اہل مسجد حضرت کا حاسر ملو  
 جہا سے فاطمہ اور حسنین اور اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام کی فواہام میں حضرت نماز  
 الزمان علیہ السلام مکہ اہلیت طابیر میں سی و دینہ ہی کہ ہر امام کا اس کے وہ رسول  
 اور نبیوں پر او سکا عہد ہی اور وفاد کی عہد و نکی زمارت او نکی فہر و نکی ہی پس جو  
 نہ بار نہ او نکی کہ ہی تو وہ او نکی سے حج ہو نکی جو کو ہی کہ باریت او نکی کری تو کو ہا تو  
 رسول مقبول کی رمارت کی اور وایت ہی کہ وہ اہل مسجد ہیں سی کی ایک کی ہی زمارت کی  
 اور او کی روضہ مقدس میں ہر دور رکعت نماز پڑھی ہو ایک رسول حج کا اسنی عواہ ہو مانی  
 اگر نماز رکعت نماز رہی ہو تو اسکا سبج اور ایک ہو گا او ہی و مانی اور حضرت سولہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز بنابا میرا من میں شہید ماما مانی خدا عاکی فی سیر  
 اور سیر اولاد کی فہر و نکی میں کو بہت سے کی رہے سی مابا ہی اور اپنی بچوں کو کہ کی  
 و لو کہ مابا کی طرف گیا ہی کہ او نکی محبت میں مشقت او ٹھاتی ہیں اور انکی فہر میں مانی  
 اور زمارت او نکی کی ہیں باہلی ہی لوگ اہل مہری شفا عفت او مانی مہری جو جس کو شری



علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے اور سمجھتے ہو کہ وہ غنی و احسن کی پہچان نہیں کی جاسکتی تھی بلکہ ان کے  
 اہل بیت میں سے کسی کو ایسا ہی کہ جو رمارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی گری اور اورو  
 اس کا نام و چیز ان کا تھا، حال تو کم سی کم اجزا و سکا پہچان ہی کہ گناہ گدہ نہ اور آئندہ  
 اس کی بخشش و جہان اور نہ رمارت حضرت کی پھر سلاں پر ان کے ہی اور ہر آدمی کا  
 السلام کی کسی سی پوچھا کہ کی حج فونی کئی بن اوسنی و من کے کہ شہرہ حضرت لی فرما  
 کہ جس میں حج تو عام کہ بیگم حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک بار رمارت کی بی بی  
 تھی تو اب ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ زیارت حضرت کی نہیں ہے اور بن علی بار  
 سے اور دوسری روایت سے بیگم حج اور بیگم عمر کی برابر ہے اور بھی و آئندہ  
 کہ حضرت صادق علیہ السلام فرمایا کہ زیارت حضرت کی تو اب میں مثل حج اور عمر کی ہی  
 ملکہ ایک تو اب سی ہوا آدمی کی حوص کی کہ کس قدر حج اور عمر کی برابر تو اب حضرت کی بار  
 کا ہی حضرت لی فرما سنا۔ ہم ہوسکا مہی راوسی کہا ہی معنی کہا کہ سو حضرت لی فرمایا  
 کہ بیگم بیگم ہر سنی کا ہر کہا ہی برابر فرمایا مادہ لحداسکی فرمایا نعمت خدا کا اگر کوئی  
 سنا کرے تو سنا اور سکا نہیں ہو سکا ہی اور رمارت ہی اور رمارت حضرت کی ہر آدمی  
 آراو کر لی ہے اور ہر کہوڑی زین اور لگام سی کہ اسہ بہادر راہ خدا میں بھیجی سی بہتر ہی  
 حضرت کی نہار سی امان ہی ہی مکان کی کرینی اور فدی اور علی اور ہر ایک آیت سی  
 اور زیادتی درون اور درانی عہ کی ہوئی ہے اور حقیقت و حقیقت رمارت کے نہ کی بار  
 مفرس ہو تاسے و دن اصل تہ کی حساسات میں ہوتی ہیں اور حضرت رمارت کی  
 سرک کر لی سی نصہاں رن اور عمر کا ہوا ہی اور حو معبر زیارت حضرت کے رانی ہر امان  
 او سکا مافصل ہی اور اگر بہنس میں حامی اور مرموس ہی او سکا مرمہ کہ ہو اور حضرت  
 زائر کو حواس اومی کی بخشش کرو اسکاں او مدرسم احداث شہر کی دور و سنا اور ہر حاجت  
 روضہ من خدا سے فی قول فرمایا ہی اور ان کے ہم حواس راہ دین خیر کر سکاں و ہر ہر  
 در ہم کا تو اب اوس بیگم اور شہر ہزار فرشتی جو حضرت کی مدد کو آئی تھی اور حضرت لی  
 حفظ و صافی خدا اور ایسا وعدہ کی کہ ہم مدد او کی قبول کی اور سنا کہ ہر  
 ہو ہی تو خدا سے فی قول فرمایا ہی اور ان کے ہر مفر فرمایا اور ہر حاجت کے راہ  
 جاننا ہی نودہ و نہی اوسکی پیشوا ہی کرتی ہیں اور اگر چاہے پرتا ہی ہر حاجت نام کو او

ہیں اور بہت سے سرسبز، میں بھی سب میری ہمساہی ہو گئی یا علیٰ ہمارے سرو کی شکری  
 تو اوستی بہ باق اس کے ساتھ ہیں جس طرح سلطان کے در کی حور مارے گھنٹا زنی ضرور کی گئی ہے  
 مارے مارے کیے۔ دای علیہ السلام کی در سے جو نکلی برابر ہی اور گناہوں سے ایسی گناہ  
 ناک و ناج کہ گویا مالکی بشت میں ایسی مہا ہوا ہے اور وہ وہ ہمتیں ہمت کی چھاری دو مشو  
 و مہلکی ہے۔ میں جیسا ہوں کہ کسی کاس سے پانی ہوں اور یہ کسی کے انکھ سے دیکھی ہوں اور  
 سکا مال اہل پاک بھی ہوا اور حساب فاطمہ سلوٰۃ اللہ علیہا ہے و اس میں ہے کہ جو  
 فراموشی میں ہے جو کہ کوئی مہری باپ اور چھکو مہری اور مہری باپ کے حساب میں خواہ بھڑکار  
 مہر کی کہ نہیں در اسلام کری تو بہت اس کے وسطی واجب ہو تا ہی رہا بہت ہی اہل  
 و اہل میں سے کہ جو کوئی نہ یار نہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی کتابت ہی ہو  
 و اسعالیٰ اجوبہ ہا رہے ہر ایک کا خطا فرما تا ہی اور گناہ گد سے اور آئندہ او  
 محسنی دینا ہی اور گردہ امنیں میں وہ محسوس ہو گا اور حساب اس کا آسمان ہو اور  
 حاسنی اور اس کے ہر ایک وقت فرستی اس کا اس حال اور ہر ایسی کرتی ہیں اور اگر وہ  
 سارے رہا ہی جو حیات اس کی کرتی ہیں اور اگر مر جا تا ہی تو ہر ایسی اس کے جہاں کی کرتی ہیں  
 اور خدا اس کے تختہ کے دعا کرتی ہیں ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ  
 السلام سے جو خط لکھا کہ کوہ سی میں آگ کی حد میں حاضر ہوا ہوں اور رنارے خدا کے  
 سی ہیں کی حد سے فرما نا کہ بہت برا کیا تو فی اگر تو مراد و سہ نہ ہوا تو میں ہر گز میری  
 طرف نگاہ نہ کرتا جس شخص کے خدا در کام آندا اور ملا کہ رنارے کرتی ہیں تو فی اس کے  
 شمار نہ کر کے کی اور وہ اس ہی کہ نہ سیدل حضرت کی رنارے کیو سی جانی تو ہر قدم ایک  
 حج اور ایک عمر کا نواسا و سی ہو تا ہی اور اگر سیدل ہر پہر تو ہر قدم اوٹھانی میں دو سج  
 اور وہ عمر کا نواسا و سی ہو تا ہی اور وہ کسی روایت ہی کہ ہر قدم را کسوج اور ایک ہر  
 مقبول کا و سی ثواب ہو تا ہی اور جو قدم رنارے حساب میں غمرا کو وہ ہو گا تو حق  
 اوستی و رخ میں ہڈا لگا اور زیارت حضرت امام حسین کے اس قدر ثواب ہیں کہ  
 سارا دن لوگوں کا ہنس ہو سکتا ہی ہر چہ کہ رنارے حضرت امام حسین علیہ السلام کے  
 سے عالم کی حول سب ہو کہ وہ شریب فرص کی جی احب ہیں ہی مگر ثواب میں حج و  
 سی کچھ کم نہیں ہی اور جو عیب و پستی ہر ایک سبب کی اہلست سے خط رنارے حضرت امام

و اسعالیٰ اجوبہ ہا رہے ہر ایک کا خطا فرما تا ہی اور گناہ گد سے اور آئندہ او

محسنی دینا ہی اور گردہ امنیں میں وہ محسوس ہو گا اور حساب اس کا آسمان ہو اور





عداوت کر لی ہیں اور اگر مراد ہی تو اس پر وہ نماز پڑھتی ہیں اور لاٹھی یا چوڑی سے  
 کہتی ہیں اور نماز میں کی زیادہ کر کے اس کی عداوت بڑھاتی رہتے ہیں کہ مٹا دینا چاہتے ہیں کہ وہ کھڑا  
 ہو سکے اور اس کی عداوت بڑھانے کے لئے ان کی طرف سے ہتھیار ہیں اور عداوت بڑھانے کے لئے ہتھیار  
 ہتھیار تو اب اس کو عطا فرمایا ہی ہے حج اور عمرہ کی جگہ نماز کی سہولت کی سہولت کی سہولت  
 اور حضرت اچھا ہم رضا صلیہ السلام کی بھی زیارت کر سکی تو اب ہر ایک میں حضرت  
 رسالہ صلیہ فرمائی ہیں کہ ایک فرد میرا حراساں میں دھن ہو گا جو میں میں اس  
 فرد کی زیارت کرے گا تو حق تعالیٰ اس کی بدن پر حرام کرے گا وہ حج کی آگے اور اسے  
 اس کی دوسری حاجت ہو گا اور جو مصیبت زدہ زیارت اس کے کرے گا وہ اس کی مصیبت  
 فرسہ ہو گی اور جو گنہگار اس کے زیارت کرے گا تو گناہ اس کے جگہ ہو گی اور جو مالک  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بھی فرمائی ہیں کہ ایک فرد میرا ملازم میں کہہ  
 دو گا جو زیارت اس کے کرے گا تو میں اس پر جو جہنم میں پاتھ اس کا لگے گی جہنم میں اس  
 کہ لگا اگر وہ گناہ گار گناہ کرے گا ہو گا اور جس شخص کی کوئی حاجت ہو جو غسل کرے  
 حضرت کی زیارت کرے اور اس کی سرسارک کی دور کھٹ نماز پڑھے اور دعا قبول ہو جائے  
 اسی تہا سی عرض کریں تو سو ہی دعا و معصیت کی ہر ایک دعا قبول ہو گی اور سچا اولیٰ  
 ای کی اور پھر وایت ہی کہ جو حضرت کو امام اساجلی حضرت کی زیارت کرے تو سب  
 گناہ گناہ اس کے آئندہ کی اس کی بخش دی جاتی ہیں اگر وہ آسمان کی ستاروں اور باران کی  
 قطروں اور سون درجہ کی گنتی کی برابر ہوں اور قیامت میں برابر سر حضرت رسول  
 محمد کی اس کی دوسری حاجت ہو گا اور جس کو اس کا لگا اور جس کو اس کا لگا اور جس کو اس کا لگا  
 ہی حاجت ہو گا وہ اس پر پٹھان ہو گا اور کسی فی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہی ہو گا  
 کہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبول ہی زیارت ہے امام رضا علیہ السلام  
 السلام کی حضرت لی فرمایا کہ میری بات کی زیارت قبول ہی کہ جس نے امام حسین علیہ السلام  
 کی زیارت نہ ہو کوئی کرتا ہی اور زیارت میری بات کی جو حاصل ہونے سے زور دینا ہمارے ہی  
 وہی کرتی ہیں پھر روانہ ہی کہ جو زیارت اس کی حضرت کی کرے اور ان کے اب اس کی جگہ  
 میں رہی تو کو ماو سننی عرض ہے خدا کی زیارت کی اور جو وہ حضرت ہی فرمائی ہیں کہ  
 جو میری زیارت میری غرض ہو جس میں کسی کو سچ ہر ارشاد اور ہر ہر حضرت ہی

حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت

اگر بہت طاہر بنیائی کہ چھوٹ کر کوہی مال کی اپنی عیب سب سے بڑھ کر انہیں اس کی مال کو شہر بارہ پور  
 رانی بکوانی بھل و سبھی رکھ دے دی کی خدا کی برائی حضرت بڑا ملین فرمائی ہیں کہ  
 جس کے ماس مستور اور چاندی سسکہ دار ہو اور وہ رکھ دے اس کی مددی تو حق تعالیٰ آوگا  
 حشر و در قیامت میں کانپتی ہوئی رہیں یہ کہ لگا کہ میدان حشر میں اس کی پاؤں نہ  
 شہر تکین گے اور ٹری ٹری نہرہ لگی ساسپا اس کی کاٹنی کیوہ ملی مقرر و مائی گا اور وہ  
 ساسپا اس کی پیچ و نہ بنی اور وہ بہاگی گا من حصہ او کی تیر و وسیی بھاگی کی کا  
 لاچار ہو کر اپنا بدن آپہ اودن سب او کی کاٹنی کو دیگا وہ سانیسا اس کی بدکہ کاٹنی  
 اور حق ہو کی اس کی گرد میں پڑیگی اور آپہ سب کو کوٹن ماحول اودن الہ تعالیٰ  
 حق پر دلالت کرنا ہی حق تعالیٰ حشر مال اور وکا مال طوفن سا کی او کی گردن وین الا  
 جائیگا اور جو شتر یا گاہ ماہر یا بیکہ نو کی رکھ نہ لگا تو حق تعالیٰ اس کا حشر او کی بی  
 بہ بی صحر اس کرگا اور وہ حشر و حق کی زکوہ نہیں دی ہی او میں سی جو سبک الی اس  
 وہ ایسی سب گت اس کی بار یگی اور او میں سی حکایت نگاہ نہیں ہیں وہ اپنی داسونی اس  
 کا ٹھنکی اور کسی صورت سی اس کی مخلصی ہوگی حشر کی آخر ہوں نگاہ کار ہر سوای  
 وہ دو زوجین والا جائیگا اور جو لوگ اپنی کہ ہوں اور حرمی کی زکوہ نہ سنگی او ان کی ہونگی  
 لہبہ و اور حرمی کی ماہ کی زمین آگ ہو کی طوفن سطر حسی او کی گردن وین پڑیگی اور  
 حال اس سے بھی وز نہیں الی جائیگی اور یہ زکوہ ناسیہ او کی آگاہی کو الی حق تعالیٰ  
 اس رسوائی و سی محاسنت کی فرات ہیں فرمائے آپہ وَالَّذِينَ نَكَحُوا نِسَاءَهُمْ  
 مَا لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَنْفِقُوا فِيهَا مِنْ مَالِكُمْ فَسَبَّحُوا لِلَّهِ فِي الْبُحْرِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ  
 وَفِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ  
 وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْفِ وَالْأَرْضِ  
 اور چاند نا کجا دار اور حق خدا کا زکوہ دے دین دینی ہیں میں بشارت دی تو ای تم  
 علی امتہ صلہ آگہ او ان لوگو کو عذاب در واک آفتن و برحمتی کہ اس میں سو فی او چاہیگو  
 کہ میں لال کر کی او ان لوگو کی بیسیانہ او اور ہائون اور پیشاوں کو داسیں گی اور مدنی  
 میں گی کہ یہ وہ مال ہی جسے معنی کس کس حرص سی جمع کیا ہوا ہے کہ کوہ مرا او میں حیر  
 سکو جمع کیا تھا اور وہ بہت ہی مال بہت طاہر بنیائی کہ جو لوہی رکھ دے اپنی مال کی اپنی





شہید و لسی دی نو خدا سعالی پشتمین ہر درہم اور ہروانی کی پانچ ایک مکان سو فی کا  
 اور ایک مکان چاند بکا اور ایک موی کا اور ایک زر حد کا اور ایک زر موی کا اور ایک زر  
 اور کا چاند بکا اور جو شخص کو دے تو مال اور سکاسا زیادہ کری اور ہر اہل بیت  
 لری کا اور سکار بہیں کیا جاتا ہی مگر حوققت کہ در خدا ہول جاتا ہی اور کوئی مال لیس  
 مگر ہر دہائی مگر وہ مال جسکی نہ کوہ نہیں دی جاتی ہی اور ملعون ہی وہ مال کہ جسکی نہ کوہ نہ بکا  
 ملوہ نماز او پس مال کی مالک کی قبول بہین ہوتی ہی اور مدنی والا کوہ کا نہ موس ہوا اور  
 مسلمان جب سری نو ہو دی ہو یا نصرانی اور ندی والا کوہ کا اصل و قریح ہو گا اور  
 آدمی کوہ ایسی مال کی مذہب تو رہیں مگر پروردگار سی رکات اور خیرات کو ایسی  
 ایسی تھا اور تنگی ہو اور ایسی رکوہ واجب و سبب و فیض اور و احساب استکبار جابجائی  
 اور ہمدردی سبب اور سنفات کو چہا کی کر لی ہیں بہت ثواب ہیں پس ہر عاقل آزاد مرد و عورت  
 جسکی اپنی مال کی بیع کر بیکا اختیار ہو اوسیکے او پر نہ کوہ دینی حکم خدا اور رسول ہی  
 شرع منہی واجب ہی اور علام اور لونڈی اپنی مال کی کوہ بی اپنی آفا کی احادیث نہایت  
 مکی ہیں و فصل شستر سی اصناف کوہ اور کوہ کی چیز و کی ساخن اس معلوم ہو کہ نہ کوہ  
 مداکل نو چیز و ان پر حکم خدا ہی احمد ہے جب ہی دین چیزیں اپنی اپنی فصاحب  
 کو بہین اور جب قدر میں رکوہ کا دینا واجب ہی دسی مقدار کو ترح میں فصاحب ہی  
 اون چیز و میں سی پہلی سوسو نا ہی جب سوا چہ اشرفی سکہ دار ہون اور وہ ایک س  
 تمام رہن اور بدلی بنائین او کہ سطر حکا تغیر او نہیں نہ تو ہر سوا چہ اشرفی سی ایک پیہ  
 اٹھدانی تھینا نہ کوہ نکالی اور پر عیار عیار کا فصاحب ہی یعنی جب تک کہ سوا چہ  
 اسہ فی پر پر اور عیار اشرفیان شطرنج نہ کوہ اون پر نہیں ہی اس صورت میں جب چاہے  
 اسری اور شہین نو پالیسوان حصہ اور کا بھی نہ کوہ میں دی موی وعدہ نہ ہی چاہیگا  
 دو شتر سی باندی سکہ دار ہی جب سہ درہم اور پہا کی حساب سار ہی بیالیس  
 روپی ہوں اور سال پر وہ بھی رہیں نو ہر سار ہی سیالیس سے ایک و پید نہ کوہ دین  
 دین عیابی اور بعد اسکے ہر فصاحب چالیس چالیس درہم کا ہی یعنی جب پر ہر سار  
 بیالیس سار ہی اٹھ روپی کا کی حساب سے اور شہین تب پر سار ہی اٹھ سہن  
 چالیسوان حصہ نکالی اور وزن درہم کا بہا کی حساب سے سواد و ماشہ ہی اور وزن



اور مسالک کو دیکھ کر دیا تھا خواص سادات کا کہ حکم خدا و رسول تھا مافی الزمان  
 اور سبکی اور سلاطین جو رہی تھی بدعت پر قائم نہ تھے تاکہ سادات صرفہ الحال نہ ہوں  
 مگر لاہ اور ازار رہیں اور حضرات امیر ہدای و مؤمنین ہر شخص جس ایک کی سزا دیکھتا  
 تھا چاہے اور عیسائی امام بن احوط یا یہ کہ عالم عادل اشاعتی کی ماس پہنچی کہ وہ اپنی  
 تحقیق سے سادات کو تقسیم کرے علاوہ جس کے ہر ایک طریق سے سادات معتقد نہ تھے  
 اور یہ کہ سادات کو تقسیم کرے اور اس کے فوائد کی حساب میں حضرت پیغمبر خدا فرمائی ہیں کہ جو  
 میری امت میں کسی ایک پر بھی احسان کرے گا تو میں قیامت میں اس کی بخشش کروں اور اس کی  
 کردنجا اور فرماں کہ میں جنت میں چار شخصوں کی شفاعت کروں گا اگرچہ گناہ اولیٰ قیامت  
 اہل دنیا کی برائیاں ہو گئی جنتی کہ مدد میری درستی کی ہوگی اور جنتی کہ مال اپنا میری قریبت  
 دیا ہوگا اور انکی شکر کرے اور جنتی کہ دل اور زبان انکی شکر کی ہوگی اور جنتی کہ انکی  
 شکر کرے اور انکی شکر کرے ہوگی حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رورق قیامت کو  
 سادہ ہی ندا کرے گا کہ ای خلائق تم سب حبیب ہو کہ حضرت رسول خدا کچھ فرمائی ہیں کہ  
 سنو میں حبیب چھٹے کی نو حیات سالک کہہ رہی ہوگی فرمائی کہ ای گروہ خلائق کے  
 جو کچھ احسان چھیرے ہو تو وہ اوٹھی آج اسکا عوض میں اوسے دے سب کہیں گے  
 کہ پاپا و زمان ہمارے فدا ہوں آپ پر کس کا مرہبہ ہی کہ احسان اپنا آپ پر رکھنا ہو بلکہ  
 ہر ایک احسان خدا اور رسول خدا کا تمام ظن کی اوپر ہی پس حضرت فرماتے ہیں کہ جنتی ہر  
 ابستہ میں سے کسی ایک کو بھی بنا دے دی ہو یا انیس سے کسی سے نیکی کی ہو یا کہ انیس سے  
 ہی کی کو کچھ لباس پہنا یا ہو یا انیس سے کسی سے ہو کہ کو کچھ کھانا کھلا یا ہو تو وہ آج  
 اس سے نیکی کا اپنی آج جنت میں جس کو گون لی ان امر و سی کوئی امر کا ہو گا  
 وہ کوئی کہہ رہی ہو یا ان کی نو دستانہ لہی کی درگاہ سے پیدا ہوگی کہ حبیبیت تباری الیٰ ہوگی  
 نیکی کی ہو جس کا ہم نے کچھ کو اختیار دیا ہی جہان عیسیٰ تو بہشت میں انکو جگہ دی پس  
 وہ اور کچھ سبب ہیں کہ درجہ مخصوص حضرت کا اور انکی اہل بیت کا ہے چھٹے کی  
 تاکہ حضرت سے اور ان سے الیٰ برہنہ فرمائی اور حضرت صادق علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو  
 ہمارے علم پر قدرت نہ کرنا سو تو وہ صاحبون ہمارے شیعوں سے صلہ ہمارا رکھنا ہی ہوگا  
 ہمارے صلہ کا ثواب ہوگا ورنہ ہر صاحب اس حدیث کی بعد سادات کی ہزار اور مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



[illegible]

کہوئی مومن پر کسی طرح کا احسان کری تو گویا او سے پندرہ سو احسان کیا ہی اور جو  
 درہم طاعنا کہلائی اور اس سے روٹی کر لے کر کسی سی ہتھیاری اور گویا کہ دشمن سے چھوٹی  
 اور جو ایک مومن سی کو کہا نا کہ ملائی تو گویا او سے اولاد سے حاصل ہونے ایک شخص کو بی بی  
 خر عوانی سے کہہ دی اور اگر ایک مومن سے کہہ نا کہ ملائی تو گویا او سے اولاد سے حاصل کو دے سی  
 حساب سے اور حضرت امام محمد ماحمد السلام فرماتی ہیں کہ اگر ایک حج کر دینے کو شہر سے  
 اگر کسی سی ہتھیاری اور سی ہتھیاری اور سی ہتھیاری اگر ایک گبر کو خیال اپنا کہ دیکھ کر کہ  
 انکی وہ کروں اور رہنے کو لے کر سی ہتھیاری اور انکو آدمیوں کی حاجت سی پہونچاؤں  
 تو بہتر سی کہ کسی شہر سے کر دینے اور روایت سی کہ جو کسی مومن کو کہا نا کہ ملائی یا کسی  
 پر نہ مومن کو لے کر سی تو ایک سے واجب سی شہر اور دوسری شہر ہر ار فرشتی مقرر  
 ہوتی ہیں تاہم نہ کسی کہ صورت کی نیکی کی وقت کہ لے کر سی سب گناہوں کی وسیلی حد  
 جو کسی دہا کر فی ہیں اور روایت سی کہ جو ایک مومن کو کوئی کپڑا دی تو خدا تعالیٰ او سے  
 اس سے پندرہ سو احسان دے اور غنی مومن کی او میر اسان ہو اور تر او سے کشادہ ہو اور  
 سب سے لے کر ایک تار کھنی بہا ہی فرشتی او سے صاف پختی ہیں اور روایت سی کہ  
 اسان اپنا ہر ایک تار کھنی بہا ہی فرشتی او سے صاف پختی ہیں اور روایت سی کہ  
 کم حافی نالی را یکی نظر من بہت معلوم ہو و شہر سی بہر ہی کہ احسان کو اپنی پوشیدہ  
 رکھی اور پوشیدہ کری کہ او سے گوارا ہو شہر سی بہر ہی کہ احسان کو اذکر فی من جسد  
 ہر کسی بہر سی کری ماحلد ہو حافی اور جب یہ تینوں امر ہوں نو وہ احسان نر دیکھ  
 احسان ہم ہر او علی ہر القیاس صدقہ سے کسی بھی بہت دی گشتی ثواب ہیں روایت  
 ایابہت سی کہ خدا تعالیٰ فی ہر ایک چیز کسی کو مقرر فرما با ہی سوای صدقہ کی کہ فرماتا ہی  
 کہ صدقہ کو من آپ لیتا ہوں بہا تک کہ اگر کوئی ایک خر مہ با صفت نر مہ بھی صدقہ دے  
 نو او کو بھی او سے کسی در سن کرتا ہوں اور من کو ہ احمد کی قہامت نکا و سی نو اس  
 رہا نہ کرنا ہوں اور حضرت امیر المومنین فرماتی ہیں کہ حق فقیر دین اور مساکینوں کا بہت بہتر ہے  
 کہ اگر مہر ہو فی ہم صدقہ کسی دینی اور ثواب صدقہ اور فضائل صدقہ کو نہ کرنا ہی اور  
 بلاتین اسنی کہو کر و کر فی اور صدقہ دینی سی سوای آخرت کی ثواب ہی جنت کے دہان  
 بھی شہر بلاتین دور ہونے ہیں اور جو صبح کو صدقہ دے تو نام دے کی خوشی اور بیان اس

ہر ایک تار کھنی بہا ہی فرشتی او سے صاف پختی ہیں اور روایت سی کہ

کہ اگر مہر ہو فی ہم صدقہ کسی دینی اور ثواب صدقہ اور فضائل صدقہ کو نہ کرنا ہی اور

قوجب نکا و سکو قدرت ادا کر شکی ہو فرض ہی والا مال لکھ کر مارا پر غلام ہو کر  
 اور فرض کا مال اوسکا قصو کی حساب میں سی گا اور وہ اسے ہی لہر ادا کرے گا  
 اور احتیاج اوسکے روکاری اور اوسے خوش کرے گی اوسنی کو پانچ سالہ مال لکھ کر مارا  
 خون اور جدام اور برص اوسے نجات ہو اور فرض لیس والیکو مقہور ہوا اور نہ مال لکھ کر  
 اوسپر حرام ہو اور جو فرض لینی والیکو اوسکے پرستیاں سی نہایت سی البغیر  
 اوسے چورہ ہی تو حشر کیسے وسط کیسے یا اور بیاہ خود وہ سارہ مال لکھ کر مارا  
 اگر فرض لینی والا مر جائے اوسے معاف کر دیں تا ایک مرتبہ کا و شریعت میں لکھ کر مارا  
 نہایت چشتا فرودین کا جہاد کی سیاس معلوم ہو کہ دیکھ لیا کہ انکا ہر  
 لڑائی حکم سے امام کی جہاد کہی ہیں خواہ جہاد ہی میں ادا کر لیں خود ادا کر لیں  
 اونکی احادیث سی اس طرح کی لڑائی میں نہریک، دنا جانی اور دنا  
 مسلمان رو کاٹائی ہی اور جسکو بغیر امام محمد و حسن علیہ السلام یا جہاد  
 کہ جہاں ہو و جانی اپنی بغیر امام کی خدمت میں بھی اور نقدہ اسکا جہاد  
 اور جو صاحب مال ہوں وہ اپنی مال سی بھی مدد جہاد میں کریں اور لڑائی میں  
 اور جو صاحب مال ہوں اور صحیح ہوں تو وہ ایسی نقدہ جانی کی حرج کر لیں جو  
 سعادت حاصل اور جو جہاد میں بغیر امام یا امام کا ساتھ دیا جائے اسکی  
 کوشی ہیں اور جو حق و جہاد طلب حق پر ظلم و جور سے باز جاتا ہی رو او کو  
 میں اور شہید کا مرتبہ خدا کی نزدیک بہت ہی اور وہ تو اب بھی ادا کر لیں  
 فرمائی کہ اوسکا بیان طول کی سست نہیں ہو سکتی اسی قدر  
 حکم شہید دن کا بد و کی برابر دیا ہی اور اسکا کما ہی قدر ہو  
 ہی اور ہر ایک طرح کی سختی بہت کی ادا کی کسی میں آتی میں اور ہر  
 کی شہید و نگہ ہاری کو ہی مردہ بخانی وہ ہمیشہ رہے ہیں اور جو ایسا مال لکھ کر  
 یا ہمدان اور کھوڑی اور ادمت غیر و جہاد کی ہر ایک جگہ کو پھر کر لیں  
 میں بھیجیں اور شرط نقدہ شریعتی ہو سکی جو دھمی حاضر میں رو کو مارا  
 تو اب ہیں اور جو تو کو حکم جہاد جہاد میں ہیں و یا ہی جو تو شکار جہاد میں رو کا  
 خدا میں اور اپنے ہتھیاروں کو مارا و رو لکھ کر مارا و رو لکھ کر مارا

کے لئے طر سنی لہجائی کو اوسى بھی صدقہ دینی والیکى برابر صدقات عطا فرماتا ہے اور سزا  
 دیتی ہے صدقہ صدقہ دو کہ حافض ہمارے لفظ ہی اور حقیقت میں جہ اسراف نہوا اور دو ایستہ میں کہ  
 جہاں تک ہو سکی صدقہ دو اور پریشانی سے نڈرو کہ ہرگز صدقہ دینی سے پیشانی نہیں ہو سکتی  
 اور صدقہ دینی سے اور مال نہادہ ہوتا ہے اور ہر احسان کہ ہر مافی کہ کوئی کشتی کری تو یہ بھی  
 صدقہ دین کا خیر ہے اور فصل صدقہ کا پوشیدہ دیتا ہے کہ نہ رفہ پوشیدہ آسے غصہ خدا کو کہہ  
 اور صدقہ ذات کا شعلہ غصہ ہے کہ اور کتابی اور گناہ کہ گوشتا دیتا ہے اور جہاں شایانہ  
 آسان کرنا ہے اور صدقہ و نکال اور عمر کرنا زیادہ کرتا ہے اور بڑی بڑی خطا و نگو اسما ستارائی  
 حبسہ کہ مافی ملک کو اور فصل صدقہ نگی اور پریشانی کو کوفت کا ہے اوسو فست و وسیع  
 ایسی اویر اختیار کری در اگر اپنی عمال اور عز اور ہمسایہ الی محتاج ہوں تو ہر کشتی کو صدقہ  
 دینی بلکہ انہیں کو سہ پر مقدم رکھتی اور مسائل کو کوئی آزدہ کری کہ تو ابطل ہوتا ہے اور  
 شیرینی مافی ہی جو اوسى جی کہ کہہ نہ ہو سکی او شیریں مافی صدقہ دینی سے بہتر ہے اور جو ہو سکی  
 دینی اور صدقہ دینی سے جی کہ یہ صدقہ دو صدقہ دینی اور فصل صدقہ دینی ہی اور روایت ہے کہ  
 اگر کوئی دینی سے بھی سوال کری تو اسے نہ دے اگر مسائل جو نہ دے تو ان کی دین  
 و کر لے والد کو سماعت نہ دے اور اگر صدقہ نہ دے تو مال کا کشتی خذ کر کہ کہہ ہوتا ہے کہ  
 قرشتی تو دینی سے کہ ان کی سوال کرتی ہیں اور اگر آدمی جانے کہ دینی کا کیا تو اب رتبہ  
 ہی تو ہرگز کہ کسی مال کو نہ پہنچا اور اگر جانے کہ سوال کہ نہ اس قدر رہا ہے تو ہرگز سوال کریں  
 اور روایت ہے کہ سوال کریں سے پرہیز کر کہ دنیا میں اچھ مذلت اور محتاجی اور غمی ہیں جو  
 ملے لہجہ سے اور حوالی احتیاج کی سوال کری تو خدا تعالیٰ اوسى محتاج کری تاکہ مضطر سوال کرتی  
 میں ہو ابکہ وہ نہ کہہ دے ان کی سفیر خدا سے جو کہ کہ چل دی وسطی انسان بہشت کی ہو و جہ  
 فرمایا ہے احسان جو اس بگر اس شہر سے کہ تم کہی سچا ال کر و اون لوگوں کی ہر کسی سچا ال  
 اور خیر کی امر و حق معلوم بھی ہی اور اگر کوئی اپنی مقدمہ کی موافق کہہ مقرر کری ہی  
 شہر ہے اور اوسى ہر دہ یا ہر ہفتہ بین بلکہ کوئی بین یا بعد کہ بدست کی سفیر و ان  
 سا کہ کوئی دینی تو اوسیکو حق معلوم کہتی ہیں اس کے بھی بہت تو اب ہیں حق فضل دین میں کہ  
 کوئی احتیاج کی وقت ہے ہی انہی صبر ہی بلکہ ہر ہی دایت ہے کہ نہ اس صدقہ کا کہ  
 ہر بر دین کی اور قرض دینی ہر ایک کے اس اشارہ کی برابر ہی اور جو کوئی سچا ال من کو قرض

بہشت کی روایت ہے کہ

جا کائنات عالم اور ہر لکھنوی ہمانی کی ہمیشہ کوشش و جستجو دریاوت میں ایسی کہ مگر بہت  
معتدل اور معقول دلیلوں اور تحقیق سے ظاہر کیا اور حدیثوں کی روایت کرنی والوں کی مثال اور مذہب کو  
اقتدار اور جہت میں ہی دریافت کر کر کے اعلیٰ حال کی کتابیں سنائیں اور حدیث مارا دی ہی اعتقاد  
ہوا اور سیکے زمانہ جو حدیث دریافت ہوئی وہی اس حدیث کا نام رکھ کر اوسے بیان کیا  
اسی تحقیق کو اجتہاد کہتی ہیں اور اس کا مرتبہ جہاں کی کم نہیں ہی اور اخباری اور دستہ  
کہ یہ حدیث ہی خواہ اچھی راوی کی بیان کی ہو ہی جو حرام ٹری راوی کی بیان کی ہو  
اور بہر تحقیق ہی اوس کے مطابقت میں ہی فقط ظاہر کھنولہ ظاہر ظاہر لفظاً و معنی کو سہا  
اور سیریل کرتی ہیں اور تحقیق اوس کے راوی کی طریق و غیرہ کی سہا ہی مذہب کے اعلیٰ اصول  
نہیں کرتی ہیں اور یہ ہمیں جانی ہیں کہ ہر زمانہ میں ٹری اور اچھی اور ایمان دار اور لی ایمان  
ہوئی ہیں اس کی راوی کو دریافت کر لیا جائے اور فقط نفسانیت ہی میں اور ہمارے مذہب کے  
حالت کو بڑا کہی ہیں اور ہر جہاں ہیں اور ہم اور ہمارے مذہب کے اعلیٰ اصولوں کی اشاعت ہی  
سب سے قابل فہم اور طے نہیں جانتی ہیں غلطی اللہ کہتی ہیں خدا اور ہر عالم کو حق و کمال  
ہر بہت حق کی تمام اعلیٰ مردہ اور زندہ کو جزای غیر عطا فرمائی ہے تمام میں انہیں کے کوشش  
وین حق ظاہر ہوتا ہی علی الخصوص لکھنوی ملک تمام ہندوستان میں فقط جناب حضرت اناستہ  
مولوی سید دلدار علی طالب راہ کی ذات والا صفات کے فیض ہدایت ہی بن اشاعت ہی  
ہو ہی نہیں انہیں کی لوگ سنیوں کی طور سے شیعہ بھی چری مرید کی تشہیر کرو من باندہ و قی نہی  
اور مانند صوفیوں کی کثرت کی رنگ رنگ کی پہنچی تھی اور قبح پہنک کی لی و خدا غور  
کرتی تھی اور کو ٹری سید جلالت عمار صوفی کی ہزار کی شیعہ بھی کرتی تھی اور مخالفین کے ملے ان  
مذہب نوٹسی ہی ایسی سنت اور مراد کی وجہ بھی مانگتی تھی اور سدا محمد کہہ اور شیخ سدا و شیخ سدا  
صوفیوں کو اور دھار اور سالار کو بھی جانتی تھی اوسے مافی میں صوفیوں کا ایسا رنگ نہ ہا ہوتا  
کہ جہدوں کی نام بھی برکی صوفیوں کی نام پرست نہیں تھی اور خواہ معین الدین اور مدار کی کہی  
اور شیخو تھیں جو جامع عباسی پر اسکت تھا اوسے لوگ بڑا عالم سمجھتی تھی لکھنوی اور ہر جہاں  
مکہ اور اعلیٰ اولاد و امجا اعلیٰ خصوص جناب قبلہ و کعبہ سلطان العلی محمد بن محمد بن محمد بن  
اور جناب قبلہ و کعبہ سید العلی جناب سید حسین صاحب نظام الدین الشہر کی کوشش و جستجو  
سی جا لگتی ہیں ایسی ہی ہم کہ ہو گئی ہیں اور جو کچھ ہم جہالت کی مثل سدا محمد کہی کی لکھی اور



تو فرشتی آسمان زمین کی اور فیروز و قی بن اور اسرار حقہ دس میں پڑ جاتا ہی کہ کسی چیز کو علی علی اور  
 نہیں دے سکتا ہی اور علی بن کی عالم کو سہی بہرہ عالم میں ہیں تقوی اور روح اور عالم چار  
 طاعت اور علی کریم موافق علم کی کہ علم کی حمل کے کر اور وبال ہی جس کا عمل کی عالم کی چیز  
 اور صلاحیت ہی اور روایت ہی کہ عالم وہ ہی کہ نہ مل اور سکا اور سکے قول کی نقب ہو کر  
 اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی کسی لی کہ **قُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کی تفسیر فرمائی  
 تو حضرت فرمایا یہ روایت میں خدا تعالیٰ اپنی بندوسی پوچھی گا کہ خبر اور جس جانی تھی کہ  
 اگر کہیں کہ جانی تھی ہم تو فرمائی گا پھر کیوں عمل کر رہی اور اگر کہیں کہ نہیں جانتی تھی ہم  
 تو فرمائیگا کہ سہی علم کی تحصیل نہ کی ہی عمل کر سکی وسطی مس سب ملزم ہو گی اور روایت ہی کہ  
 عالم وہ ہی کہ جو جانی اوسی سب کر اور جو جانی اوسی نہ سب کر کہ اگر حرام حاکم اور  
 اوسی بیان کر ہی تو ملائکہ رحمت اور عذاب کے اوسیر لعنت کر ہی ہیں اور جو اسکے عمل پر  
 عمل کر ہی تو اسکے وبال اور گناہ مل نہ کھی شریک ہو اور جو جانی اسکے اہل سی اوسی  
 ورنہ مکر ہی الاظلم ہو گا جیسی کو ہی دوائی کسی خرم کی کہ سکی اور نہ کر ہی تو گویا اوسی تھی  
 کیا ہی اور جو ایک کو زندہ کر ہی تو اوسی گویا تمام عالم کو زندہ کیا اور زندہ کرنا علم  
 فضل ہی ہر طرح کی زندہ کر ہی سہی سہی کہ علم باعث حیوہ دل جانکا اور نقایابی ہو گی  
 بیخ بہشت کی اور رواج دین کا کر ہی سی خوب موندنہ ہو ہی اور خیر اہل ہی پوشیدہ ہو  
 کہ جو حفظ بہد سیکارہ کانگری تو لایت بی نصیبی کے ہو اور نسبتاً و عظیم اور گمراہی مضبوط  
 دیندار و نکاہ ہو اور ضلالت کسی نہ کر یا ہر طرح کی گمراہی کسی عظیم ہی حضرت ہی کسی  
 پوچھا کہ ہکو واجب کہ جو جانیں آپ سی اوسی یو نہیں نہر مانا یاں اوسی پوچھا کہ  
 آپ پر بھی واجب کہ جو ہم یو نہیں اور سکا جو اسباب دین فرما یاں جس کے سبب کی اعلیٰ حضرت ہم  
 جانیں اوسی بیان کریں کہ عالم مثل طبیب شافعی کی ہی کہ وہ دوا جانی سبب سے شرح  
 کر ہی اور غیر ملکہ پر نہ اوسی شرح کر ہی اور اور پر جو بیان ہو ہی کہ اطاعت علی کی مثل اسباب  
 ایہ ہے کہ ای ہی تو اخیں جو ہوشی بیان ہو ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہیں  
**لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** یعنی علماء میر ہست کی رہنہ میں مانندہ میر ہست  
 اہل بیت کی ہیں مراد اہل بیت کی معنی ہی ہیں کی سبب اہل بیت ہی وراخبار حج اس صبر و شہادت  
 معنی ہیں فقط مادہ امام مکر مراد لیتی ہیں یہ غلط ہی اور صرف نفسا سبب ہی مادہ امام مکر

ہر توئی سوا پر کار و نہ نذر شکل کشائی بر گہنی کی مائی رہ گئی ہیں پہنچی ان بر گوار و کی کت  
 ہدایت سی رہتہ رہنشا اسد جاتی رہیں کی جن لغالی بخت محمد و آلہ الامجاد ان و ذول  
 بزرگوار و نگویند اولاد صد و سی سال صحیح اور سالم اور سید حسنی کو شش ہن جن ہن  
 اور ہر گوار کات سی محفوظ رہا کہی ہیں رہا العالمین کہ ہر جو با خود ان جھڑت کا برکت  
 ہی اور ایسا علم حق لغالی فی انہیں خطا کیا ہی کہ انکی طفل مکتب ٹری ٹری اوق کتا ہیں مثل  
 سیرج لمعہ و چو کی فضل خدا سی پڑائی ہیں بس جھپٹا ثامن ہو چکا کہ ضیعت امام ہیں تکرار  
 ساتھ کفار سی چھا و درست ہیں ہی امور دین کی تحقیق ہیں دل جان سے مصروف ہی  
 تو انہیں چھا و کسی کم نہیں ہیں اور تحقیق امورات دہنید کی بغیر علمای ہیں کی اور کسی سی  
 تو عالمو کی اطاعت کرنی ایسی ہی کہ گویا اطاعت ایمہ طاہرین اور مرشد علمای ہی کا بہت  
 پڑا ہی وایت ہی کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی اور علم سی مراد علم دینی ہی اور علم  
 ہی چھ سو عالم دین کی اور کسی سی دریافت کرنا چاہی اور روایت ہی کہ جس عالم کی علم  
 سی آدمی نفع ہو تو وہ عالم سر ہزار عادی سی بہتر ہی اور فضل عالم کا عابد پرست و فضل  
 ماہ چہارہ کی تمام سنارون ہی اور روز ششہ دین و ششہ صلی ہیں کی شہید و  
 خون کی برابر تالی جاتی گی تو سیاہی علم کی ادوات کی خون شہید و نیس قول ہیں دنیا و ہول  
 اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمائی ہیں کہ علمای شیعہ ہماری راہ خدا میں سرحد  
 الیقین کے گہبان ہیں کہ روکتی ہیں لشکر شیطانی کو اور خروج کرنی نہیں دیتی ہیں اور نہیں ہمارا  
 شیعوں پر پس جو شیعہ ہمارا اپنی تکیں اسکی کام پر لگی کہ ہماری دوستوں کو تعلیم علم اور  
 ادب پر لگے کری اور ارشاد اور ہدایت اور مدظلہ اور نصیحت اور امر معروف و نہی  
 سیکر سی کری تو وہ افضل ہی اور شخص سے کہ وہ کا فون دم اور ترک سی سن کر رہا ہو  
 سدا کی کہ وہ ہماری دوستوں کی ایمان سی دشمنوں کی شر کو دور کرتا ہی اور پیدا و نیکی دینے اور  
 رہد کہتہ عالم کی عابد کی شہر کہتہ سی بہتر ہی اور عالم کی پاس کا ایک ساعت شہیدان فضل  
 ہی ہزار ہر سکی عبادت اور عالم کی نہیہ کی طرہ نظر پر کی دیکھنا سجدہ اکرام کی سبیل پر  
 حکما سی بہتر ہی اور زیارت عالم کی فضل ہی شرح اور غیر سی اور بہت ہی کہ جو ایک  
 ساعت علمادین کی پاس مٹائی تو شہید ہیں اور سکے و سلی درجہ بلند ہو اور خود بخود عالمی اور  
 جنت پر ہی اور بہشت کو او سپر و اجب کری اور عالم کا ایسا مہر ہی کہ چپ کوئی عالم قرانی







رہی رہا ہوا کہ نہ لکھیں فاقہ الیقین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب پیغمبروں کی  
 پرستش اور شکر کی چیزوں کی نسبت ہر ایک کی سطحی غلطی اور اکثر حد تو نہیں معصوم فرمان میں  
 ہماری نسبت میں سب عالم ہماری طریق کی چار سی ثابت ہیں اور وارث ہماری علم کی بین اس اس  
 رابیل علی علمای دین کو ناسلام کہنا اور عاسا اور بیہوشی کی تعظیم اور تکریم نہ کرنا کو ملاحظہ اور  
 لکھیم البہ ہر ایک کی باہمی اور حق عالم کا آؤسون پر یہ کہ جس کو کسی شخص میں جاکا اور وہاں لوگ  
 جمع ہوں اور کوئی عالم بھی ہو تو اوس کو سلام کرے اور عالم کی سلام میں تجنیبہ را کر ام کی خصوصیت  
 زیادہ کرے اور عالم کی منہ کی سامنی نہیں کہ عالم کو منہ اوس کی طرف نہیں کی تکلف ہو اور اوس  
 دین و باک نہ کرے اور اوس کے روبرو کسی طرف اشارہ نہ کرے اور سوالیہ نہ کرے اور خلافت  
 اوس کے قول کی کچھ نہ کہی کہ فلاں اور فلاں ایسا کہانی اور بخل کہہ کہ جو امر خلاف اوس کے  
 یوہ کی ہو اوس کی حترانہ کرے اور حدیث میں ہی کہ انسی اپنی معاملہ کو پیش کرے اور اوس کی احکام  
 معاملہ کی فیصلہ انسی راضی رہو کہ یہ موافق احکام قرآن اور حدیث کی فیصلہ کرتی ہیں اور اوس کی  
 اور ارشاد کی بجا آوری حکم خدا اور رسول خدا اور ائمہ ہدای فرمائی جاکا اور ہی کہ انسی ہیست کہ اس  
 اور اوس کی گفتگو ہر امر کی کرے اور سطر جس عالم کی خدمت میں حاضر ہو اور انسی کلام کرے  
 کہ اوس کی تہار ہی عوض معروض ناگوار نہ ہو اور اوس کی برضامند بجا ہر عوض میں بکاظر رہے اور  
 ایک شخص جب اپنی سوال کی جواب دہی کامیاب ہو لی تو پھر دوسرے عوض کرے یہ نہیں کہ اپنی  
 اہل بار عرض کیو علی ایک ہر ایک کرے تا ہی اور عالم کی سامنی فریضی اور ادبسی نہیں کی اس کے  
 عوص کرے کہ وہ ہستی کہ وہ جو اس کا سکا تجھ کی ہی اور رایت ہی کہ عالم کا مسئلہ کا و تخط کرنا  
 اور سینوں اور ہر ایک باطل نہ بگا جواب لکھنا اور ہر ایک مسئلہ دین کو کو شستن کی اختلاف سے  
 قول بہتر نکال کرے اور اوس کی مطابق حدیث کی کر کے ہر ایک کو سمجھانا اور متنا بھی جہادسی اور  
 اور حق متعلقہ کا عالم پر بھیہ ہی کہ وہ اوس پر مردان ہی اور جو کچھ اوس کے واسطی مناسب جانی اوس سے  
 اوس کی رنج نگرے اور اوس کے حاجتون اور سنلو انسی منہ پیری اور تعلیم علم میں اور شاگرد ہیں  
 اور اوسین کچھ فرق نگرے اور بخل یہ ہی کہ نہ اور شفقت کی اوس سے رحمت کرے خائید  
 رہے اور بھی جو جو سوا قرآن کی فرمان خدا ہی خواہ حضرت جبریل کیو سلی ہی الیہ خواہ اور حضرت  
 و سلی ہی یا ہو خواہ ملا و سلیہ الیہ امسی پیری کی یا س الیہ اوسنی حدیث قدسی کہ اپنی ہر اور  
 و سلیہ الیہ امسی پیری کی یا س الیہ اوسنی حدیث قدسی کہ اپنی ہر اور

اور رنگ عورت کی یہ بھی کہ چرخ اوس کا کم ہو اور فرزند اوس کی بہت آسانی سے پیدا ہو  
 اور مہر اوس کا کم ہو اور جس کا مہر بہت ہو اور بچہ اس کے مشکل سے پیدا ہو اور سپر اوس کا  
 بہت ہو اور عورت بہت سری ہو اور سست ہو کہ عقد نکاح رات کو ہو کہ رات بہت چلتی  
 نہ کہ سستی سدا کی کہی ہی اور تحت الشعلہ میں اگر عقد ہو تو عمل کی گرتی کا خوف ہے اگر  
 قمر و خضر ہے نکاح ہو تو اوس نکاح کی کچھ حیرت کیہی اس آئی اور گرمی میں دنگ و ترس گیسے  
 کو قسہ نکاح ہو تو انہیں میاں سستی کی حدائی ہو ملکہ الیسی و زوکن الیسی وقت آخر روز و صبح  
 نکاح ہو کہ ہوا کم ہو اور سیر کی روز بھی نکاح کری کہ یہ بہت محنت و زہد ہی ہاں اگر کسی مستم  
 تہ نکاح ولادت یا اور کوئی عید پیر کو پیری تو مصالغہ پیر کی دیکھا کہی ہیں ہی اور بہت ہی  
 یہ عید سوین تاریخ بھی نکاح کرنا بہتر نہیں ہی اور مہر چینی کی اثباتیستہ ہی اور انیسویں اور  
 تیسویں تاریخ بھی نکاح کرنا خوب نہیں ہی اب ماننا چاہی کہ جب عورت رات کا نکاح ہو تو وہ  
 عورت دونوں بر نکاح کا کرنا واجب ہوتا ہی اگرچہ عورت ایک خاوند کے ہاں ہو اور وہ نکاح  
 ہو کہ وہ عورت جب کسی کے نکاح یا مسعہ ہیں بوشہ لوالہ و سلمہ و کرنا و سپر اور دو سر  
 مرد سی صحت نکاح کی کرنا حرام اور زنا ہی اور بر خلاف عورت کی مرد کیو پہلی چار نکاح وانی  
 ورسب ہیں اور شفعہ تو جتنی چاہی کری اور عورت کا خاوند اگر مر جائی تو عقد کر لی ورسب  
 مدی کی اوسی اختیار ہی جب چاہی اور نکاح یا شفعہ کری اور جسے نفس مشتاق ہو تو سب سے کہہ  
 اور ہمد و ستا کی جو زمین ہو مہر جاہل ہو فی سائل ہی اور ابی بھی جاہل اور شرم اور حیا  
 ہمد ونگی رسم پر عمل کرنی ہن کہ جب پہلا خاوند مر جاتا ہی تو نفس کے مشتاق ہوئی پر بھی ورسب  
 نکاح ہیں کرنی ہن اور کہتی ہیں کہ عورت دو سر نکاح کرنی ہی جتنا فاطمہ کی صحت ہی ونگی  
 حاتی ہی اور صحت کی سند کچھ قرآن اور حدیث ایمہ ہر اسی پائی نہیں حاتی ہی ان نذر  
 کرنی و پہلی اللہ صورت بہہ ہی کہ جن شرطوں میں نذر کری اور وہ شرطیں جلا شریع ہو  
 تو ان شرطوں کی رعایت کر نیکا نذر میں سب محسوس ہو لی مصالغہ نہیں ہی اور نذر چار  
 ایمہ ہدائی اور سب مرد و بیواہ کہائی پر خواہ اور کسی چیز پر خواہ کسی چیز کی شریع  
 سورہ فاتحہ الحمد اور صل ہو خدا پر آیتہ الکرسی اور سورہ قدر اور سب سورہ کا ورسب  
 کے ساتھ اور تو اب ونگی شریعی کا ونگی ارواحون کو بخشنا اللہ تعالیٰ ہوتا ہی ہر  
 چاہی کہ جب خوف زنا یا سلام کا ہو یا نفس مشتاق ہو فوراً سب ہند و ستا کی کو اور شریع

میرا پورا رات کی سوئیں پہنہ مانا کہ دور کب مار جو پو والی پہنہ ہی کی جو  
 والی کی تمام اوگی مار پڑی سی اور اس کے تمام دلوں کی دورہ رکھی ہی اور جو چاہی کہ پاک اور  
 ناکہڑہ حاکم کی ماس جانی ہو وہ روحہ کری اور پھر پہنہ ہی سی جو نہ دکر ہی ہو وہ خدا کی  
 اسی ہر مانا ہی لہذا کہ پڑاں چوڑا کج کرونا کلو بھی کرویں اور فرمایا ہی کہ بہنہ سی بہنہ اور سیک  
 بہنہ ہی ہو وہ دو سوہاں اوکشتی کری باکج کریں اور جو ہم کام کری ہو پھر قدم اوٹھائی ہیں اور  
 اس امر کی کہ کلمہ کی گئی ہیں خدا یسائی اوس کے پہلی ڈا سیال پہ کی ساری رات تو کی مار کا اور  
 ساں بہ کی تو کی ہو رکا اوسی خمیاس کرتا ہی اور ہر اور حورہ میں ہر حور کی مکانی ہو وہاں تو  
 ہاں ہر مانا ہی اور جو عورت یعنی ل جوڑ والی کج کج کروای ہو وہ اول شخصہ ہو گا کہ جس سے  
 دور حورہ اسی نظر حورہ کر لگا اور جو شخص کہ اصلاح کری میان ہی کی کی بخش میں تو اجڑ  
 ہر انہی کا نہ اوسی عطا کری اور جو قدم اس کام میں اوٹھائی اور جو کلمہ ہی تو ہر قدم  
 اوٹھائی اور ہر کلمہ کی گئی میں عبادت ایک سا کہ کا اوسی خدا کو اس عبادت ہر مانا ہی  
 اور جو پہاں پہنہ سی کہ روایت ہی کہ حورہ کی کچھ ہی نہیں ہی اچھی عورت تو سوائی اور  
 یاد دسی بہنہ ہی اور ہی عورت سی حاک بہنہ ہی اور فرمایا ہی کہ عورت میں عیبت نہ ہر مانا ہی  
 تقدیر میں لہذا کہ فرزند نامو کی سمجھ کر کہ ہو مانا ہی اور جو کلمہ عورت مال اور حال کی جو  
 کری ہو اس میں جو دم رہی اور اگر وہی اور باکلی پہلی عورت کری ہو مال ہی بھی بہرہ میں  
 اور عیبت میں ایرالمونین فرمائی ہیں کہ عورت گہوچیں رنگ اور سیاہ انگو کی اور نری چوڑی  
 اور میناہ قدر کی کرو اس سی اسی نہ تو ہر اور سکا خمیہ ہی کہ اس قسم کی عورتیں بہت عیبت  
 نہوتی ہیں اور جو تو کم بہنہ ہی کہ اپی قوم میں عیبت ہو اور اولاد بھی اوس کے بعد کج  
 ہو اور اپی قوم میں عیبت اور سونہر کی اپی قوم اور اگر سونہر اور سکا اندر ہو تو عیبت  
 اوس ہی راضی کر لی شو ہی اور اپی سوہر گویا پہلی ساو سکا کر ہی اور باجو منہ ہی ہی تیار  
 اور وقت خلوت کی عداوت ہو کی ہی ہر جس میں بہرہ نفس نہوں تو وہ بہت ہی عیبت  
 کچھ ہی حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم کے سر ہی حورہ اسی ہی کہ حب میں اپنی گھر میں جاتا ہوں  
 میری عیبت ہی کرتی ہی اور جب بہرہ عیبت ہی تو مجھی عیبت ہی ہی اور کچھ ہی کچھ ہی ہی تو  
 ولداری کرتی ہی اور مجھی شہلی ہی ہی حضرت فی فرمایا کہ زمین میں خدا کی کچھ لوگوں کے اوس  
 کاموں کا استقامت کرتے ہیں یہ عورت بھی اور نہیں میں سی ہی اور اجڑا کج نصف اپنی عیبت کا

سی ای کلی من پڑنا ہی حصار کی وسطی دی لکھا جاتا ہی خطبہ نکاح **بسم اللہ الرحمن الرحیم**  
 الحمد للہ اقرآن کریم و لا الہ الا اللہ احلنا صا و حلالا بکرم و صلی اللہ علیہ  
 و سلم سیدنا محمد و علی اکھ فیما من عنہم امنا نعمتہ فذلک کان بین رسول اللہ  
 علی الانام ان اغناہم بالحلال عن احکام فقال یخطبنا و انکم الا انما حرم  
 منکم و انما حرم من عنادکم و ما کرم ان یقولوا فمما فی حق اللہ من صلاہ  
 و اللہ و الوساخ علیکم بعد اس کے صبی نکاح کی ریشی اور بعد بھر کر لی تمہر کی رکھو رت حفظ  
 صبیہ انکم علی نفسی کہی اور مرد فقط صبیہ قبلت کہی تو شرط مرد و عورت و دونوں کی مانع  
 اور رسید اور عاقل ہو نیکی نکاح درست ہی مگر ان دونوں بڑی صبیو سکا ریشہا بہتر ہی  
 عورت کہی **و وجبت علی الخبیث ذوقہ** یعنی مؤصو وہ حاصل معنی کا پچھلے  
 کہ بعد لفظ صدق خمیسین کے حقدہر مقرر ہو چکا ہو اوسکا ذکر کر سی یا نفسی کی وجہ  
 علی المکھو المعلوم کہدی نو عدد کا ذکر کر سی تو ہی مصانقہ کچھ ہنس ہی ابوں ہم جائز ہی  
 بہتر طیکہ ہر کا فیصلہ ہو چکا ہو تعین بقدر کہی ساتھ ہر مرد کی فاصلہ کہی **قلت علی الخبیث**  
**علی الصدق المعلوم** اور جناب سید العلماء ام طہ کی فتویٰ ہی انہیں دہ نوں صبیو  
 مرد و عورت کی آپس میں ایک ایک نہ پڑنی ہی نکاح جائز ہی اور ہر جناب سید العلماء وافی بن  
 کہ اگر دونوں طرف سی وکیل ہو تو پہلی عورت کا وکیل مرد کی وکیل سی تبہ صبیہ نکاح کا ہی  
**انکحت مؤکلتی مؤکلت** یا کہی **انکحت مؤکلتی من مؤکلت علی الصدق**  
**المعلوم** ہر مرد کا وکیل عورت کی وکیل سی کہی **قلت انکاح مؤکلتی بہ وکیل عورت**  
 مرد کی وکیل سی کہی **و وجبت مؤکلتی مؤکلت علی المکھو المعلوم** یا کہی **مؤکلت** کی  
**مؤکلت** کہی تو ہی جائز ہی بہر وکیل مرد کا کہی **قلت التزوج بالکفر جائز علی الصدق**  
**المکھو** اور اگر عورت کی کوئی ولی مثل باپ و دادا کی ہو تو احتیاطا بہر ہی کہانی ولی سی  
 اجازت لی لی اور جو عورت کہ تو برس سی سن میں کم ہو اوسکا نکاح لی اجازت اوسکی ایک  
 درست نہیں ہی اور لی دشمن ہر کے مرد کو اوس سی نزدیک کرنا ہی ہرگز درست نہیں ہی  
 او اب زواج کہ کہ بین لائیکلی اور زفاف جسکے اہلبیت طاہرین سی روایت کہی شعیب  
 زفاف بین حب داماد اور جو پس آپس سامی ہوں تو پہلی صحت سی داماد و عورت  
 نیست سبک پڑی مثل صبح کی نماز کی بعد اوسکے حمد خدا کر سی اور صلوات پڑی اور کہی

حیا کو مالاہی طلاق رکھتی مثل مشہور رہی کہ شرح میں شرم کیا خواہ نکاح ہو چکا ہو خواہ نہ ہو اس حکم  
 میں نظر کر کے سون سی نکاح یا متعہ کرے اور حلال کو جو بڑی کی چرام میں نہ بدلا ہو یعنی نکاح  
 نامتو کی کسی مرد کی یا س بکائی اور اس سے نہ مایل نہ مایل ہو اور کسی عورت سے حق میں بھی  
 نہ ہو اور خدا نے اسے ایسی نہیں آپ محفوظ رکھی ہندو کی رسم کو ہندوؤں سے کو سہلی کہتی دی  
 اور نظر کر کے حساب عدم کفری جناس طالعہ صلوات اللہ علیہا کی والدہ کی طرف کہ بہت تشریف نکاح  
 اور کچھ تشریف نہ رکھتا اصل اقتد علیہ واکہ کی ساتھ بھا اگر وہ تشریف یا تشریف نکاح حدائی مرد کو  
 راہو تا جو حضرت خدیجہ اور حساب سو کدا کیوں کر بی بس حب خوف زنا کا ہو لو واجب ہے  
 مرد عورت دو دن نکاح کریں اور جنس شقاق ہو تو قسمت مودہ حاکمی نکاح یا عتد  
 کرے اس پر معلوم ہو کہ مرد و شیعہ کا عورت نہ سفید سی نکاح درست نہ ہی اور مرد و سنی عورت  
 سہمہ کا نکاح درست نہیں ہی اور عورت یہودیہ اور نصاریہ جب تک ایسا نہ لائی جب تک  
 انہی نکاح دائمی درست نہیں ہی اور عورت دشمن اہلیت سی نکاح یا متعہ دو دنوں میں  
 نہیں ہی اور نکاح کی عورت میں ایک سو پانچ یا سات روپیہ یا مال کی حساب سے سفت ہیں اور مرد  
 عورت کے رہا مندی اس سے زیادہ بھی جس قدر چاہی مادہ ہی تو یہی جائز ہی مگر براہیت اور  
 نکاح اور متعہ کی معاملہ میں گواہ شرط نہیں ہیں اور جب مرد عورت بالغ عاقل ہو شیار ہیں  
 تو بی صدا مندی یا پانچ ایکسین ہر ایک آپ بھی راضی ہو کی نکاح یا متعہ کریں تو جائز ہی اس  
 حصہ قصد نکاح کا ہو تو چاہی کہ پہلی عورت اشرف ذات کی اپنی تلاش کرے اور جو سہمے  
 اپنی اس کامر تلاش کرے اور مرد اپنی وسطی عورت باکرہ ڈھونڈے اور عقد نکاح کو نکارا  
 کرے بھی نکری اور گواہ بھی اگر لوگوں کو کرے تو بہتر ہی اور شادی نکاح میں ایک نایہ روز  
 کر ایسی سو میں کو کہا نا کہ لانا بھی سنت کدہ ہی اور عقد دائمی جن ہر کا ذکر کرنا بھی نکاح  
 ایسی میں سہمے اور جب تک مرد عورت کا مقرر کر کے حب تک اپنی زوجہ سی صحت نکری  
 اور اگر کریگا تو عہد مثل کا دنیا او سیر لازم ہو گا اور نکاح دائمی کی صیغہ میں شرط ہی کہ ہر جواب  
 اور قبول کی صیغہ کی ماضی میں کہی اور قصد افشا کا کرے اور عورت کی طرف کی سوال کو اپنا  
 کہی نہیں اور مرد کی طرف کے جواب کو قبول کہتی نہیں اور یہ بھی کہ اس نکاح کی پیشی سی عورت  
 اس نکاح میں آجائی گی اور پہلی نکاح کی صیغہ سی خطبہ نکاح کا یہنا سہمے اور خطی نکاح  
 بہت تری پڑی ہیں مگر اس سالہ مختصر میں جو خطبہ نوین امام فی مامون شہید کی پیشی امام







اور جس پر حلال کری وہ اس کے جواب میں فقط یہہ صمیمہ فیکٹ کری تو اس پر حلال ہو  
 جائیگی لیکن اگر وہ منع کی اور حسب مع کردی تو حسب موقوف ہو جائیگی اور اگر منع  
 بھی اگر کسی کے مدد سے ہیں انہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ سب سے بھی منع رست ہی اور اگر کسی  
 مدت عدیں ہوں تو حرام ہی تو اب مباح شہرت میں اہل بیت طاہرین ہی واپس ہے  
 کہ ایک روز زینب عقیقہ حضرت رسول خدا کی خدمت میں آئی اور عرض کی کہ بھو ہر ماہ تو  
 مجھ سے مباشرت نہیں کرنا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ ثواب مباشرت کا جائی تو کبھی اس کا کوئی  
 اور کسی یوچا یا حضرت کہا ہیں ثواب مباشرت کی فرمایا حسب وقت مجھ سے متوجہ ہونو گوا  
 را خدا میں تلوار کچی ہو اور حسب مباشرت کری تو گناہ اس کے مدد سے مثل درخت  
 رسیدہ کی بنو کی گہڑ پین اور حسب غسل کری تو گناہ ہونسی بھی پاک ہو جائی اور انہیں  
 حضرت سے روایت ہے کہ اول حضرت ابو در رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ای او ذر تو اپنی  
 زوجہ سے مفارقت کر کہ ثواب ہو چھی ابو در فی عرض کی کیا حضرت ایسی ہو کر سکتا ہے  
 کہ دن تو ثواب بھی ہی فرمایا کہ ہاں جیسی حرام میں گناہ ہی اس سے طرح پر حلال کی جائیگا  
 میں ثواب لی حساب بھی ہی اور محامد کی وقت بہم اللہ ضرور کہی کہ بہم اللہ سے  
 برکت سے شرکت شیطانی لطفہ میں نہیں ہوتی ہی اور شرکت سے شیطانی کفر اور  
 عداوت اہل بیت کی اور رخت امور ات گناہ کی منہ زدن میں ہوتی ہی اگر بہم اللہ  
 کہہ لی تو اس سے مدد سے لطفہ اس کا محفوظ رہی اور اگر خواب میں محکم ہو ابو ہریری سے روایت ہو  
 تو حسب تک عمل نگر ہی اور اگر کر گیا اور فرزند و تہہ ہو گا لیکن بعد ایک جماع کو نگر  
 پیرہ و مارہ اگر جماع کرنا جا ہی تو وضو کا فی ہی اور جماع کی وقت فرج کو نہ کہی کہ فرزند نہ  
 پیدا ہو تا ہی اور رات بھی جماع کر فی من نگر ہی کہ فرزند کو نگاہو تا ہی اور اگر مرد و عورت  
 ہو جائی تو حوریت کا بھی انتظار کری نا حوریت بھی ایسی حاجت براری کر لی اور مرد اور  
 عورت دونوں دو مال ہی ہی حد پونچھنی کی طے کہ ہیں کہ ایک مال ہی پونچھنی میں پونچھ  
 عداوت ہوتی ہی اور تہہ ناجی میں جماع کر بھی نہا تک نہا ہی اختیار کر ہی کہ کسی کے اوپر ہی شہادی  
 چھوٹی چھوٹی چھوٹی پوشیدہ ہو کی جماع کری اور حیض میں جماع نگر ہی کہ فرزند نہا ہی  
 اور بہت پر واپس آئی ہیں بشم اہل بیت نہیں ہونا بھی ہ شخص کہ ولہ اگر تاہو یا اللہ میں سے  
 شرک سے شیطانی یہ ماحص میں اس کے لطفہ فی قرار پانا ہو اور میں چیز ہی جہت ضرور ہے

النفس علی اصل او در کھنکھان مثلاً هر روز او کسل مرد کا کہی فطرت کو کھنکھاتی اور جس کا  
 دریت کی شروع کا ذکر کری اور اس کی اصل اور اس کے استحقاق کے جادہ کے تعلق کا ذکر کری اور یہ نہیں  
 جس قدر ہر مفسر ہو اور مفسر ہو چکا ہو اور سیکھا ذکر کری کہی اور زیادہ حق ہر میں متعہ اور نکاح  
 انوکوی کری ہر مفسر ہی تو متعہ اور نکاح درست نہیں ہی اور مدت کی بھی کی اور زیادہ حق کری ہی  
 متعہ اور نکاح درست نہیں ہی مگر مدت اور ہر کا ذکر کرنا متعہ میں شرط متعہ ہی اگر مدت اور ہر کا  
 متعہ میں ذکر نہ ہو تو متعہ باطل ہوتا ہی اور متعہ میں بھی بعد مقرر کری ہر اور صحت کی صورت فقط  
 صیغہ انکشاف یا انکشاف یا صیغہ انکشاف کی اور مرد فقط صیغہ فطرت کی  
 جواب میں صورت کی تو بھی جائز ہی اور زمان فارسی اور ہند میں بھی اگر متعہ اور نکاح  
 پڑھی تو بھی جائز ہی البتہ انصاف طہی میں ہی کہ اگر ہر و سکی تو نکاح اور متعہ دونوں زبان کو  
 ہی میں پڑھی اور زبان ہند میں پڑھی تو بہر حال متعہ کی پڑھی پہلی صورت مردی  
 یہ ہمہ کی کہ متعہ میں دامینی اپنی نفس کو پڑھی آج سی بریں ورنہ پانچ روپی کی ہر یہ نہیں  
 فوراً جواب میں یہ ہمہ کی قبول کیا مینی پڑھی متعہ میں اپنی نفس کی وسط آج سی بریں ورنہ  
 پانچ روپی کی ہر یہ اور جس قدر ہر مفسر ہو اور سی پانچ روپی کی جا او س قدر کا ذکر کری ہی  
 نکاح دائمی جائز ہی جب تک کہ چاروں ایک ہی مفارقت نہ ہو جائز نہیں ہیں بلکہ حرام ہی  
 اور متعہ تو ہر دن جائز ہیں اور اپنی ٹوٹے یوں زرخیز سی اگر بیچ او ٹکی موافق ہر کی ہو تو کہہ  
 او ٹکی آقا کی فطرت نکاح اور متعہ کی احیاناً نہیں ہی اور غیر کی ٹوٹے سی نکاح اور متعہ دونوں  
 او ٹکی آقا کی اجازت سی درست ہیں مگر یہ بھی شرط ہی کہ جسکی بی بی آزاد ہو تو اوسکی مردہ  
 مگر ی اوس ہی بھی اجازت لی بی بی اوس کے مرضی کی غیر کی ٹوٹے سی نکاح اور متعہ درست  
 نہیں ہی اور روایت آئی ہی کہ متعہ حلال ہی اوس کے اوپر کہ خدائی اوسی زور سے متعہ  
 کیا ہو یا یہ کہ سفر میں ہو اور اپنی زور سے ہو اور اہل طہرین سی و اسے ہی عورت  
 اپنی نکاح ہو لگو آذر وہ نکاح کثرت متعہ کرتی سی اور روایت ہی کہ ٹوٹے سی اولاد کو کہہ  
 رحم میں غیر اور مرگت ہی اور روایت ہی کہ چھ کی پانچ ٹوٹے ہو تو اوسی جائز کہ چھ کی  
 روز ایک بار اوس سے خود مباشرت کری یا دوسری پر حلال کری اور اگر نکاح اور وہ زیادہ  
 کری تو لگاہ اوس کے رونا کا اوس کے ناک پر چوگا اہر اگر کوئی اپنی ٹوٹے سی پہاں بہ  
 مگر ہی اور اور پر حلال کری تو یہ صیغہ تخلیل یا پڑھی انکشاف لکھ دیا کہ متعہ

بیان مسائل متعہ و نکاح

راستہ اور دن پہلی اوسن ہونسی کہ سفر کی دہسلی باہر چکا حجاج کری او بھی فرید مدد کا ٹیلا لگا  
 پیدا ہوئی تھی اور اوسن شہکو کہیں چھوڑ کر اوسکے سفر میں حجاج کری تو فرید بدیدہ ہوا مال کو  
 اپنی حرام میں جمع کری اور روایت ہی کہ جو شخص جو رواں اور لوٹدیاں اسق جمع کری حجاج  
 اوسنی نکر سکی اور وہ نہ ماکریں تو گناہ او کی راکا اوسکے اوپر ہوگا اور حق چور و کاشور پر  
 پھہ ہی کہ اوسکے کہانی کی اور کیا سکی دہسلی اوسنی ہی اور نقد و بر اوسکے ہر امر کہانی اور  
 لباس و غیرہ میں وسعت کری اور اوسکو محتاج و وسر کا نکر ہی اور اسی میں اوسکی دہسلی ہی ہے  
 رکھی ہے جسکے اوسکی خدمت کا ہوتا ہی جیسی مرد کو اگر ایت اور زیست عورت کی اچھی لودہ ہولی ہی ہے  
 طرح عورت کو مرد و نکر بھی اگر ایت اور زیست اچھی معلوم ہوئی ہی اور اوسکے نادالی اور عورت کو  
 سعادت کرتا ہی اور اوسکو ہر خطا اور تہور لسی حضور پر تنگ مکر ہی اور سرج بدی اور نہ مایہ  
 ترشہ اوسن ہی اور حضرت پیغمبر خدا صامانی بن کہ بہتر ہی بہتر مرد وہ ہی کہ اپنی زوجہ ہی  
 سلوک رہی اور بدتر مرد وہ ہیں وہ ہی کہ اپنی زوجہ کو ماری اور زنجیر رکھتی اور حلال اور حرام  
 امور رات اور آداب و احکام دین کی اوسنی سکھلائی اور عہد و پیمان جو حق وعدہ دہی اوسکی دہسلی  
 ہی سامان کری اور مخفی عہد کی دہی اہلیت ظاہر میں سہی وایت ہی کہ خداوند رحیم اگر سکوت  
 دی ہو واجب ہی اوسپر کہ اپنی عیال کی وسعت کری کہ عیال مرد کی مثل قیدی کی عورت  
 اگر صاحب نعمت اپنی عیال دین کی دہسلی وسعت کرے گا تو جعفر بن زوال اوسکے بعد کا چلیگا  
 اور ملعون ہے وہ جو ایسی عیال کا اور کسی پر بار کری اور مومن کو چاہی جیسی خدا تعالیٰ اوسکے  
 معاش میں معاملہ کری کتاوگی یا تنگی کا ویدسا ہی کہ اپنی عیال کی ساتھ معاملہ کری اور بہتر  
 بہتر عہد و ادرا حسان بہ ہی کہ جو عیال کی خرچ سہی مادہ ہو اوسمیں سہی عہدہ اور حسن  
 میں خرچ مکر ہی اور جو اپنی زوجہ سہی نیک ہو تو ورید میں اوسکے عدا علی وسعت دیتا ہی حضرت امام  
 زین العابدین علیہ السلام فرماتی ہیں کہ اگر میری عیال کو عیب گوشت کی ہو اور وہ میں بازاری  
 چاک خرید و نہ لاکے و نہ نو میری نزد یک بہر ہی بندہ ازاو کرنی سہی اور کسی بے دود و نہار  
 طلاس کی سیر کی ہن منہ میں حاضر ہو کی عرض کی کہ آسکا گھر اشریدی مجھ پر کی چوٹ  
 فرما حضرت فنی کہ اپنی آسکا خرچ میں اس میں لاکہ بیہ فعل ہی اوسنی حضرت کی فرمائی کی موقوف  
 کیا اور پھر وہ دیار لا حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری جو و نہ تو انہیں اوسکی خرچ میں لاکہ ہی  
 مہمل ہی گناہ اور وہ جہنم کی ارشاد پر عمل کیا اور یہ جو دینار اور لا حضرت نے فرمایا کہ

آداب نیکو دوستی

ایمان ناکہا کی بیانی سی اور کہا ناکہا کی جماع کرنی سی اور پھر عورت سی جماع کرنی سی اور کہہ بیانی  
 کہہ بیانی بھی جماع کرنا چاہا بہین ہی کہ فرزند کو مرض حرش پر موت مارنی چاہا جو جاننا ہی اور  
 بیگانگی کو بھی برہمی جماع نگرہی اور آسمانی بھی بیانی کسی بیانی کی جماع نگرہی اور رہو پیکس  
 جماع نگرہی اور میوہ دار درخت کی بھی بھی جماع نگرہی کہ فرزند کو پیدا ہوتا ہی اور اگر کوئی  
 حمل میوہ پوئی و صواوس جماع نگرہی کہ فرزند کو دل اور بھل ہوتا ہی اور اگر کوئی حور سر  
 سندھو جو و اوس شہوت سی آبی نہ تو سی جماع نگرہی فرزند کو پیدا ہوتا ہی اور ناڈر  
 بھی جماع نگرہی اور اگر چہ ہوسا تہ حور کی تو سندھو کی حکم ہیں فران پر پڑی کہ وینست بہی  
 کہ آسمان می آگ برسی اور دونوں کو جلا دی اور اگر حور تہ جب ہو اور آبی جگہ سی اور بھی تو چہ  
 وہ نگہ سہر ہوا و کوئی اوس جاہ بیانی بیان جماع کرنی کی وقتوں کا تہ سہر کہ  
 بعد ناز عسائی مستحب ہی کہ فرزند دہدار ہوتا ہی اور رور جمعہ کو بعد ناز عصر کی کہ فرزند  
 ہوتا ہی اور سندھو و شنبہ کو کہ فرزند حافظ خزان ہوتا ہی اور تہ بہ شنبہ کہ جماع کرنی سی  
 فرزند رحم اور مخی اور مہس پیدا ہوتا ہی اور ماں اوس کے عیست اور بہا آشی پاک ہوتا ہی  
 اور شنبہ چشمنہ کو جماع کرنی سی فرزند عالم ہوتا ہی اور روز شنبہ کو ظہر کی وقت جماع کرنی  
 فرزند کار ساز او میوہ کا ہوتا ہی اور دن اور دیا اوس کے سلامت رہتی ہی اور شنبہ طمان  
 مگر سی محفوظ رہتا ہی اور ماہ مبارک رمضان کی پہلی رات کہ ہی جماع کرنی مگر سی فانی ہی ہیں  
 اور بعض وقتوں جماع کرنا کر دہ بھی ہی مثل باہین اذان اور اقامت کی کہ فرزند خوش و خوش  
 رخت کرتا ہی اور طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی باہین ہیں بھی جماع نگرہی اور خوب آفتاب ہی  
 شبنم کی بوقت ہونی نگ اور طلوع اور خوب کی وقت بھی جماع نگرہی اور سورج گہر اور چاند گہر  
 وقت بھی جماع نگرہی اور زلزلا اور نیز اندھون سورج اور زرد اور سیاہ کی وقت بھی جماع نگرہی کہ  
 ان وقتوں کی جماع سی فرزند چہتہ ار پیدا ہوتا ہی اور شرمج اور دہپان اور آخر ہمینی اور شبنم  
 میں بھی جماع نگرہی کہ اندھون کی جماع سی حل ہی تو اندھونہ حمل کی کہ پڑیکا ہی اور بعد وقت نگرہی  
 جماع کرنی سی فرزند ہنگا پیدا ہوتا ہی اور بقرہ عید کی رات کی جماع کرنی سی فرزند چہٹا نکلا جا  
 او نگلیو نکلا پیدا ہوتا ہی اور نہ وقت یا نہ شہا بہین جماع کرنی سی فرزند شوم اور عیست اور سیاہ ہوتا  
 اور روز آفتاب کی جماع کرنی سی فرزند خوش ریز اور ماہ کار ظالم نکلا پیدا ہوتا ہی اور شبنم  
 ہی جماع کرنی سی فرزند حاد و گہر پیدا ہوتا ہی اور درخت کا پھل پڑکا ہی اور شبنم

نیلان و فاقات خوش جماع کا

نہ کی اگرچہ سواری پر ہو ہر داس ہی کہ حضرت رسولؐ کو لڑائی ایک عورت سی فرما کر نہ  
 مٹھو تھکوسی ہی اوستی جو جس کے کہ حضرت مٹھو فات کول ہیں حضرت فی فرمایا کہ مٹھو فات  
 وہ عورتیں ہیں کہ جب شوہر اسکا اونکو خلوت میں بلایا تو حملہ اور بہانہ کریں یہاں تک کہ  
 شوہر سو حالی پس ملا کہ اس عورت پر لعنت کریں جب تک کہ شوہر اسکا بزار ہو جو رس کہ  
 چاہی کہ اگر شوہر اسکا کہی اس سی اڑ رہہ ہو تو جب تک ہذر حواسی نگر لی اور شوہر اسکا  
 راضی نہ ہوئی اسوی اگر چہ ظلم شوہر کی طرف سی ہو اور اگر بی راضی کی سوی تو کوئی طاقت  
 خدا اوست قبول نہ ہو اور جو عورت ایسی شوہر سی کہی کہ مینی کوئی خیر نہیں دیکھی ہی  
 سہا حال اس کے باطل ہو جائیں اور جو عورت شوہر کو اپنی رخ دی اور اڑ رہہ رہی ہو مگر  
 عبادت اوست قبول ہو اگرچہ ہمیشہ روزی رکھی اور غنائیں پڑھی اور سدی کراد کی  
 اور بہت مال اہ حد میں خرچ کری اور صدقہ دی جب تک کہ اپنی شوہر کو راضی نگر لی اور اگر  
 شوہر اس سیر ظلم کری تو یہی گناہ او سپر ہی اور جو اپنی زوجہ کی بدخوی پر صبر کری تو بہت  
 صبر کرنی پر فو اب صبر تو بکا ہوتا ہی اور عورت پر ہر شبانہ روز میں گناہ مثل ربک  
 صحرای حاج کی کہا جاتا ہی اور اگر عورت شوہر سی مواقت نگر ہی اور اس سی فانیس کے  
 مقدور سی ماہر کری اور اوستی شقت اور تعب میں رکھی تو کوئی امر نیک اسکا قبول نہ ہو اسکو  
 آتش و فحش پچائی اور جب تک کہ اس حال پر رہی غضب خدا میں ہی اور جہا عورت کا ہی  
 کہ شوہر کی خاطر و آزی خوب کری اور آزار اور مشقت پر صبر کری اور حضرت غیر جان فرما  
 کہ امی نور و نصرتی دو اگر یہ او با خرمہ بھی ہو اور اطاعت اپنی شوہر و لکی کرو کہ اکثر ترن  
 سی لکڑیاں روز نکی ہو لگی جب عورتوں فی پیہ بات سنی سبت و فی لگن اور ایک فی او پیہ  
 سی او پیہ کی حص کی کہ یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کفار و لکی ساتھ کیا و زنج میں ہو لگی و اسد  
 کہ ہم کافر نہیں ہیں فربا کہ تم کفران اپنی شوہر و نکا کرتی ہو دوسری عورت فی عوض کے  
 کہ یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شقت کا اوٹھاتا اور بیچ حمل کی سہا اور دودہ پلان کی تکلیف  
 کھینچنا کیا کافی نہیں ہی با وھما اسکی کی فینہ نہ صلیح ہمسی پیدا ہو اسپر بھی ہم دوزخ میں  
 جائیں حضرت روئی لگی اور فرمائی لگی کہ اگر شوہر و لکی ایسی نہ بخندہ کرو اور نہ خاند پڑیو تو  
 کوئی تھی و دوزخ میں خجائی اور اب عورت فی بوینہا کہ با حضرت جن کسما مرد پر زیادہ ہی فرمایا  
 جن باب کا پھر عرض کی کہ جو رس پر لکھا حق سوا ہی فرما حق شوہر کا اگر سوا ہی نہ اکی اور

اگر خادم ہو گوئی تیرا تو انہیں تو اوسکے چہچہ میں لاکھ بہر بھی افضل ہی میں میرا دوسری اور تیری  
 ارشاد حضرت نے کیا اور بہر دو دینار اور لاما اور عرض کی کہ اس کا پلو سلام مرگے جہاں  
 واپس خیر دمی شریکے فرمانا ایجا حیدر لکھن جہاں کی کہ بہر امرا فصل اون امر دسی ہیں ہی اور  
 روایت کہ موہن اپنی روح کی مرضی سے کوئی جہز کیا مانی اور مسافر اپنی خواہش نفس سے اور  
 محبت اور خوش ملی سے سمجھتا ہی روح سے اپنی آمار ہی کہ حدیث میں ہی کہ جس عورت کے  
 مجسمہ ہی فصل اس کے امان کی روادہ ہی اور حق نشو بہر کا جو رہ رہ ہی کہ اپنی نشو بہر کے  
 اطاعت اور خدمت کری اور خلاف اوسکی کیا اور رضا کی کوئی امر کری اور اوسکی گاہی ہی حکم  
 اوسکی قصد ہی سکونادی اور اس کے بگوہی کوئی چیز ندی اور اگر دہلی تو اوس کے گناہ اور شوہر  
 اس کے خواہش و گنا اور سدہ بہت گناہ اور مال نہو بہر کا حصہ کری اگر عورت شوہر کی گہ میں نہ  
 اور مصروف کسی کسی چیز کو ایک حاسی دوسری جگہ پر رہی تو حدایتی اوس پر نظر رحمت کے  
 کرنا ہی اور جس پر نظر رحمت کی کری تو بعد اوس کے بہر کا اوس پر عذاب مری اور چاہی گہی  
 زینت اور بناؤ سنگار سے موافق اپنی مقدر کی اپنی تئیں خالی نہ کی اور فی زینت کی تو بہر کی  
 سامنی نہو اور اپنی شوہر کی سامنی اپنی تئیں ہی طور سے رہی اور نہا تھو کو کہی جہز ہی کا  
 نہ کی اگر چہ فقط نہو تئیں جہزی علی اور لی حکم شوہر کی گہ سے باہر کہیں بھائی اور اگر  
 جہزی تو ملکہ آجان نہ میں کی اور ملکہ رحمت اور غضب کی اوس پر لعنت کرت ہیں جنک  
 کہ بہر کرائی ایک عورت کی کسیکو خدمت رسوئی میں ایجا اور عرض کر وائی کہ تھو بہر میرا  
 سفر میں گیا ہی اور چچی کہہ گیا ہی کہ تا وقتیکہ میں نہ آؤں تو گہ سے باہر نہ جانا اور اب میرا  
 چار ہی اگر ایک اجازت ہو تو ایسی باپ کے عیادت کو جاکون حضرت فی فرمانا تو ایسی گہ میں  
 بیٹھی رہ اور شوہر کی اپنی اطاعت کر بہر دوسری باہر ہی بعد چند ہی کی عرض کر وائی تھو  
 بہر بھی جواب میں ارشاد کیا ہاں تاکہ بایا اوس کا مر گیا ہی دوسری اجازت جہزی کہ اپنی  
 باپ کی ہاں میں تاکہ حضرت فی فرمانا کہ تھی اپنی شوہر کی اطاعت لازم ہی ہاں تاکہ باپ کے  
 اوس کے دفن کیا حضرت نے اوس سے کسیکو بھیج کی کہ ایجا کہ خدا تعالیٰ فی تھی اور تیری  
 بہر کو بخش دیا اس سبب کہ کوئی اطاعت اپنی شوہر کی حکم کی کی اور چاہی کہ روزہ  
 سنتی لی اون شوہر کی نہ کی اور نہ نہ کر ہی اور قسم لگایا ہی اور کسیکو بھی چیز ندی اور قصد ہی  
 کسیکو ندی اور بندہ بھی آزاد نہ کری اگر چہ بندہ اوس کے مال کا حیدر ہم اور کسی اپنی جہز ہی







خط در این رہنما ہی اور فراسی جا کا کی شہدیا چو لہ کی شیریں یا اب باران یا اب فراسی جا کا  
 کہت شیریں ہیں ملا کی اوس سی بھی کی نالو کو اوٹنا ناسخت ہی حضرت امیر المؤمنین علیؑ کی فرما ہے کہ  
 اگر کوئی ایسی بحر کی نالو کو آب و رات سی اوٹنا ہی تو وہ سب شعبہ ہماری ہوتی اور شیعہ ہی جو  
 نالو بھی کا اوٹنا ناسخت ہی کہ حضرت رسولؐ کی حسن کے نالو خرمہ سی اوٹنا ہی بھی اور بھی  
 نافت کی کاٹنی سی موافق مینور کی حاشیہ کو پانی میں حل کر کی دو قطری چوڑی کی واسی ہتھی سی  
 اور ایک قطرہ بایں نہیں ہیں ڈالنا ناسخت ہی پہر بھی کی دونوں کا نو کی بیج میں ہی لگانا  
 رسون ہی اور اس سی بھی سلام الصبیح کے چوٹ محفوظ رہتا ہی اور دہائی کا بغیر بھی کی کٹنی  
 گر با بھی سب ہی اور روانہ ہی کہ کچھ پیدا ہوتی پانی کہ ماں ماں کا نام کہیں کہ اگر کھلی یا  
 حل سی سنا قطہ جو جائی اور نام نہ کہا حاشی تو حشر میں ہی مایہ سی کہتا ہی کہ کس کی اس میں نام نہ  
 اور سخت ہی کہ جب کچھ پیدا ہو اگر لڑکا ہو تو اوسکو سات روز تک محمد اور علیؑ پر روزانہ پڑھیں  
 بعد اسکے اگر جاہن فوار بھی نام رکھیں اور پہلا حق فرزند کا باب پر پہر ہی کہ نام اپنی فرزند کا  
 لکھ پکھی اور جس نام میں کہ سنگی اسم کی مثل عید اسد اور عبد الرحمن کی مثل دو پہر اچھی سی جانا نام  
 ہی بعد اسکی پہر اچھی سی جیتی نام نام انسا اور مارہ اماں کی ناموں مبارک پر رکھی تو ہی جس کے  
 وہ سب مبارک ہو تی ہیں اور لڑکی کی نام حنا طہ اور حضرت زینب اور حضرت عائشہ اور  
 رقیہ وغیرہ کی ناموں پر نام رکھی کہ شیطان ان ناموں مبارک کی سبھی سی مثل قلبی کی کہیں  
 اور سب کا نام ان حضرات کی دشمنوں کی نام پر ہوتا ہی اوس سی سبکی بہت خوش ہوتا ہی اور ان  
 ناموں محمد اور علیؑ اور خاتہ اور زینبہ حمیرہ کی رکھنی سی فقر و فاقہ بھی نہیں ہوتا ہی اور روایہ  
 کہ جب کا کہ نام ان ناموں ہی ہو یعنی حضرات کی ناموں پر تو اوسکا اداس ہر ایک کی بھی اور  
 ندری اور رحیمہ کی اوس لکری اور مقدور والی پر واجب ہی کہ شائقین روز اپنی فرزند کا  
 حقیقہ کری اور لکری مضور ہو تو حسیہ مقدور ہو کری کہ فرزند بیچ کر حقیقہ کی ہی خدا لکری  
 خواہ لکری اور سب کا کہ حقیقہ نہ ہو تو اوسی اختیار ہی اپنی آخر عمر تک حفوظ چاہی یا حقیقہ  
 اور ایک روایت میں حقیقہ کرنا سب سے بہتر ہے کہ وہی ساقین روز اور مرد کی حقیقہ میں بکارت ہی حسب  
 مرد فرج کری اور عورت کی سبکی لکری ہی حسب فرج کری اور پہلی جائز حقیقہ دے کر لکری  
 ہی کی بالو کو تلم سبکی ہو لکری اور اوس کے بالو کی تو ان کی موافق مضور پر سو مایا جائز ہی  
 مضور و نہ حلال کو دی اور پہر حضرتان سر پہل دی ہیں پہر لکری یا لکری کو حقیقہ کی فرج کری



ماسکا و دودہ پلا نا بہت مسار کہ پونا ہی اور روایت ہی کہ اتا دودہ پلا فی والی بربر  
 افیر چند ہر پونا حق اور خصیص اور فاسقہ ہو کہ اثر دودہ کا لڑکی میں بھی پونا ہی اور  
 ہو اس ہی کہ کہیں چہنی سی کم دودہ پلا نا ظلم ہی لڑکی پر اور نہایت دودہ ملائیکہ  
 مدت دو سال ہی اور زیادہ اس سی بچا ہی مگر ضرورت پر اور روایت ہی کہ بعد پیدا ہو سکی چہ  
 روز کی اندر نام لڑکی یا لڑکی کا حضرات اہلبیت طاہرین علیہم السلام کی نام پر یا یہ مدد لہی  
 کہ بہر امر اس پر سن موکدہ ہی اور جس کہ میں کہ کسی لڑکی یا لڑکی کا نام محمد یا احمد یا علی یا  
 با حسین یا جعفر یا طالب یا بعد اقتدا یا طہر ہو تو محتاجی اس کہ میں نہیں داخل ہوتی ہی  
 اور سورہ قل اعوذ برب العالمین اور قل اعوذ برب الفلق اگر لڑکی کی گلی میں کہے  
 والی تو لڑکا آن در دہ کی برکت سی حفظ حد میں رہے ہی اور گلی میں نہ لڑکا ہی تو بد بہر نام نہ د  
 تو بھی درست ہی اور جو لڑکا بہت روتا ہو تو یہ آیات و آئی لکھ کر قصر بنا علی ذکر  
 فی الکعبہ بی بی عذرا کہ انکرمعننا ہم لنعلم انی الحی بنی احطی لما لکنا  
 امکا و ذکر اللہ اللہ بنی کفر و ایضاً ہم لکرمنا لکنا حیا و کفی اللہ المؤمنین  
 ایقان فکان اللہ فو کا عرنا فمن ہذا السکایت یحبون و انکون و  
 یسکون و انکرمنا و انکون بھی کی گلی میں تعویذ سنا کی ڈال دی تو رونا بھی کا بہت  
 کم ہو جاتا ہی اور بھی کار و نا ہی ڈاب سی حالی نہیں ہی حدیث میں ہی کہ جب حق تعالیٰ  
 اپنی بندگی و سہنی بہتری کا ہوتا ہی تو جب تک دسی فرزند صالح نہیں عطا فرماتا ہی  
 و نہا سی نہیں اونہا تا ہی کہ فرزند خوب رجحان بہشت ہی اور دونا مومنین کے لڑکا پیدا  
 ہو ہی روزی سات رس تک کا عبادت خدا ہی اور اسکے بعد سی پہر بالغ ہوتی تک کا  
 رونا سفار ہی ان باپ کیو سہلی اور لڑکی کی چوٹ چھٹ جو لگتی ہی وہ صدہ بھی کفارہ گناہ  
 مان واجب کا پونا ہی اور جب لڑکی بالغ ہون تو جو بیک ام او سی ہون آخر عمر تک اسکی دوا  
 میں اللہ بن اس کے شریک ہون اور جو ہر اکام کریں تو اسکا مواخذہ والدین ہی نہیں ہی  
 رواست ہی کہ حضرت حدیث علیہ السلام ایک وقت قبر کی نزدیکی کی کل نو دیکھا کہ قبر کی مدنی پر  
 عذاب ہو تا ہی اور بہر چہ سری بریس جو او سی طرف سی گری نو دیکھا کہ عذابا و سہر اپ  
 نہیں پونا ہی پس دعا کی ذریعہ سی برور دگار رحم سی عوض کی کہی یہ سب خوب ظاہر  
 و حسی آئی اس قبر کی مرد کا ایک چٹا صالح ہی دنا من او سی ایک بہتر مرد کا اور

[illegible][illegible]

و جود اور باریا و بد و پای تو گنہار باد یا باکلی بخش و می جانکس اور پھر روایت میں ہے کہ سیانہ برس تک  
ایک کچھ پہلانی و دور سات برس تک اوسے قرآن اور کتاب اور خط و نویس اوسے سیکھا و اور پھر بعد  
ان چودہ برس کے سات برس تک اور اوسے ایسی باس کہ کہو کہ ادب و اخلاق سیکھی اور دین کے  
امورات حلال اور حرام کی بھی اسی سات برس میں اوسے سیکھا ہی اور بعد ہی اگر انار صلاحیت کی اور  
رجعت میں اوسے باؤ نو پھر دینی اوسے تربیت کی رہو اور اگر رجعت میں اگر فساد و ملامت  
اوسے نہ ہو تو اوسے سی پھر تہہ و تھا و ادب استخارہ و تسبیح و غیرہ جب کسی کام میں  
تو وہ ہو تو استخارہ و خدا سے کری اور طریق استخارہ کی بہت ہیں سب میں آسان استخارہ تسبیح و  
اوسکی لکھی صورتیں ہیں جو صورت کہ فی زمانہ علما کا عمل اوسپر دیکھا ہی وہ یہ ہے کہ سب  
کوئی استخارہ دیکھی تو پہلی تسبیح یا کتبہ کی ماہد ہیں لی بہت کری کہ باریہ و دو کار چن اس  
کام کہ کون میری حق میں بہتر ہی میں بعد ثبت کی پانچ بار یا تین بار بعد استخارہ کی دعا ہے یا تسبیح  
و تسبیح یا کتبہ کی دعا ہے بعد اسکی تین بار یہ صلوات اللہ علیہ و علیٰ آئینہ و علیٰ خاندانہ  
اور تہہ تسبیح یا کتبہ کی دعا ہے و ان پر خالی اور پیش تک و ان کو گئی اگر دین گشتی میں رجعت  
تو استخارہ مسیح ہی اوس کام کو نگر ہی اور اگر طاق آئین تو استخارہ بہتر ہی اور بعد استخارہ کی اچھا  
آئین کی تو پھر اوس کام کی نگر ہی پر دیکھی اگر نگر ہی کو منع آئی تو اس کام کا کرنا بہت اچھا ہی اور دگر کرنا  
نقصان ہی اور اسی صورت کو استخارہ و دہر اور واجب کہتی ہیں اور واجب کہتی ہیں کہ اگر اوسکو کوئی خواہش  
نہیں ہیں کہ اوسے نگر ہی میں گنہگار ہو گا مگر معنی اوسکے یہ ہیں کہ اگر اوسکو کوئی خواہش  
پائی اور اگر ملے تو ایسا نفع کہو یا کچھ گنہگار ہو گا اور اگر دوبارہ میں بھی ہر طاق دالی آئین  
تو اوسے استخارہ مسادی کہتی ہیں استخارہ مسادی کہ اگر کوئی نگر ہی اور چاہی اوسکی کرنا  
یا نگر ہی نہ کرنا کی بہت سی پھر استخارہ کری جسکو ترجیح ای اوسے علی میں پائی اور اگر کسی کو ترجیح  
نہ آئی تو اوس کام کا کرنا بہتر ہی استخارہ و ذات الرقاع رکب اوسکی چہر کی گاہ  
کی چہرہ نگوں بر بہر و حال کہی تسبیح اللہ و تسبیح اللہ و تسبیح اللہ و تسبیح اللہ و تسبیح اللہ و تسبیح اللہ  
لعلانی فلا قاتہ اور فلا قاتہ فلا قاتہ استخارہ دیکھلانی دالی اور اوسکی مان کا  
کہی اور اگر کہی و مٹی دیکھی تو نام اپنا اور اپنی مان کا کہی بعد اوسکے اوہ میں کا عدد کی  
یروں یہ کہ بر تو راجع اور تین پر لا تفعل لکھی اور اوس کا عدد کو بیجی خانہ کی  
رہی پھر دو رکعت نماز سب سنت سی جن سورہ و تسبیح چاہی نقل یا تصحیح کی پڑھی بعد سلام



شخص جس لباس میں روانہ ہوتا ہے اور حمامہ وغیرہ کی جو رت کو بھی پہنا دے سنہ نہیں پہنی اور نہ  
 کو ایسی باریک کپڑا پہنی نہ پہنا جائے گی کہ جس کی باعث سے مردنا محرم کو او سکا بدن سبب نہ کہے  
 دی اور بہتر سے بہتر رنگ لباس کا سفید ہی بہتر ہے بہر حال نیم رنگ ہی یعنی کلابی  
 پہرندہ ہی اور قرمری لباس شہ طاعتی اور سماہ لباس اہل دوزخ اور بنی عباسی کا ہی  
 الا عا اور موزہ اور حمامہ کی لمبی حکم ہی اور نماز میں قوسیاہ کپڑا پہنا کر وہ اور بعض  
 لدی نارنجی رنگ سبز ابلتیت طاہرین اور روایت ہی کہ لباس کی پہننی اور دیکھ  
 ہو صحت ملکہ ہر کام میں بسم اللہ کہو کہ شیطاں نہ رک نہو اور جو بنا کپڑا پہنی تو پہلی نماز ایک  
 آنسو رہیں پانی کی اور تین تین یا پینیس کم سی کم شاک مار سورہ انا ارا لہ او سپرہ کی  
 نئی کپڑی پہنی چہرہ کی تھب پہنی فودہ کپڑا سرائی ہوئی تک مبارک ہوتا ہی اور بنا کپڑا  
 بھی تار پچ نیک اور مبارک رورون میں مثل جبرائیل اور جبریل کی پہنی اور جو بنا کپڑا پہنی  
 اور دو رکعت نماز ہر رکعت میں الحمد اور ایسہ الکرسی اور قل ہو اللہ اور انا انزلنا پڑھی  
 اور کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ  
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پہن پڑھی جو حد تک وہ کپڑا پہنی اس میں  
 سرکت سی گناہ صاحب لباس سی نہو اور حقنی تار ہوں اوس کپڑا کی اتنی فرشی پاوسکے  
 وسطی دعا اور سبب عمار حدای تعالیٰ سی کہ بن اور حمامہ اور پگرمی حسب سریر مادی  
 یار کہی یا اللہ کبھی یا تہہ من یہی تو کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ  
 رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ  
 حَقِیْقَہ اور حمامہ مادی تو حسب احتک بھی ضرور مادی کہ حسب احتک سی کہی یا تہہ من  
 ہو تا ہی اور حاجت ملکہ روا ہوئی ہی اور حمامہ یا کمری مادی یا کہی تو کہی کپڑا ہی  
 مادی یا کہی اور حمامہ ہی جو میٹھ کی پہنی کہ بیٹھ کی پہنی سی عزم نہیں ہوتا ہی اور چاہے  
 آدمی کی مادی اور ملکہ نہ پہنی اور بہر کپڑی نئی اور پرانی کی پہنی و حسب یہ علیہ السلام  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ  
 رَسُوْلِهِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ  
 یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من  
 یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من یا تہہ من



[illegible]

خدمت میں سی کہ دو رخصتہ دریاک کر سکا نہ کی ۔ اسلی ہی اور کوئی طہارت بہر نور نہیں ہے  
 اور حق پروردگار کا نیکی مہم مدد پر ہندھی علی اور موی را کہ مرد چالہ بس درسی بہادام اور  
 عورت فیس روہی زبا وہ مدد بین ترکی اور بعل کی مالو نکو بھی شہنی مدی کہ شیطا کے  
 جاہولی ہی اور شارب کسروانا اور ناخ لسا ہر جمعہ کو امان ہی دیوانگی اور ار اسفہ اور  
 حذام سی اور دافع ریسالی ہی اور یالی مبی ہن جو مال اور کی ہو شہنی کی باقی پر لک  
 جاہکین تو او نہیں سار سہی ہن ایک شخص نے حضرت امیر محمد سلطانی پر ہر ہر لوگ کہنی  
 ہن کہ رہا دتی روہی وسط طلوع آفتاب سے تک بعد ماندہ صبح کی جاننا پڑی رہی رہی رہی  
 مسافرت اور بحار سی حضرت فی فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماحن اور شارب کا لیا بہتر ہی سی  
 اور ردایت ہی کہ ایکارو جی کی بین کچھ دیر ہوئی حضرت علی گوں کی جو سہیہ یو چھا حضرت  
 فرمایا کہ کیو مکر وحی مجہی خوف نہو حال یہ ہی کہ کم ماحن بہن لیتی ہو اور اونگلیو نکو نکو  
 سی پاک نہیں کرتی ہو پھر ردایت ہی کہ بہت یوشدہ حاکم شیطا کا ناخ در رہی کہ اوچا  
 چھپے آدمی کو وسوسہ میں ڈالنا ہی اور نسیان بھی ماحن درانیسی ہونا ہی اور شارب راز ہی  
 حاجی شیطان ہی حضرت فرماتی ہن کہ جو شارب پٹی وہ پیر و میر نہیں ہی اور ناخ اور شارب  
 ہمنہ اور نچہ بندہ کو لپی سی درود ندان اور حقیقہ سی امان ہی اور روز جمعہ کو ناخ لینا شہ  
 کی نہ ختم سی امان ہی اور چہ بندہ کو امان ہی در حقیقہ سی اور اگر چہ بندہ کو ناخ لی تو ناخ چہ  
 وسط رہتی ہی اور راکہ وایت من ہی کہ رنگی کو ناخ لی اور بدہ کو غسل کری اور مہو است کہ  
 کچھ ہی لگوا ہی یا قصہ مدلی اور جمعہ کو خوشدو لگا ہی کسی اور حضرت حق علیہ السلام ہی یو چھا کہ لوگ کہی  
 ہن کہ ناخ اور شارب سو جمعہ روز کی نہ لی فرما با بھان اتہ جسے رار ہوں نہ لی جمعہ جو  
 یا اور کوئی روز ہو اس حدیث میں فقط ساں جابر ہی کا اور دنوں میں ہی نہ یہ کہ سب ہی  
 امور میں جمعہ وغیرہ کہ اصل ہوتی من ہی جون مرد ماحن اپنی خرسی لیں اور جو رہن در آنا  
 رکہہ کہ لیں کہ او کی اس میں رہت ہی اور جو جمعہ کو ناخ اور شارب کے اور کہی دشمن اللہ واللہ  
 وکلی سہو اللہ وکلی وکلی وکلی اللہ وکلی اللہ وکلی اللہ وکلی اللہ وکلی اللہ وکلی اللہ  
 جدا ہو نہ ہر مال اور پیر ماحن کی نہ لی تو آت صدہ ارادہ کر سکا ہو اور سوای عار صدہ ہو  
 اور کوئی عارضہ نہو اور جو بدہ کو ناخ لی تو شروع دانی تا تہ کہ مالو شہی سی کہ نام  
 پانہہ کی چوٹ لگا کر ہی تو کہی ایک چہ کہی اور اور دور واپسی تا تہہ کی مکہ کی لوگی شہی

[illegible]

مسمی سر میں ہوں ہی حضرت امیر ہداسی روایت ہے کہ ابہا الناس سیر بان یا اور کہو اور  
 مار کچھ ہوا ہیش اما سب سے کہو کہ ہر کار کیو وہ کنگھی کرو اور کہہ ہی ہو کی کنگھی کرو با ہمد  
 نادانی اور فر صہار کا ہی اور کنگھی دیا نہ ہی میں کر فی سہی مسوڑی مضبوط ہو فی ہیز اور میں  
 بہت کنگھی کر فی سہی سہی میں سہی اور روری بر باد ہو فی اور فوت سہا شرف کی بھی ہو  
 ہو فی ہی اور ہڈی کی کنگھی سہی پانی رما دہ او گتی ہیں اور گرمی مانع کی عالی ہی اور ہشتہ کے  
 کنگھی کر فی موت دل ہو فی ہی اور کنگھی دایہی ہا ہمد میں لیک دایہی ہا ہمد سہی کنگھی کر فی اور  
 حضرت صا و علیہ السلام فرمائی ہیں کہ کنگھی کر فی سہی صحیح نہیں ہو فی ہی اور ہا قنی دایہی کے  
 کنگھی سر میں اور دیا نہ میں کر ما عاز اور سب ہی اور بادی کی کنگھی کر ما کر وہ ہی مسوڑا کرتا  
 اور وہیں کا صاف کر ما اور منہ دہو کی سہد کا صاف کر ما ہی شستہ اور یا کر گی ہند ان ادا ہی  
 اور مسوڑا کر فی صاف کر سکی اکثر حد سولہ ہوت تاکہ شد مد ظہر ہو فی ہی حضرت سہوڑا  
 فرمائی ہی ہیں کہ مسوڑا کی حد او مد عالم فی چھی البی تاکہ فرمائی کہ میں عانتا تھا کہ مسوڑا کا کرتا  
 واجب ہو جائیگا اور فرمائی ہیں کہ دو رکعت نماز مسوڑا کر فی دایہی مسوڑا کر فی دایہی  
 شتر رکعت سہی نہیں ہی اور مسوڑا پہلی حد کر فی سہی کر ہی اور اگر بعد وضو کی کر فی تین بار  
 سہد کو دہوئی اور مسوڑا کر فی سہی بہت فایدی ہیں ہا کی دہی دوسری جہم خوشنودی حد اس سے  
 دانت کی مضبوطی مسوڑا ہو کی اور قرب سہتا اور وضع طغر اور فوت حافظہ اور زیادتی تو او کی  
 اور ہر وضو کی وقت مسوڑا کر نا سب ہی اور حمام میں ہو پر سجاد میں مسوڑا کر فی ماتی رات  
 اور دھن جسے چاہی کر ی اور دانتوں کی جو صہ میں سوڑا کر فی طول میں کر فی اور داخل مسوڑا کر فی  
 اور جو کر کے کہ او کی اور جو کر کے کہ او کی کر فی مانی کر فی مانی کر فی مانی کر فی مانی کر فی  
 بہت فواید ہیں اور اب سر مرہ لگا کر ہی حضرت امیر ہداسی واپس ہی کر دن کو سر مرہ لگا کر ہی  
 رہت منہ کی چوٹی ہی اور رات کو سر مرہ لگا کر ہی کر کہو کہ صبح ہو یا ہی اور سو فی وقت لگا کر  
 تو آنکہو کہ دانی اور سہی سہی سہات ہو فی ہی اور سہد میں خوشنودی ہو فی ہی اور ایک دہی  
 سر مرہ لگا کر ہی سہی چالیس روز کا سوڑا کر ہی ہا ہی اور روایت ہے کہ جس نے یہ صیحا کا اور  
 ایمان روز ہر سہی جو وہ سر مرہ لگا کر ہو کر ہی جو سر مرہ لگا کر ہو کر ہی جو سر مرہ لگا کر ہو کر ہی  
 اور مال لگا کر ہی سو کر نا ہی اور فوت دیا ہی اور مدد قبول سجد میں کر تا ہی اور سہد میں خوشنودی  
 کر تا ہی اور فوت ہا کر نا وہ کر تلہی اور سہی آنکہو کہ صبح ہو کر رات کو سہات صحت

در مائین یا بن کی انگوٹھی پر جام کمری اور ستارہ کا لینا برابر لب کی سنت ہے اور دھاڑی کو  
 بستہ رکھنا اور ایک شئی پر سی زنا دہ شہری بھی بدی کہ بربادی مارو اسی اور دھاڑی کی سنت  
 بنی کہ دھاڑی کی بال سفید زینت اسلام ہیں اور نور بھی رور حشر کا اور مال مال کی بدی کہ  
 عشتیہ عشتیہ شتم ہی اور شمس ہی ماح اور مالون اور حوں کا دفس کر ماحاک دل اور پھون  
 و زمر کا موٹو و اما د کو سنب ہی اور سر کی مالو کو حشری موٹو و ای کہ سر موٹو وانی  
 و ن فوی ہوئی ہی اور انگہوں میں رہشی ہوئی ہی اور مقل کی زیادتی ہوئی ہی عیسیٰ کہ  
 رحمہ کو قلمہ رخ شہم کی اس سبب کو بھی ادا کر می مگر سرورع و اپنی طرف کی پیشانی ہی  
 فی اہ رکھی سبب اللہ و یا اللہ و علی صلیہ و علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
 علیہ وسلم آہ علیہ وسلم کو دایو تم الیقین اور جب سوا علی کی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحق  
 حیدر علی الواسعی اور عورت کو اپنی سر کی مال کمر و اما د موٹو و اما حرام ہی و اب  
 عشتیہ عشتیہ غیرہ البتہ طاهر س ہی و اب ہی کہ ایک در ہم حصص من حیج کر تا ہوا  
 ہم کی راہ مدائن صحت کر لی سی زنا دہ ہی نواب ہیں اور مضامین جانکہ حسامی بھی  
 زنا دہ ہی طبع ہیں ہی یا ہی انکو دھن و سنی ہوئی ہی و ماح نرم ہو مای سہم  
 ای ہوئی ہی و زنا دہ ہوئی ہیں اور ہمار سی و ملا می کو دور کر تا ہی و سوسہ سہ  
 لم کر تا ہی و ماح صحت حسن ہوئی ہیں اور موٹو کو بھی اچھا معلوم ہوتا ہی اور کا دلو  
 م ہو تا ہی و زنا دہ ہوئی سر کا حصص کر تا سبب ہی اور دوا بھی ہی اگر حسین نہ ہو گیا  
 و زنا دہ ای تو یہ عاری ہو چکا اور چاہی عورت کو نکو کہ ہا نہ ہی کہی فی مہدی کہ  
 و زنا دہ ای تو نہ سبب لیو مہدی الکا بن اور بی شوہر والی اور بڑا اسو سبب الکا بن کہ ہا  
 و زنا دہ ای مکی ماح صحت ہی ہم کل نہیں اور مرد و نکو ہا نہ ہی مہدی کا انکا سبب ہیں ہی مکی  
 و زنا دہ ای تو نہ سبب کی صورت یا سبب حاتی ہی ایک حد ہے کہ ایک مرد مہدی سے  
 تا کی کسی نام کی حد سے گناہ صحت فی او سے فرما کہ اگر خدا تیری ہا نہ ہو مکی  
 و زنا دہ ای تو یہ عاری اچھا معلوم ہوتا ماح صحت کے کہ ہا نہ فرمایا کہ اوں ہا نہ ہو  
 و زنا دہ ای تو یہ عاری الکا کی ہا نہ اور حد و ماح صحت کہ حصص اور مہدی الکا مکی  
 و زنا دہ ای تو یہ عاری کو دوا کو و اما د میں در بہت شیع ہی اور حضرت رسول فی کو دوا  
 و زنا دہ ای تو یہ عاری اور ان کو دوا کا ہا نہ و زنا دہ ای تو یہ عاری الکا مکی

مسکتا چو مکہ منظر د خدا ہی کہ امیر اور فقیر سب ثواب میں شریک ہوں اہل علی اپنی رحمت کی  
 لیے زان کیا ہی اور حج جمالی جی غی سلیمان کی کہتی ہیں خواہ کے لگ کی انگوٹھی پہنی تو وہ خوشی ہو  
 اور شہ عفاف میں ہر وقت رہنا ہی اور دوایہ اور سکا اس کے مالک کو طاعتی و رعیت مازاد اس  
 شہر رکھ کے راہ ہی اور پھر وہی حضرت خرماتی ہیں کہ حقیق سرخ اور رد و اسعیہ کی نیس چاک  
 پہ پہت کی راہ میں حقیق سرخ تو بغیر خدا کی گہر میں مشرف ہی اور سفید حدت لہر کی راہ میں  
 مشرف ہی اور رد و جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی گہر میں مشرف ہی اور یہ تیوی حد کی تشبیہ کی  
 ہیں اور دوستانہ اہلبیت و اسطی پہت عفاف کرتی ہیں خوشیہ کہ ایک انگوٹھی بھی انہیں سی ما  
 جو سوا سی خیر اور خوبی اور وسعت و نرمی اور سلامتی تمام ملاوسی اور یہ نیک ہی اور مکی ما  
 و کا خدا کی رد یک بہر ہیں ہی اس باتہ سی جہیں کہ انگوٹھی حقیق کے ہو اور جو دعا کہ  
 انگوٹھی حقیق کے ہا نہ سی حداسی مانگی وہ جلد قبول ہوتی ہی اور خدا بعلی فی نظر حقیق  
 کی تو ایسی حال سی حقیق کو پیدا کیا میں نہ ریا کہ قسم مجبی ایسی ذات اقدس کے کہ حسی تہ  
 میں ولایت علی کی ساتھ انگوٹھی حقیق ہوئی اوسل تہ پر عذاب نگر و سکا اور یہ عزت  
 ہی کہ جب خدائی یہاں تو نکو پیدا کیا تو جس کے ولایت اہلبیت کا اقرار لیا تو یہی حقیق  
 اور یافت فی اقرار کیا سوا سطی انہیں جس کے فصل کیا اور پھر روایت ہی کہ حقیق  
 سرخ کا پہلا وہ پہاڑ ہی کہ حسی اقرار و عذابت خدا اور نبوت رسول کا اقرار ولایت  
 حضرت امیر المؤمنین اور ان کی اولاد طاہرین کے امامت کا کیا اور ان کی شیعوں کی فصاحت اور  
 تواضع اور ان کی دشمنوں کی عداوت کا اقرار کیا اور رکعت مار حقیق کی انگوٹھی ہی ایسی  
 لی حقیق کی ہزار رکعت سی اور حقیق سرخ پر سجد ہی اللہ و علی و آلہ کے کہ وہ کہو گے  
 یہی زدناسی بخاوی مگر ایماندار ایک شخص کو راہ میں کسی ماہ زن فی مارا و سنی بہر  
 رسول سی جو جس کے حضرت فی فرمایا کہ انگوٹھی حقیق کی پیدا کر کہ اس سے اماں ہو لی تمام  
 اکر و ہا نہ سی ایک شخص اصحاب مام علی نقی علیہ السلام کی کہتی ہیں کہ میں نے جو حضرت علی علیہ  
 کہ میرا قصد ہی کہ زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام کو جادوں حضرت فی فرمایا کہ انگوٹھی  
 حقیق رد کی اپنی پاس کہہ دو ایک طرف کی رخ پر ماشاء اللہ لا فلا لا کہ باللہ لا شہر  
 اللہ کہہ دو اور دوسری رخ پر شہر لا علی کہہ دو کہ یہ باعث اماں ہی ہر ذوقی اور  
 بہتر ہی مخطوبین کہہ دو اور دوسری انگوٹھی ویر و زنی کی کہ ایک حیر اس کے اللہ اللہ

برور لکھائی ہر دہائی انگہ میں اور میں مائیں انگہ میں اور حسب ضرورت لکھا جی تو یہی اللہ  
 جل جلالہ کا حکم ہے اور اگر کتب دیگر میں بھی ہے کہ اگر کوئی کتاب میں ہے تو یہی ہے  
 رگزی ناگرہ میں ہے کہ نظر میں مکر وہ معلوم ہو اور جب انگہ یا جملہ میں لی تو بابت  
 ہر ایک اور ہر ایک انگہ میں اور جب نظر انگہ میں ہو تو الیٰ اللہ ہی ہر ایک کو منہ پر لکھی اور یہی ہے  
 اللہ کا حکم کہ اس کی حکمت و حیلہ و درستی اور کتب دیگر میں بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی  
 دیکھ کے صورت کو جسے ارہیں کیا تو حق تعالیٰ بہت اسے حمایت فرماتا ہے اور عطا اور  
 ہی خوش ہر روز لکھا ہے وہی وہی انگہ میں ہے ہی کہ لوی خوش سی و رکعت نماز ہے  
 نرنگی لی لوی خوش کی شکر رکعت نماز ہے ہی سی و اگر کلاس کا ہول سو گاہی یا عطر لی  
 ہاتھ منہ پر پیری اور صلوات ہے پیر اور اوٹکی کی پر بھی حضرت رسول فیالی ہیں کہ  
 سیری ہو سو گاہی وہ وہ کلاب کا ہول سو گاہی اور نہ ہا ہی کہ سید ہول سری عرفی  
 راہو اپنی اور گل سج حرفی جبریل سی سدا ہو اپنی اور گل خرد و حرفی براتی سی سدا ہو اپنی  
 رد و سری وہا ہے ہی ہی کہ شمس معراج کو عرف حضرت کا زہن پر لکھا تو اس سے  
 ہر خ پیدا ہو اور اگر کوئی کتب کوئی لوی خوش کے حیر دی تو وہ اس کا رگزی اسو  
 د ہی خوش اگر ام ہی اور اگر ام سی اسکا لکھی ہی لکھ احق اور اگر کوئی گل یا ریحان بیکہ  
 سے نوہ اسکا لکھی لی لی اور سو گاہی اور اگر کتب پر کہی اور صلوات ہے پیر اور اس کے  
 ہر پر بھی ہو یک بیابان علاج کی برابر تو اس ہونا ہی اور گناہ دور ہوتی ہیں اور اب  
 لوٹھیان بینائی اور پیری کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ  
 شمس ہمارا بیچ لکھو تھان پیری وہ ہیں ایہا معلوم ہوتا ہے یا فوت تو زینت اور دفع  
 و کی دہشتی اور حضرت ہیں خلاص حداسی اور ہمسی ہی اور فیروزہ کہ مومنو لکھو ایہا معلوم  
 ہا ہی اور محتج ہو کہ ہی وہ ہاتھ حسین فیروزہ ہو اور چشم اور دل کو قوت دینا ہی اور  
 اکہ ترم اکتی ہی کہ نا امید کری اس غائبہ کو حسین فیروزہ ہو اور دھاک لکھی اوٹھا نا جا  
 رحمد صیتی لکھ ہر ہر ہاتھ میں نہ کہی ملکہ اپنی یا اس کہی کہ ہر گناہ جن المں کو دور  
 اپنی اور جملہ المں اور شہر ہوں سی ملاقات کری تو ہاتھ ہر ہی کہ اوٹکی شکر کو  
 کرنا ہی اور درخت کہ لکھو لکھی ہو سکی ہی تو ہر نظر الیٰ ہی میں اسوی تو اسکا یکس کا ہو  
 تو اسکا ایتھا اور صلی کی اور اگر رحمت خدا ہو تو تو جملہ درخت کی لکھی ہو کہ کوہ

شقاوت ہی اور بری ہمسایہ ہیں کہی کہ نہ لی اور نہ بنائی اور جب چاہی کہ مکانی غیو ڈالی  
 کی رونق پڑی کہ کلمہ معطلہ کی نیوہنتہ کویشی ہی اور بعد ہفتہ کی اتوار اور جمعرات اور جمعہ کو  
 بہتر ہی اور حبس کو بی گاہر یا سائی تو سخت ہی کہ ایک بکرا فوج کری اور اوسکا کہا یا پکا کی جملہ جونا  
 سومین مار گدایہ سو کو کلائی اور فوج کو وقت جیوانکی یہہ پٹھی لومہ اللہ واللہ اللہ  
 اللہ ما دہ جوہنی و من اہلی و ولدا می مکر دہ الحی و الاہلی و الشیاطین و نارک  
 لوی و نامہ بلو و لہی اس کی رنگ سی جو اس خداسی سوال کیا ہی عطا فرمایا گیا اور اس  
 بہہ ہی والو کو مشر حرا و انیس سے حق تعالیٰ اپنی حفظ میں رکھی گا اور مکا بہن کشتی ہی فوج  
 چور تہہ سوا ہی کہ فعل حرام ہی اور یہی سی بنی ہوئی ہو نو اوسکے عضو کو ناقص کر لی ہو  
 جببہ ار کردی نو بہن ہی اور نصو و روس غیر دیکھ پال ہوئی ہی کچھ مضائقہ نہیں ہے  
 سو انصوریہ ساز کی اور ہر طرح کی اپنی مدد و کی موافق نہکانی نیست کرنا اور فروکش کرنا  
 سے حساب کہ حد ملو کو نہ پہنچی مگر طلاق کا ہی بھی منع ہی اور چاہی کہ نہا کہ ہی  
 منہ ہی اور نہ ہی اور کو بھی یہ ہی تنہا منہ ہی بہت حدیثی ظاہر سو نا ہی کہ جب سیکو  
 مکانیں یا اور کہیں شیطان نہا پاتا ہی تو اوسکا اختیار و سوسہ گری پر بہت چلتا ہی  
 سستہ الامکان ہی بی فی ضرورت کی کہی کہین نہ اختیار کری اور رو بہت ہی کہ گہر و بڑی  
 جہاز و کیا کرنا کہ تمہارے گہر بہو دو کی گہر و سی ہم متسا بہ نہون اور کوٹا اور کوٹا کی گہر  
 نہ بہی دو کہ بہہ دو دن چیزیں شیطان کی پہنی کی جگہ بہن اور گہر بہن جہاز و دینی سستی ہی  
 بہن ہوئی ہی اور کوٹا کو گہر بہن بلکہ نرہو یک گہر کی بھی بہی مدو کہ کوٹا بہن شیطانی جمع  
 ہاں رکھی کہ گہر بہن کی زنجی جس ہی ہاں او کی سستہ ملا کہ حدیثی کہیں ہی ہیں اور نہتہ اور نہی ہی ہاں  
 اور خاند بھی بہانی کہ صاحب خانہ کو نفرین کرتی ہیں اور حضرت امام جعفر فرماتی ہیں کہ جو کشتہ  
 یا لٹا ہی مو ہر روز اوسکے نامہ حمل ہی تو اب کم ہو تا ہی ہاں کہو تر اور مرغ سفید تاج شکا نہ  
 اور بہن اور گامی اور گری کا گہر بہن بالنا حوب ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہیں  
 کہ جنو کی لڑکی جو آتی ہیں نقان جانور و نسی کہ بیتی ہیں اور ہمارے لڑکی او کی کہانی سستی ہی  
 شرسعی محفوظ رہتی ہیں اور بہہ جانور اپنی پرورش کر لی والیکو دھا کرتی رہتی ہیں کہ خدا  
 نکو برکت دی اور مرغ سفید کی پرورش سی خدا اوسکی پالنی والیکو مدد اوسکی گہر جفا نکو  
 اور چشتی امام فرماتی ہیں کہ مرغ سفید ہمارا اور ہر منن کا دوست ہی اور مرغ تاج شکا نہ بہن





نہ جمع سی جوائے محمد ﷺ کہی اور جو صرف سلام ﷺ کہی تو اس پر  
 اگر کوئی کچھ ادا کرے تو اس کی بھی توبہ نہیں آتا اور اگر کوئی کچھ بھی اور بڑا بھی  
 توبہ نہیں آتا اور عالم کی اعواز کی وسیطی کو پہلے ادا کرے تو کچھ ادا کرے بڑا نا  
 ضرور ہی اور زادہ ان الفاظ کو بھی بڑا نا خلاف سنت ہی اور روایت ہی کہ جواب خط کا  
 لکھنا بھی مثل جواب سلام کی واجب ہی اور معنی سلام کی یہ ہیں کہ تو میری طرف سے ساتھ  
 سلام کی کی ہی خدا تعالیٰ سے چہد کیا معنی کہ عیبت تیری نکر و نگا اور عیبت تیرا نکر و نگا اور  
 مصافحہ اور مصافحہ کی بھی بڑی جواب ہیں یعنی مومن تقیم سی یا تہہ سی یا تہہ ملائیکا اور اسافر  
 مومن سی بھل گیر ہو نکر بھی جواب تو اب ہی جب مومنین اکیسین اس طرح کی ملاقات کرتے ہیں تو  
 کسیکے نہ کوئی گناہ نہیں ہوتا ہی اور اگر مومنین اکیسین ہوسہ لیں تو ہوسہ لکھ لیں کہ ہوسہ  
 لب شرط نہ وجہ اور فضل کی واسطی مخصوص ہی اور دوسرے ہوسہ کوئی نکر ہی کہ ہوسہ پیر چہد جواب  
 یہ غیر کو واسطی خاص نہ دوسری روایت ہیں کہ جب کسیکے دوست ہوسہ کی ملاقات کرتے  
 تو گویا دوسنی اس کے بندگی کی اور حدیث ہیں کہ اسی گروہ مومن کو اکیسین ایک ایک ملاقات  
 اور محبت کردہ اور ایک ایک کو اکیسین تحفہ اور ہدیہ اور ملاقات کو جاؤ اور انہیں ملا  
 اور دوسرے خدا سے دوستی کرو اور دشمنی نہ ہی دشمنی کرو اور محبت میں پیاری کر کرو  
 زندہ کرو یعنی ذکر حدیث اور قرآن کا کرو اور درود پڑھو کہ ہم باجست حیات ہمارے ہمارے  
 دلوں نگاہی اور جنسا ملاقات مومنین سی شیطاں کو سب ہوتا ہی ویسا کسی اور ام سے ہیں سب  
 ہوتا ہی اور اگر کوئی مومن اپنی گہر میں ہو اور دوسرا مومن ملاقات کو اس کے آگے ہاؤن اذہر  
 آئیکانہ ہی یا ملاقات نکر ہی تو جب تک پہر وہ ملاقات نکر ہی لعنت خدا میں ہوتا ہی ایک شخص  
 چہد ہی امام فی پوچھا کہ تمہاری شہر مسکن اور رہنمائی کس قدر فاصلہ ہی اوسنی جو ضلع کی کہ دریا  
 راہ دلی اگر ہوا موافق ہو تو پانچ روز کی راہ ہی اور خشکی سی آٹھ روز کی راہ ہی دریا کی کہ کس قدر  
 نزدیک ہی جا ہی کہ برادران مومن اکیسین ایک ایک سی ملاقات کریں اور چہد اپنی تازہ کریں تو  
 قیامت کو ہر ایک کو ایک گواہ درکار ہی کہ کوئی اسی کی دیں کی کریں اور اول ملاقات کا ہر  
 سلام ہی واجب ہی کہ اگر کوئی پہلی سلام کرنی بات کریں تو جواب نہ دے اور ملاقات دہاوی  
 نہ جو سلام کرنی ہیں بھل کر ہی جواب ملاقات اور مجلس حدیث میں بھی ہر سلام  
 شہدنا قبلہ سوچ کا ہوتا ہی اور جو کچھ مجلس میں اپنی قدر کی خلافت ہمارے پیشی تو حق تعالیٰ



فرمائی ہیں کہ جس مجلس میں کوئی ذکر خدا اور ذکر ہمارا کرے گا تو حشر کو اوسے ندامت ہوگی اور  
 ایک مجلس کا کچھ ذکر کرے یا پھر اور کسی کے عیب و ثواب کا کچھ تذکرہ دوسری مجلس میں جان کرے کہ  
 ذکر مجلس میں امانت داری ہیں داخل ہی اور ہر شخص کو جہاں کہ اپنی صحت اور رفاقت میں اپنی  
 ناپ کی دوستوں اور مصاحبوں اور رفیقوں اور نوکروں قدم کو رکھتی کہ یہ لوگ مثل باپ کی  
 مہربان ہوتی ہیں اور اگر کوئی کسی مجلس سے اذیت کی حالتی لگی تو یہ آپ شرفیہ سبحان سر پاک  
 سر علیہ السلام و السلام علی آلہ وسلم و السلام علی من اتبعہ من بعدہ و السلام علی من اتبعہ من بعدہ و السلام علی من اتبعہ من بعدہ  
 نوکھارہ اوس مجلس کا ہونا ہی اور مسلمانوں کی گنتی کی موافق خدا اوسے ثواب عنایت فرمائے گی اور  
 جس مجلس میں بیٹھی یا جائے وہاں ہر قسم کی سنی بنی حال کو رکھتی اور حضرت رسول خدا فرمائی ہیں کہ  
 بہشت میں خود کسی بہرہ ہی کہ جو جگہ اس کی سناوار نہ ہو وہیں بیٹھی اور جہاں جاؤ اللہ اسے صبیح  
 العباس معنی بر خور کرے کی اپنی مہر کی موافق سامان اور اچھی لباس سے جائے کہ مسئلہ عت  
 حلال پر جو حال اپنا راہ کو پیر ملا ہر کری پہلے دیکھا ہی وسطی نوہمین عطیہ خدا کی ناشکری ہی  
 ذکر اور عظیم اور کھلم کھلا کہ بعض عداوتوں اور کاموں کی اوقات میں اور کچھ ہنا اور کچھ چاہا  
 حدیث میں آیا ہے ہر کام اور معاملہ اسد میں اور اکل اور شراب اور اٹھنی اور بیٹھنی اور سونے اور کھانے  
 کی وقت عداوت سے امت کی کہنی کی رکھتی تاکہ ہر کام اوسکا شیطانی شرکت سے خالی رہے حدیث میں ہے  
 کہ روز حشر کو ایک شخص کو اوسے گناہوں کا نامہ اوسکی پانہ میں حکم خدا سے دیا جائیگا موافق عداوت  
 کی اوس نامہ کی پانہ میں لکھی وقت اوسکی منہ سے یسبح اللہ الکریم کل جملہ نکل جائیگا نامہ جو  
 آہول کی یکہی گا تو وہ تمام نامہ فیدہ دیکھائی دیکھا سادی کا غذ کی طرح حسنی اور کوئی گناہ کوئی  
 منہ کا صرف بسم اللہ کی کہنی کی برکت سے اور روایت ہی کہ قیامت میں ایک بندہ گنہ گار کو نیک  
 دوزخ میں ڈالنی کا جو گا اور دوزخ میں جاتی وقت اوسے منہ سے بسم اللہ نکل جائیگا قدم جو  
 دوزخ میں پڑی گا تو ستر برس کی راہ تک اوسے آتش دوزخ پہاگ جائیگا اور روایت آئی ہے کہ  
 جو کوئی شروع کسی کام میں بسم اللہ نہیں کہتا ہی تو حق تعالیٰ اوسکی کھار میں اوسے کسی چیز کا  
 مبتلا کرتا ہی اور اگر بسم اللہ کہتا ہی تو اوس کام کو مبارک کرتا ہی اور شروع ہر کام کے پہلے شروع  
 روز بہتر ہی اور اگر خدا کو ہی نعمت عطا کری تو اسکا اللہ ہی تو گویا شکر اوس نعمت کا ادا کیا  
 اور اگر کسی شے کو عداوت کرے تو ہی الحمد للہ ہی اور اگر وہ بدتر کہی تو ثواب بھی اوسکا دے گا  
 عطا کرتا ہی اور اگر تیرے گناہوں کے بخش دی جاتی ہوں اور اگر اللہ عداوت کرے تو دوزخ



ہم کی جان کری ہو ایشیائی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کل جبار  
 اور کج اور راہ مار رہا تھا تو دوسری بیسی زیادہ ہو جی حد سے زیادہ ہو گیا اور وہ کسی کو  
 چھو نہ سکا کی گئی اچھے حصہ کو دوسرا ملایا اور اس حصہ کی تمام کو اس کی پورائیہ مارا اور وہ کلا کہو  
 لشیخ علی بن خازن ذلک علیہ السلام ان یسأل اللہ اس کے حصہ کا ملال دے دیو اوتہ  
 ایسی یاد اور سیکھے بہرہ سی سہو کی بی ظلم گناہ کا سبکی تو اُس شخص اللہ کہی ہو وہ گناہ نہیں با  
 حامی اور اگر کسی کام میں سبکو کچھ نقصان ہو تو بخشنے دے گا اُن سبب لکھا خیر و خیر ہاں  
 دیکھو اُن کہی ہو نقصان کا حوص اس جہادی اور صوبہ شدت کسی عمر کی ہو تو سر کو اس کے  
 طرحہ اہم کی ہیں مار لشیخ اللہ الخیر الخیر کہی ہو وہ ہم ملے مع ہوتا ہی اور یہ وہ گوی  
 مار سہو کی سبکی تو بخشنے اللہ کہی ہو جو کوئی جبر کہیں امانت نہ کہی ہو امانت لکھا اور  
 پڑھ کی رہی ہو اسرار اللہ وہ محفوظ رہی اور سیاہ اندھاں جس میں تو مل آخوند نور اللہ  
 اور قل اعوذ برب الفلق یعنی اور سبکی کی کر گئی وہ شخصان میں شیخ ابو عبد اللہ  
 والکلام لکھا کہ میں جہاد کہی اور یابی رسی نو حکم لکھا کہی اور غصہ کے وہ میں یہ  
 دشمنی اور نہ اوتھی اور بکرہ صلوات پڑھی اور کسی معاملہ یا اور امین جو وہ بھی ہم شری خدا کے  
 جلس کی ان صیغہ نشی و اللہ اور ما تدر یا تا تدر یا عجا کہا جائی تو کفارہ او سکا تو را ادا کی پڑ  
 محاسن کو کہا نا کہ لکھا یا بن مومنون محاسن کو کو کثیری رہا ہی مانتن پروری خود رہی کہ چوٹی  
 قسم میں سوا خدا اور گناہ کی کفارہ بھی لازم ہوتا ہی اور حصہ ابعد ہوا اور اولی مسابو  
 اور خاد کہے معظمہ کی بھی جو وہ بھی قسم اور سطر کی قسم گمانی سی ہی سنی ہیں بری رہی اور  
 جائی اور باب اور مال کی قسم لکھا ہی کہ اس میں ایک شخص کی فضا جس ہی کچھ فائدہ نہیں ہی سوا  
 ضعت ایمان کی اور خط مسہرہ یعنی جہیکہ سبکو جس جائی تو جہیکہ والی اللہ دست  
 اللہ اللہ کہی اور جو سی وہ تو حکم اللہ کہی تو یہ جہیکہ والی او سکے یا او کی جواب میں  
 حکم اللہ کہی اور جہیکہ والی سکول لازم ہی کہ وہ حد صلوات بھی پڑھی پڑھی اور ان پڑھی  
 اور نس ہا رسی جو یہ پڑھی جہیکہ لوسی وہا کہی شفا اللہ کہ نہیں ہا رسی جو یہ جہیکہ  
 آئی نومہ ہا رسی ہی اور عورت جہیکہ دوسری والی کہی عا والی اللہ اور لکھا کہی جہیکہ  
 نوس لی والی دیکھا اللہ کہی اور اگر ماہ جہیکہ تو جہیکہ سفا اللہ کہی و ایشی  
 کہ موس کے بہت میں اگر کوئی قصور کر گیا تو جس میں ایسی لکھا تو طلب کر گیا اون

ثواب ہوں اور دُش گناہ بھی معاف ہوں اور دس درجہ اسکے بہنسل ہیں بلند ہوں اور ایسا ہی اگر  
 کوئی سیکھے ساتھ کوئی احسان یا نیکی کرے یا کوئی نیکہ چیز کہی تو اس کا شکر اور مدح کرے اور جو ایسا  
 چاہے شکر و ایستہ ہی کہ جسے شکر اور میو نکار یا وہ کہ اسے شکر خدا یا وہ کہ اسے شکر  
 آپ ہی کا احسان کا کہ اسے شکر خدا نکار اور جب کوئی باریخ ہو تو کہی اَسْتَغْنِي بِاللّٰهِ عَنِ كُلِّ خَالٍ وَ  
 اَوْس بَرِّخ کو خدا جلد دفع کرے یا کہی کہ کاش ایسا ہو اور جو کسی اور کو مسلمان کسی باریخ یا ملین  
 و بکری تو نہیں بلکہ آپ ہی کے بھی اَسْتَغْنِي بِاللّٰهِ عَنِ كُلِّ خَالٍ وَ اَوْس بَرِّخ کو خدا جلد دفع کرے یا کہی کہ کاش ایسا ہو اور جو کسی اور کو مسلمان کسی باریخ یا ملین  
 تو ہر کہ کسی اور سے ملین مسئلہ ہو اسے اسے کہی کہ وہ کسی اور سے ملین ہی کہ اگر حشر ہم بھی نظر  
 بھی حق ہی نہ خوف کوئی اس سے سنے یا اس کے ارکان کی سبکدوشی ہو کہ یہ شری و اَنْ يَّكْفُرَ الدِّينَ يَكْفُرُ  
 لِيُوَلِّعُوْكَ بِاَنْتَصَارِ هِمَّ لَمْ يَكْفُرُوْا اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ وَمَا هُوَ اَكْبَرُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ  
 جو حشر ہم سے شری تو نہیں بلکہ آپ ہی کے اسے اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ وَمَا هُوَ اَكْبَرُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ  
 صدقہ ہو اور اگر کسی کوئی چیز دیکھی اور وہ اپنی نظر میں اچھی معلوم ہو تو بھی کہی اور اسے  
 مبارکباد دی اور جو نیا کچھ اپنی اور وہ اچھا معلوم ہو تو مابہر محل کی وصف اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ  
 اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ اَللّٰهُ يَكْفُرُوْنَ  
 کوئی لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم کہی ہو خدا اسے سہل کر دینا ہی جنت شعلوی  
 خوش خندانہ او شہر بکا تو او ہوں سے کسی حوالہ کو کہنا تو او نہا تا عرس کا آسان ہو گا اور  
 اگر کسی چیز کو دیکھی اور اسے اچھی غالب بخانی تو تو کل حدیث کرے اور اپنی دلکش توشیش سی خالی کرے  
 اور بھی حوالہ کرے کہ یہی تو اس کے ضرر سے خطا پناہ دیکھا اور منقول ہی کہ غالب بد کا یہم فرمے  
 کہ اگر کوئی اپنی وسط سخت تسمیہ کرے نیکو تو سخت ہو گا اور اگر سہل جانی گا تو سہل ہو گا اور کہی  
 تو یکہ نہ ہو گا اور دوائی اس کے توکل علی العبد ہی اور ہنگام ذکر مزین نعمت و خیر ہیں شقائق  
 اور اللہ اکبر کے کہنی کی عادت رکھی اور درود پڑھی کی بھی ایسی ہی مقام تر نصیب میں حادثہ ہی  
 اور جب کسی خوف معلوم ہو تو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھی اور خدا سی پناہ ہے  
 اور یہ ہم میں لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اَكْبَرُ مِنْ الظَّالِمِيْنَ پڑھی اور خدا سی پناہ ہے  
 اور جو کوئی سیکھے کر شری تو اَوْضَحْ اَكْبَرُ اِلٰی اللّٰهِ بہت پڑھی اور جب کسی کام کو نیکار ادا  
 کرے اور کسی ہی کہی کہ فلاں کام میں کل کرونگا یا کہیں جاؤنگا یا کسی قصہ کو بیان کرے یا جو  
 کسی ہی کہی کہی تو ایسی فلاں بہر وقت مشیت خدا پر ہو تو وہ کہی اور اِنْسَانًا مَّا كُنْتُ اَشْكُرُ





حقونہ میں حاکم عطا ہے ہی اور حسب آواز گدہ ہی مانتی کی سی اور اھوئے اللہ میں الشیطان النجس  
برہنہی اور ہم جب ہو تو نام نہ نکلی من کل شیء ولا نکلی منہ شیء من اھوئے اللہ میں  
حصر صادق فی ایک حد کیو اسی پڑھی کو ارشاد فرمایا ہو رہی حصص میں اسکی پڑھی کے  
سکھنے سی میری جوت گیا اور حوالہ جابی تو وہ ماساۃ اللہ لا فوۃ اللہ بالذکر کی پڑھی کا  
وردری اور قلعہ برج کوئی نہ ہو کی اگر سچ ہو تو سمعہا پڑھی حصر رسالت مآد صلی اللہ  
علیہ وسلم کہ فرماتی ہیں کہ ڈکار بمن حدیثی مگر حسب ڈکار اسی تو آسمان کی طرف سہا دی جا کر سکے  
نہ ڈکاری او اب خط لکھنی کی ظاہر یہی کہ خط لکھا عور اور احسان و روادہ  
اولیٰ دریافت حال کی پہلی سہت ہی اور او کو جواب خط لکھنا منسلک سلام کی واجب ہے  
حدیث میں بھی یسنا فی خطیر لیسیم اللہ اللہ اللہ اللہ کا لکھنا کوئی چھوڑنی کہ عہد کا  
منار کی خط کا ہوا ہی اگر یہ بعد اسم اللہ شعر لکھی تو یہی مضائقہ نہیں ہی اور جہاں قبل  
الشارعہ کی لکھنی کا اسی نوویاں انشاء اللہ بھی ضرور لکھی حصر سلیمان علیہ السلام  
ایک بار فرمایا کہ آج شتر جوہر و فنی اپنی نزدیکی کرونگا اور اذنی شتر بٹی حویدا ہوسکے  
تو اذنی جہاد کرو اور نگار انشاء اللہ لکھا ہیں بموجب ای فرما کی سبقت مقدار ست فرما  
اشارہ اللہ کی لکھی سی سیکے حل رہا ایک کی حادہا تو اوسکے ماقصص کا لقب ہم مدہا ہوا  
اور خط لکھنے کی اگر حاکم خط کی حرف پیر چڑک دی تو حاضین اوس خط کی جلد رائی ہیں اور  
لکھی ہوئی سیکار کا غد کو عکسائی و تہو ڈالی اور اگر کوئی کا غد جبیر کوئی نام خدا کا لکھا ہو  
اور وہ راہ میں پڑا تو کسی مقام فی توقیر پر تو خدا تعالیٰ شتر ہزار فرشتی اوسکے لکھنے کی حادہ  
مصر ہر ماہی کہ لکھنی پر فرشتی اوسکے حفاظت کہیں جب تک کہ کوئی موس اوسی او تہا  
اور نام اوس موس کا مقام علیین میں لکھا ہی اور اوسکے باب نامی عذاب میں محفوظ ہے کہ  
اگر جو کا ہر ہون اور ایسا ہی مال ہی ایہ ہا کی بھی ناموں مبارک کا اور اگر کوئی کہہ کہہ  
ایسی راحت لکھی تو پہلی ظہر فی و سنای سی پیشانی پر لکھنی و حادہ لکھنی اللہ اللہ  
اللہ تعالیٰ اللہ و عذاب اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ  
لا یحسبون حلالا اللہ و انا کہ فی الدنیا و لا حوق علیہم  
ولا ہم یحسبون راوی کہا ہی کہ حسب حصر صادق علیہ السلام سی ایسی سی  
حس مطلب کو اس بیوت سی خط معنی لکھا وہ مطلب میل فرما اور یہ بھی ایک







کہیں تو وہ بھی تو دور فیاں میں اس کہا ہوا حساب نہ ہوگا دنیا کی ہر لالچ چیز کا حساب ہوگا  
 اور حرام چیز پر عذاب ہوگا اور اگر ہر کہا ہو کہ ہاں تو سنت اسم اللہ کہی تو کوئی کہا مافوقین  
 گناہی با شروع کرتی وقت کہہ لی بسم اللہ علیٰ اولہ و علیٰ آخرہ ابھی کسی کہا فی سیر  
 ہوگا اور جو کہی بسم اللہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ والسلام تو یہو الہ منہد میں کہی نیائی کہ گناہ تو  
 سب بخش دی جائیں اور کہانا کہانی میں بات کری تو پھر کہانی وقت اور بسم اللہ کہہ لی اور  
 اگر کوئی مجھ و ہم باور کوئی آزار والا دسترخوان پر شریک ہو تو کہی بسم اللہ پھرتا ہوا واللہ  
 تو کلام ہو اور روایت ہی کہ کہانا کہانی کی بارہ باتیں ہیں کہ ہر مسلمان کو جاننا اور نکالنا  
 ہی اور میں ہمارے باتوں کا سامنا نہ فرض ہی پہلی ہر محنت کو خدا کی عنایت حافی دوسرے  
 جو کہا تاہو اوسنی اضی ہو کی کہانی تیسری بسم اللہ کہہ لی کہانی چوتھی کہا کی شکر ہوگا  
 کری اور چار سنت ہیں پہلی کہانا کہانی سی کہا نا کہانی کی وسطی ہاتھ ہو اور دوسری ماہن  
 سان کو نہیں پر کہہ کی وجہ نہ کا اوسیر و کی اور واپسی زاہد کو ارٹھا کی شہا بیستری بن  
 اور نگاہ نہی کہا نا کہانا تو کھی او کلاماں چائنا اور چار آداب ہیں ہیں پہلی یہی کہانی کی  
 سی کہا کی کسی اور کی آگے سی کہا سی دوسری یہو الاجہ ٹا کہانی تیسری یہ تہا کی نیو السکو  
 کہا کی چوتھی کہانی وقت اور دلی طرف نہ کیہی اور کہانا کہانی وقت چار نہ تو شکر و کی  
 شہادت سی نہ پیشی بہت فرونی سی پیشی مان ہاتھ نہیں یہ کہہ کی کہانی کا مضامفہ  
 نہ نہیں سی اور دو اونگہو نشی نگاہی اور فی ضرورت کی کہی بائیں ماہہ سی کہا کی پنج  
 رکائی سی نگاہی بلکہ کنارہ سی نگاہی اور شروع اور خاتمہ کہانی کا ممکن چیز سی کری  
 کہ بہتر ملائیں دفع ہوتی ہیں اونچین چون اور سفید انار ہی اور پیر دوسرے راست ہیں کہ  
 اس کی تھو مقل حکم کی لکھا ہی اور شہب کہ کچھ زکاء ہی بھی دسترخوان پر ہو اور مان کی کہانی  
 محمد اور دکر خدا کری کچھ ہو وہ اور لغو اور کہیل کی باتیں کری لہر کہانا بہت گر کہانی  
 کہ فی ریک ہوتا ہی اور سبطا کی اوسین ہر کہن ہوتی ہی اور آداب کی خیالی سی کہانی اور  
 یانی ماور فرآن اور محدہ گاہ پر یہ ہوئے اور تہو کو کوشش بہت صاف نگری حصہ  
 حو کا ہی اور جو ایسا کری تو کوئی اچھی سی اچھی چیز اوسکے اوسکے کہانی عاتی نہ ہی وداگر  
 دسترخوان پہلی کوئی پیر ہو گا تو ہاتھ نہ کبھی کہ اور لوگ شرمندہ نہون اور جو رکائی  
 مانا تو قصہ نہ کا داس کو تہ اور حورہ و سنہ خا کا کماں تو حنا اور حنا اور حنا اور حنا

ہشتون اور عورتوں کو جمع کیا چاہا کہ کہانیں کہ ایک سال کی میاں نامی عدا پرست روزہ دار  
 ایک سو اسی کیا حضرت یعقوب کی دروازی پر کہ ای شی افتر کی ہن زمیال سائل تباری میر  
 ایٹ ہون پر روزہ دار اور اس کہ وقت افطار کا آیا ہی ایسی تک کچھ کہانیکو کہیں تم دوست  
 اور مائیت خدا کی ہر اگر کچھ ہو تو میرا روزہ افطار کرو اور ہن بہت بہو کہا ہونج حضرت پر  
 آواز دے سکے چہم ہن اولاد کی نہ سنی بس دم بچا رہا پھر گیا اور کہیں جا کی پانی سی روزہ افطار  
 کر کی فقیسی رات کو سو رہا اور پھر صبح روزہ کہا اور شام کو پھر حضرت یعقوب کی دروازی  
 پر اوسنی طور سی سوال کیا اور پھر حضرت یعقوب نہ سما اور اوسنی طرح سی اپنی اولاد کی خواہ  
 کیا پانی میں مشغول رہی اوسنی طور سی وہ رات بھی گذری اور صبح کو پھر روزہ فانی  
 رہا اور پھر اوسنی طرح سی تیسری روز بھی حضرت یعقوب کی دروازی پر وقت افطار کی آگ  
 سوال کیا اور حضرت تک اوسکے صدمہ پہنچا اولاد سی نہ پہنچی اور اسکا حال پتہ نہ ہو گیا  
 بہتہ غیر ہوا تو درگاہ خدا میں اوسنی عرض سکے کہ خداوند تیری شی کی گھر پہنچی حال کیا  
 اور ہن بہو کہا رہا اور انھو میں قریب ہلاک ہوئی پہنچا بس وحی ہوئی حضرت یعقوب کو کہ  
 زمیال سائل تباری در پر تین روز تک روزہ دار کیا اور بہو کہا پھر کیا اور اب وہ قریب  
 ہلاکت کی پہنچا اور بتی اپنی اولاد کی ساتھ خوب سیر ہو کر کہا یا کچھ ہماری سندھی میاں سکے  
 بہو کہہ کا خیال نہ ہو اس سکے عرض ہن اب نہ منتظر ہلا کی رہو میں وہ بلا مقارفت حضرت  
 علیہ السلام تھی اور شب جمعہ کو تو کہی سائل کو غلی نہ پھیری حضرت امام زین العابدین علیہ السلام  
 کی پانی حاد مونیر تاکید رہتی تھی کہ جمعہ کی رات کو اگر کوئی سائل علی تو نہ ہونڈ کی رواو ہوس  
 کی چوٹھی کہانی اور پانی سی کہی کوئی مومن آسین انکار نہ کری کہ مومن کا جو ٹٹھا کہا یا یا  
 یا اور جو چیز ہو کہانی یا ہی تو ستر عرضی خدا شفا دیتا ہی اور جو پانی نہ ہونڈا کہ مومن کی  
 تہ کی ماہ سی بھی تو حق تعالیٰ اوسکے دہلی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ قیامت تک اسکے  
 دہلی استغفار پڑھا کرتا ہی آو اس پانی پانی کی اہلیت طاہرین فراتی ہن کہ جو چہ سکے  
 سبب بینی کی چیز و نکاسد و ابانی ہی جو پانی کو لذت سی لذت سی تو حق تعالیٰ اوسنی حنت  
 صی حنت کی سبب بینی والی چیز و نشی متلفہ فرمای گا اور مراد لذت سی پانی ہی نہیں کہ  
 اس حنت اور فضل الہی سکے جانی کسی حکم فی الکیا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پانی  
 بینی کو کسی حاجت کی کاغذ سی مع کیا حضرت فی صریا کیون پانی پانی کو مع کہ پانی حاجت



قاتلون برکھی مخلوقات اللہ علیٰ الحسنین و اہل بیتہ و ائمہ اطہار علیہم السلام  
 و ائمہ کرام علیہم السلام نو خدای تعالیٰ لا کہہ سیکہاں اوسکی اوسکی نامہ عمل میں نہ سہا  
 ہزار گناہ اوسکے حق فرماتا ہی اور لا کہہ مری اوسکو بہشت میں جلا فرماتا ہی اور لا کہہ سہا  
 ازاد کر نیکا تو اب بھی عنایت کرتا ہی اور در حشر کہ جب سوا نیزی پر نیچا آتا ہی تو اب ہوگا اور با  
 عات کو اقدس و مرغ شعلہ و رہوگی اور ماری بیاسکی سپیکے نہ بائیں ہنہ کی باہر کی پرتی  
 ہوگی اوسوقت اوسکی اس مخلوقات کی برکت سی پایش معلوم ہوگی اور روایت کی ایک کہ  
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پانی پیا اور حضرت کی آنکھوں میں نور آئندہ پھر اکی اور فرما  
 لکن اللہ فان الحسنین پھر فرمایا کہ جو بعد یانی بینی کی ہماری جدا م جم حسین علیہ السلام آئندہ  
 کو یاد کر کی اوسکی قاتلون پر لعنت کری تو اوسکی موافق اسی روایت کی جو ابھی نہ کو جو کی سبب  
 ثواب ہو تی ہیں اور بعضی روایت ہیں ہزار گناہ کی حال کہہ گناہ بھی حق ہو تی ہیں اور ایک  
 روایت میں ہی کہ دیکھو کہ کسی کبھی پانی پیافوت اور جھٹل اور کہا ہی بہت ہی دھلی بہتری اور  
 رات کو بیشہ کی پانی مینا بہتری اور رات کو کبھی ہو کی پانی پانی سی نہ با و تی صفحہ کی پانی ہی اور  
 رگ جدام کی حرکت میں آتی ہی اور چپٹی امام فرماتی ہیں کہ پانی کو چوس چوس کی کم کم ہی ایک  
 نہ ہی جا کہ آٹھ ہو جاتا ہی اور بیشہ پیچ دہوتا ہی اور کہا نا کہا ہی پیچین پانی پینا بھی سہا  
 حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جو کہا ہی پیچین پانی نہیں پیتا ہی تو مجھ ہی کہ بہت  
 اوسکا کہون نہیں بہت جاتا ہی اور فرمایا ہی کہ تو ہی برتن ہیں پانی نہ پو کہ برتن کی پانی  
 جا میں شیطان رہتا ہی اور پانی بہت کو بند کر لی کہ کہا کرو کہ شیطان بند پیر کو نہیں کہو  
 و اب غمیافت کی روایت ہی کہ اگر کوئی مومن کو کہا نا کہلا ہی تو سوا خدا کی کوئی اس کے  
 ایک نہیں جان سکتا ہی نہ فرشتہ مقررہ رگاہ بار ہی نہ پیغمبر مرسل اور با نواب یہم کہ مغفرت اور  
 ما جوئی خدا اپنی اور پلازم فرماتا ہی اور بہت تو اوسکے و مہلی و اجیت جاتا ہی اور سہا جو  
 سکو بہشت کی نعمت و شہیگا اور لا کہہ بندی آتا و کر فی کسی ایک مومن کا کہا نا کہلا ما بہت ہی  
 رجو ایک مومن فقیر کو کہا نا کہلا ہی تو سوا اولاد سہیل کو دج سی پچا سہا نواب ہو نا ہی  
 رجو خنی کو کہا نا کہلا ہی تو ایک اولاد سہیل کو دج سی پچا سہا نواب ہو نا ہی رجو  
 نہ جہاں کسی گزیدہ داخل ہوتا ہی تو روق اوسکا اوسکے ساتھ آتا ہی آتا ہی اور جو  
 کہا تا ہی تو اوسکی سبب و مہو کی گناہ سوا نہ ہو جا تا ہی اور روایت یہ کہ کسی





ساتھ کہا تا کہ فی سبب حلال معلوم ہو جائے اگر ساتھ کہا تا حوالی اور رخصت کی گئی ہو  
 اگر نہیں پڑی تھی تب بھی نہ کہہ دیتا ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صحابی کہتی ہیں  
 کہ ایک روز حضرت کی خدمت میں بہن گیا حضرت نے کہا تا کہ اسکا نام اور چہرہ بھی ارشاد کیا کہ کہا میں  
 تہوڑا سا کہا با اور پاتہ روک لیا حضرت نے فرمایا کہ کہا عرصہ کی میڈی کہ کہا چکا حضرت نے فرمایا  
 اور کہا نہیں جانتا ہی تو کہ محنت و وسوسہ کی ایسی سی معلوم ہوئی ہی کہ کہا تا کہ میں خوشی ہو  
 رخصت ہوئی کہ میں بس حضرت اپنی پاتہ روک لیا سیکور کا فی بین ایکھا کرتی حالتی تھی اور میں  
 کہا تا تھا اور ایسی روایتیں بہت ہیں یہی روایت ہی کہ اگر کوئی مومن کسی دعوت کری تو اسکو  
 قبول کرنا جسکے دعوت کری او سپرہ احب ہی فی عذر سرخی کی عذر مکرری اور یہہ حق ایسا  
 کہ مومنو جن آپس میں ہر لارم ہی اور حضرت رسول پشامنی وصیب فرمائی تھی کہ وصیت  
 کرتا ہوں حاضر اور غائب سب علماءوں پر کہ ہر ایک دعوت مسلمانی قبول کری اگرچہ پانچ ہوں  
 حاتا پڑی لیکن جہاں معلوم ہو کہ کہا تا حرام ہیں یا اوس مجلس میں فقط اسہرہن یا امور گناہ  
 اوس مجلس میں ہو گئی تو ایسی دعوت کو قبول نہ کری کہ ایسی صحت میں شریک ہو سکی ماعتین  
 حدیثیں بہت آئی ہیں اور اس طرح کی محفلین معصیت خدا کی ہوتی ہیں اور ایسی مجلس گئی سی  
 دوری خدا سی ہوتی ہی اور ایسی مجلس میں فساد و غلبہ کی اور محبت و دنیا کی ہوتی ہی اور اگر  
 کوئی فی بلائی دعوت میں چلا اور کہا تا کہ اسکی توائیسی کہ اوسنی انگاری الگ کی کہی اور جو  
 کسیکو کوئی دعوت میں ملائی اور وہ اپنی ہمراہ اور کسیکو فی بلائی فی حالی تو اسکا حکم جہاں  
 کا ہی اور جو کہا تا کہ اسکی وہ حرام کہی مگر جہنمی سبب کمال محنت اور اختلاط کی بیگانگی ہو اور  
 تمام صاحب دعوت کا منع کر لینا بھی نہیں ہوتا اللہ وہ لوگ جاتیں کہ اس صورت میں جائز ہی کہ فی  
 حالی کہا تا کہ اپنے آپ کو اسکو بھی دین او اسکو اپنے آپ کو اسکو اپنے آپ کو اسکو اپنے آپ کو  
 ایک سادہ لیشناست ہی اور اسی کی لینائی کو بعد کہانیکی جواب قبلہ کہبتی ہیں اور خود  
 قبلہ کا وقت دیکھی کہا تا کہ اسکی بعد سی ہر وقت ظہر کی آتی تاکہ ہی اور خواب قبلہ مبارک ہو تا  
 درود و دعا کی کرتا ہی اور شیعہ کا حصہ اس صحاب میں نہیں ہی اور رنسان کو دفع کرنا بھی اور  
 ماضیہ کا وقت دینا سے اور مسیح کی نمود ہوسنے سے طلوع آصاب تک  
 و نامہ ہی کہ ہر وقت رنق بنی آدم کا ملا لگہ بانٹتی ہیں جو ہر وقت سوتا ہی تو اسکو ہر وقت  
 روم ہوتا ہی اور بنی اسرائیل کو من و سلوی بھی اسی وقت تقسیم ہوتا تھا جو ہر وقت سوتا تھا

حضرت امام جعفر علیہ السلام کو پہنچا کہ کہی ہمارے شیعوں کی تو دعوت بھی کرتا ہی دینی جو ضل کی کہ کہی ہمارے  
دو تین جو منہ لگی تیرے کہ ہنکی ہن کہا نا نہیں کہا تا ہوں فرمایا بزرگی انہی کہانی و ابوسے  
تیری سزگی سے دنیا وہ ہی اوسنی جو ضل کی کہ حضرت ہن تو او نہیں اپنی گہرین بلا کی کہانہ  
کہانہ تا ہوں اور اونکا مرند میری مرتبہ سی بہتری فرمایا بان حبہ ہ گہر ہن داخل ہونی ہن تو  
بہتری اور تیری حیل کی مغفرت کو ساتھ لیکے داخل ہونی ہن اور جب باہر جاتی ہن تو تیری  
اور تیری حیل کی گناہ کو ساتھ لیکے باہر گہری جاتی ہن اور جو کسی ہومن کو میں تہا نہ لکھا  
تو تلخی و زحمت کی اوسی نہو اور جو بیاسی ہومن کو پانی پلائی تو حشر کو خدا ہی اوسی جتن  
مختوم سی ہیراب کری گا اور جہان پانی ہو و بان پانی پلائی تو ایک بندہ آزاد کہ نہکا تو اہ  
ہو تا ہی اور اوسکے ہر گونہ کی پینی ہن ہتر ہزار ثواب عنایت فرماتا ہی اور جہاں پانی  
و بان پانی پلائی تو اولاد سمیل کی دس بندہ کی آزاد کرینکا ثواب ہوتا ہی و ایک آدمی کے  
زندہ کہ نیکا ثواب ہوتا ہی اور جو ایک نفس کو زندہ کری تو گویا اوسنی جہاں کی سب و میو کو  
زندہ کیا اور جو جگر تشنہ انسان یا حیوان کو پانی یہاں پلا لگا تو روز حشر کو سارہ عرش خدا  
میں وہ ہو گا اور اوسروں کیلئے سارہ کی جائہ لیکے اور جسی ایمان خدا اور قیامت سی ہو تو  
کہ موجب فرمان الہیت کی رہ اپنی جہاں کی توقیر اور تعظیم اور تکریم بہت کری اور اگر کوئی کلمہ  
گہر ہن کسی تو چاہی کہ صاحب خاند پچلی کہا تا سامنی اوسکے حاضر کری اگر اوسنی کہانی پچش  
چند ہو یا ہا حاضر کری اگر پانی کی بھی اوسنی خواہش نہو تو اوسکے و صو کیو اپنی پانی لاکے موجود  
کری اور اپنی جہاں کو کی کام کرے ہی اور روایت ہی کہ ایک بار حضرت امام رضا علیہ السلام کے  
گہر ہن ایک جہاں چوایا تو رات کو وقت حواب کی اوسنی چا کا کہ یا خضر مار کی چراغ کو بھی اچھو  
اوسنی منع کیا اور خود اوسنی اپنی دست مارک سی پھاویا اور فرمایا کہ ہم الہیت جہاں سی اپنی  
کام نہیں لیتی ہن اور روایت ہی کہ جب جہاں داخل ہو تو اوسکے سبب لائے ہی صاحب غلام  
مدد کری اور حسب باہر تو فکر ہی اور بخیر آداب جہان زاری بہر ہی ہی کہ صاحب خاند کہا نا جہاں کی  
بہر چھو اور حلال ہی اوسنی ہی اور جب تک کہ کہا نا کہ ہی صاحب خاند بھی اوسکی پرا ہی کی جانی اوسکے  
پہلے یا خضر کہا ہی ہی اوٹھائی اور اگر جہاں کی ہوئی آپ سی ہی تو اوسکے وسطی کہ پچھلے کہ چھو  
کہا نا کہ جو ہی اوسنی بھی کہانی اور اگر دعوت کی ہو تو اپنی مقدور کی موافق اوسنی بھی کہانی کہ  
اور اوسکے رغبت کی پچھلے سو خود کری ہو بہت رہا ہتو چن بابا ہی کہ کیفیت حد سنو کی محبت کے



[illegible]

اور جس کے سرور میں ان قسم کے فطرت اور متروک رہتا ہے جیسی تعبیر کو ہی دیتا ہے ایسا ہوتا ہے  
 میں خواہ اس میں چاقول اور جہان کی سوا اور کسی سی نگہی اگر کوئی وندوسی اور ذکر خدا کرے  
 عوی اور وہ جس کا خواب تھا وہاں ہی ایک توفیق لہ کی وقت کا کہ سبلا مکرہ ملے اور وقت نہ  
 ہوتا ہے اور دوسرا وہی اس کی بعد کا کہ وہ وقت سرور ملے گا ہی اور اول شعبہ کی خواہ  
 اعتبار نہیں کہ سیاط میں سو فتنہ اور ترقی میں اور اگر یہاں کہ میں نے یہ کہ علان وقت اور  
 تو سون وقت بہرہ و عا **اللہم لا تؤخ عنی عنک ولا تنسی عنک ولا تحذف عنک**  
**عن الغافلین** اؤم **ساعتک** کا اور کہ اکی حاجتوں اور اہم امور پر اور وقت کا ذکر  
 کرے کی دلی نالی ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے کہ اس وقت جب کا دوسری دعا لیا جائے اپنی  
 کہا ہو میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو یا کسی کا مشکل ہو تو یہاں سے ہی بہتر ہے  
 بری حور کی سوئی اور سون کی وقت **ورہ والتمس اور الکمل کہ ساء ساء** اور  
 بعد اس کی یہ دعا **اللہم اجعل لی من انی هذا فحسا وکسا** پڑھیں تو یہ دعا بہتر  
 یا بچوں یا ساقین رات کو کسی کو خواہ میں یہی گا کہ وہ تدبیر حاجت برائے کی تاویل  
 کرنی والا کہتا ہے کہ چھی رہے سر کا ماضی بہت سندت سی عرصہ سی تھا اور علاج سے عاجز تھا  
 اس اسپر عمل کیا مدنی پہلی ہی رہا کہ یہاں مدنی کہ وہ آدمی آئی اور میری پاس بھی ایک سی  
 سی ماہد میری سر پر ملا اور اس کا کا پناہ بنا کی کہا کہ یہاں سے گمان لگا جس جسمہ سی اور  
 سینگیان لگا تین فوراً شفا ہو گئی اور جس کو مدنی بنایا دوسری بھی ماہد ہوا اور حضرت امام  
 حنفیہ کہ ہمدار ہوتی تھی اور اواز بلند سی فرمائی تھی **اللہم ابعث علی ہذا المصلح وبعث**  
**علی المصلح وادبر عنی حق ما فعل الموب وادبر عنی حق ما فعل المکرم** اور پھر  
 امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو من بار قل لا اہی یا الکافرون او یتین یا  
**قل ھو اللہ احد** اور تین بار یہ دعا **استمد اللہ اللہی سلا فہم و استمد اللہ اللہی**  
**سلاک و سلاک و استمد اللہ اللہی المکرم و فہم الاکھفاء و ھو علی کل شیء قادر**  
 کی سہ می تو ایسا گناہ ہونے پا کہ ہو جاتا ہے کہ جیسی اچھی ای مائی پی سی پیدا ہوا ہی اور چھ  
 سی درجہ ہو تو میں بار **لا الہ الا اللہ و ھدک لا سرائک لہ بخفی و فہم**  
**و فہم و فہم** کی لا یتوشت پڑھ کی سوئی تو انشا اللہ بد خواب نہوگا آداب سو کی اور انہی اور  
 ماہر نکلنے کی جگہ پہلی اس سے کی کوئی اوس کی پڑھتین کی انگوٹھی کی گئی کہ ہنسکی طرف سے سر











اور مہر پر پھیری دو ان کلمات کی حرکت سی جلد شفا پائی اور روایت میں ہے کہ جو ایک انت  
 اور دن بیمار کی بیماری داری کری تو حشر کو حضرت ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 برقی کی طرح سی بل صراط سی جلد گذر جائی اور جو بیمار کی کسی حاجت کی و پہلی کو شمعش کری  
 تو خواہ حاجت بیمار کی برای خواہ نہ برای وہ گنا ہو یا پاک۔ جا لگا جیسی بھی مانگی بیٹ سی گونا  
 پیدا ہو کسی نے جو چاہا کہ یا رسول اللہ اگر بیمار جیانی بیمار داری کرنی جا لگا ہو تو نوایے ما و ہ ہو کا  
 حضرت لی فرمایاں اور چوتھی امام فرمائی ہیں کہ اگر یقین اور خلوص اور تہجد سی کو بھی پیکر  
 و صاحبہ سپہ کی یا اور طرح کی بیمار کی و اپنی بازو سرمانہ رکھہ کی سورہ فاتحہ ایک بار بائیں بار با  
 باج بار با ست بار با اگس بار یا سدر مار حضور قلب سی پڑھی تو بھی یقین ہی کہ مردہ بھی پڑ  
 جس کی حرکت سی جی و مٹھی او سی سورہ حمد سی شفا ہوگی تو پھر او سی کس جز سی شفا ہو  
 حضرت صادق و صادق علیہ السلام فرمائی ہیں کہ ایک روز حضرت عیسیٰ ایک اپنی مصاحبہ سے کہا کہ  
 لشکر میں لی جانی تھی کہ دریا لگا حضرت عیسیٰ یقین سی ہم اللہ کی پانی پر دریا کی جلی او سی  
 رضی فی لی ہی یقین سی ہم اللہ کہہا وہ بھی جلا اور حضرت کی پاس پہنچا اور جب حضرت عیسیٰ  
 کی پاس پہنچا تو او سی کے دھن کیا کہ حضرت ہی وہ مائی بریاہ چلتی ہیں اور میں بھی حضرت کی تھی  
 و رہا ہی پر حضرت کی نور سی چلتا ہوں میں مجھ میں اور پیغمبر خدا عیسیٰ میں کہہ فرمائی ہیں ہی  
 اس خیال کی آتی سی و سی لگا حضرت عیسیٰ نے خود دیکھا او سی و سی تو فرمایا کہ اپنی خیال  
 تو نہ کر میں جیسا دینی مستفاد کی تو پھر او سی طر سی عیسیٰ کی ساتھ پانی پر چلتی لگا اس  
 یقین کا ایسا مرتبہ ہی اور جو بعد نماز صبح کی جائی مرض پرما تہہ پیرتا جائی اور یہ وہ عا  
 یسہ اللہ الرحمن الرحیم اللہ اللہ و شہادتنا کہ یقین حکیمنا اللہ و انعم اللہ و کرم  
 اللہ انہ اللہ انہ اللہ انہ اللہ و لا حول و لا قوة الا باللہ العلیٰ العظمیٰ و ہوتا  
 جائی تو نہ راہ تھا ہوتی ہی راوی کہتا ہی کہ یہی ایسا مرض شدید نہا کہ سب حکیم عاجز تھے  
 اور مجھ بھی شام تھا اپنی مرض کی یہ اچھی ہوتی سی ایک دن حال اندوہ میں ایک کتاب میر  
 پاس تھی اسی اور تھا کی دیکھنی جو لگا تو پھر دھا اسی کہ سب سی پڑہ لی کی حضرت صادق  
 علیہ السلام سی دیکھی ہیں او سی روز مینی اسپر عمل کیا تو دین او نہ بھی جاننا ہی نہا کہ  
 مجھ صحت اپنی بیمار سی ہو گئی مگر جلد اچھی ہوئی سی تو تاہا کہ پیر نہ وہی بیماری ہو جائی تھی  
 روز تک ڈرما کہ بعد تین دن کی شکر خدا بجالا یا ایک حکیم حافق پھر وہی جو مینی اپنی حال کہ

اوں گہو کی جار حصہ کرانی عا کو ہڑہ کر اور چاہینا خون ناز گدار کو اسچی عا کو ہڑہ کی  
 و ہرقہ اور رومی کہی ہاں کہ معنی عواہل عمل کو ہو حصار شاد چہلانی آتام کی کہا اس عمل کے  
 رکبت سے بھی مناسبت گئی اور جی ہی اس عمل کو مینہ مایا رہ بھی اچھا ہوا ان عمل کی کرک  
 سی طہ و قیہ عمل کو سفند کا ت ہمار الدین علیہ الرحمہ سنی غلہ ہی کہ جب کو ہی شب  
 سا رہ تو یہ کل اسد برکری اور سات مینہ ہی مایا چ یا بن مینہ ہی منگوانی لہ صفت نیست  
 حلالی ہی اور کوئی خاں کتا اور حصی اور لشکر اور کتا نہ ہو پس اوہین گرد ہمار کی پہا  
 اور بدو عا اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی علیہ وسلم و مَن هَبَ الدَّاءَ صِلَ عَلٰی حُجَلٍ قَالِ حُجَلُ  
 ہ انوں علیٰ ہذا انکو نصی المشعاعہ انک فعل کل شیء فیکبر برہنہ حاجتی ہی اسکی  
 اوں کو رخ کر کی موسمن ناز گدار و نکو تقسیم کر ہی اور اوں کی کہا لہن اور کلی خیر و بھی ہندو  
 و سی خلاف نہ ہستی و خیرہ کو ندی وہی اس عمل کی کرک ہی ملکہ شفا ہوتی ہی اور م  
 درہ کو ہاں یا ہد درو کی حایر ملی اور ہد و عا اَعُوذُ بِعِزِّكَ اللّٰهُ وَاَعُوذُ بِقُدْرَتِكَ  
 اللّٰهُ وَاَعُوذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِكَ اللّٰهُ وَاَعُوذُ  
 بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوذُ بِاَمْرِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَخْلَقَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْشَأَ  
 خَلَقَ مِنْ شَرِّ مَا اَوْسَعَ عَالَمِ کرک ہی درو حمار ہا ہی انما ہو نکی و رو کی و ہی  
 احیاء و یا آیت الکرسی برہی خود و حمار ہی انما حمار مطہ اور صحت عم و مطہی ہوا  
 ہ رہ نہ ہی شفا ناکہ تھمنا تھمنا انا ان کو قرآن کی ہر درو بن بار مانی  
 یہ کی ہر دہو ہی اور سی نہ ہاں نہ ہی بر گئی ندی فکشتہ شاعنا غطا ثبات و صلا  
 الیوم بخیر لک و کونساہ کطمت منا علیٰ اعلیٰ ہد قاسلہ فہ الرتہ اطراف  
 نصرت و انتو نکی و رو کو مطہ ہد و عا بسم اللہ و یا اللہ استعانت  
 و عیالک و عیالک و قدنا تبا علی کل شیء ان مؤید لہ علیہ عا ہد  
 و کما ہد ان انک منک ما تلی فلان ہی فلا تہ من الصلح لک کہ اوں کی  
 دانوں بر کہ کی قہی نو در دیا ہا ہی اور فلان ہی فلان کی حاضا صاحب ہوا  
 باب کا نام لی و رو دل اور در و سینہ کو مطہ ہد آتاب لہ آختنا میں ہد  
 لکون و الشاکرین سکا تم اجمع و یوتون الذی بر کل الشاعہ موعود  
 و انشاء اللہ ہی و امون ان اللہ تمسک الشواہب و الا نص ان تو ولا







سل اگر بی تو باد چنان لای و نوانه آری بی تو سیاه ہو جائی اور حب اور کمر اور بخی اور غیبت  
 خیانت اور حرص اور عی اوست اور نالہ کو دلسی ہمہ بانی نکالنا ہی اور دسواس جن اور سبک  
 ہی بی دل کو امان دسا ہی اور آری بی نعلی الہام خدا کی مائیں اس کے دلین پڑتی ہیں اور  
 حکمت دای خاں پر جاری ہو اور ہر دن رحمت اور عفت خدا اور سیرت ہی اور آپ باران  
 ہی حب بانی سرسی تو پہلی بندس برہنہ سی دسی لی اور کچھ اور کل آغوش و کمال لائے اور  
 کل آغوش و کمال لائے کو شتر شتر مار اور سر شتر ہی اور ایک سالہ بر صبح اور تمام کو بی تو چھ  
 ہر صبح کو سطلی باعث شفا ہی کہ ہمہ مدانی فرمانا ہی کہ ہمہ ہی چھی اوسی خدا کی حسنی چھی ہو  
 ہر صبح کو سطلی کہ جو شخص آب مارا اس طریق ہی لکی اعصاب دسی بی تو بہ علت اور مرض کو  
 باعث شفا ہی اور روایت ہی کہ حسنا دلی جو کی نام ہو جو دل دسی باہر نکالی گئی چھ  
 ابسا برہ حاما ہی کہ اوس کے زمانہ بی سی ہلاکت ہوئی ہی اس سطلی یا قصہ حسن ام کو یکم  
 کہ بی اوس ہی لہو کم کڑالی اور سو کا سکو اما سنگے ماحصد ہی ہفتہ اور اور کی راس کو اور  
 اتوار کو عصر کو صفت اور رور دوسرا یعنی پیر کو بھی عصر کو صفت ہتر ہی اور فائدہ مند ہی  
 اور اور کو جو حوں نکلو ائی تو ہر صبح کو سطلی مقصد ہی اور جمعہ کو لہو نکلو ائی تو وہ پیر  
 پہلی نکلو ائی کہ اوس وقت رگ من لہو نکلو انکی حار لہو جمع ہو مای اور وال ہوئی ہی پریشان  
 ہو حاما ہی اور جمعرات اور آخر مہدی جن خون نکلو ائی تو حسن عارضہ کہ سطلی نکلو اسی اوسی  
 حترسی نکالی ہی بیک دینا ہی اور نکلو لہو نکلو ائی تو لہو مند نہن ہو مای ہانک کہ مر جا  
 اور چہار منہ یعنی مدہ کو لہو نکلو ائی تو سفید داغ کا آرا ہو مای اور دوسری روایت ہی  
 کہ پیر اوس کے سطلی ہی کہ جسکی مان جنس مان حاملہ ہوئی ہو اور رور جمعہ کو اگر دو پیر کو صفت لہو  
 نکلو ائی اور کوئی عارضہ ہو جائی تو سو اینی اور کسیکو ملاصت مکر ہی اور حضرت رسول خدا  
 فرمایا ہی کہ شروع مہدی سی ای مہدی تک لہو نکلو انا ہی اور سواہوں سی پیر آخر مہدی  
 جب چاہی لہو نکلو ائی تو مقصد ہی مگر ہفتہ اور مدہ کو لہو کہی نکلو ائی اور روایت ہی کہ  
 اینہ اگر کسی پڑہ کی جب چاہی لہو نکلو ائی تو ضرر نہ ہو گا اور لہو نکلو ائی میں سنگے اور  
 مقصد کا ایک حکم ہی اور جب سنگی یا فصد دسی خون ماہر سطلی تو یہ و عاید نکلو ائی  
 الرحمن آغوش و کمال لائے کہ ہمہ فی حیا مہی طہی مہی العین فی اللہ و من کل سؤل  
 و اعتلال و استعجاب و اوحاج و اسئالت العافیة و المتطافاة و السعادات و مہدی











برابر ہی اور گہر میں اوسکار کہنا کھڑی اور شیخ صدوقی نے منہ ائمہ کسا میں لایا حصہ العصفہ میں  
ہے کہ نزد کا گناہ منقطع سی ہوا یا اور ر کہنا منقطع کا گناہ میں کہہ دیا کہ کہنا اوسکا شہر کو تو  
اور سکھانا اوسکا کسیرہ ہلکے ہی اور اسکے کہنے والی سلام کرنا گناہ ہی اور وہ یکے چا  
اوسکا اور اوسکے سامنا کافی مار کر دیکھی کی برابری اور جس چیز پر غصہ لگا ہی عانی  
وہ مستاصل قرار ہی مگر گھوڑ پر اور راہ شوقی کوڑا بنکی شہر طاکر کی کتہ کو پہلی جائز ہی اور  
پیر کھی لگا سکی ہر طائفہ جائز اور شہر کی مار میں خدا ہی اہل کی ہی اوسکے دینی  
والی اور اوسکے دینی والی اور اوسکے لکھنے والی اور اوسکے گدہ ہی دینی والی پیر اور ایک  
وہ ہم سے دیکھا گناہ ایسا ہی کہ نا حد میں چسی ایسی مان سی مالک اور سود ایسا حرام  
کہ ایک شہر ہم سے دیکھا رابر ہی شہر نا کہ کہ ہوتا ناخالہ کی سا فقہ کری اور کوئی عبادت بہر  
عصفت اطر اور فرج سی نہیں ہی اس جائی کہ حرام سی اپنا حفظ کری اور جو مال  
ماصل کری یا لکھ حرام کہنا یا اس حرام پہنی کو کوئی عادت فریضہ اور نافذ کی  
اوسکے قول نہو اور ترک کرنا کہ لایہ حرام کا بہرہ دو رکعت نماز سی اور گانا  
ہی چانا اور حیرت سی ہی کہ مانی او کی کر کی والو کی مانی اس وہ عذاب میں  
یعنی ذلیل اور سو کر لے والے کا درنا یا اور ۲۰ ہست میں انکار یہ حسا ہی کہ جسے خدا ہو کو  
حکم کرنا ہی تو وہ اوسکے ہلائی ہی اس سے نعمت کی آوار اوسکے سکھائی ہی کہ کسی کی ہی  
ہی نہو اور جو دمان گانی عانی سی بہر کر گیا تو اوسکے درخت بہشت کی آواز اوس  
ستی میں آئی گی اور گاسکی سن الکی و عابج شول نہیں ہوئی ہی اور گانی اور عانی کی سستی  
نفاذی میں سدا ہو مانی اور گناہ کر لی ہی ہی ڈری بھی ہو مانی ہی حضرت امام محمد باقر علیہ  
السلام فرمائی ہیں کہ جب حصہ آدمی راست کی تو قایل آتا یا بل حضرت آدم کی بیٹی  
اور شیطان کی بیٹی ملی بہر سب باجو اور سب بہر سب چیزیں نا یمن اور جس گہر میں چاہت  
رور رہتا اوسکے قسم ہی رہتا اور سارگی ہیرہ میں تو حصہ نام کا شہنشاہ اور صاحب چاند  
رہا ہو کہ اپنی ہر عفت و مدد کو اوسکے ہر عفت و مدد سی ملی ہیں اوسکے بدن مانی سی ایسا اثر ہو  
اور سے خیرت اور حیا مالک ایک قلم اوٹھہ مانی یہاں تک کہ خود تین اوسکے زنا کر ہی اور  
اور سے کچھ پروا نہو اور ہر سار کی عانی کا اور گہر میں کہنے کا خنامی بڑہ کی گناہ ہی اور  
نہا جسے بکرت ہوئی لکھ تو مرگ ناگہانی دبا و غمہ اور وہ درو کھ نہا نہا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی محفل میں ایک شخص کہہ ہی لگا کہ میں فلاں ہوں اور میرا  
 اسحاق علی ہی اور نہ کسی قوم کا ہوں حضرت نے فرمایا اسکا احسان حساب کا نہیں ہے کہ بتا ہی چلیاں  
 لی چہا کی شاہدہ سکوت نہ کیا ہی اور کفر کی سبب سے سکوت دلیل کیا ہی اور کسی کو یہ نہیں ہے  
 مکر نہ ہی اور نہ ہر گز یہی اور حضرت امیر فرمائی ہیں کہ اگر مکر اور خدشہ چھ کر لی والو کا  
 چہم ہوتا تو میں جسے سوا کچھ ہونا اور روایت ہی کہ یہ بھی بڑا عیب ہے کہ ایسی عقیدہ نشی ایک نہ  
 سند کر لی اور اور آدمی کی عیب کو دیکھی اور کفر کی ضرب ہی بچہ ام کہ مومن کے حساب اور خطا کو  
 باد کی علی کہ ایک روز اسی سرزنش کر ہی اور جو در لی مسلمانوں کی عیب کی ہو تو خدا کا  
 ماوس کے عیب کی دینی ہونا ہی کہ او سکور سو اگری اور جو کوئی کسی کے بچہ مری ناگاہ کی ملک  
 لو ظاہر کر ہی تو گو ماوسنی خود وہ گناہ کیا اور جو مومن کی عیب سے نہ کر تو گو یا دہنی ہوا  
 گوشت نہ انا اور جس کو او سکور مہم سی ایسی بری بواوی کہ امام آدمی اوس ہی ایہ سندس اور  
 جو کسی کے عیب سی اور قادر ہو کہ نہ سنی ماذفع کر ہی اور سی اور دفع نگر ہی بوعداد سیابین اوکو  
 داخل کر ہی اور جن امرا کو کوئی عیب کی کر ہی اسطور سی کہ اور آدمی کا بن او سکا کوئی دگر کر ہی  
 تو وہ عیب ہی اور اگر وہ امر گناہ جیہا کی مکر ہوا ہی کہی تو وہ عیب نہ ہی اور اگر اوسنی  
 وہ مکر ہوا ہی کہی تو وہ ہمتان ہی اور بہشت مومن کی عیب کرنے والی پر حرام ہی اور  
 بہتان کرنے والی کو جو جب ملک سکا حساب ہو گا و نوح کی نیک پر لگا اور حاکم ہو گا اور سزا  
 عیب کر سکا بھی سخت عذاب ہی و اب یہی کہ چار تھو کو جو ہم ہیں والیں اور زرا کا اٹھیں  
 یہ ہم و روح دس اور ایسی عذابوں میں سے ہے کہ نہت و نوح والی بھی اکی نالہ و عیاضنی  
 پناہ مانگے اور یہ بھی کہ بہ کون ہیں کہ بہن اپنی عذابوں بھی او کی عذاب سی بھہ ازار ہوتا  
 بس فرشتی و وزحکی اوسنی کہن گی کہ جو آگ کی صندوف میں لگا ہوا ہی وہ شخص ہی کہ مال آدمی کا  
 لٹا ہوا اور ادا لکھتا تھا اور ارادہ بھی ادا کا لکھتا تھا اور جسکی آنکھیں گل کی بر ہی ہر ہر  
 اور ہر تباست سی کچھ اوسنی پر ہر بہا اور جسکی کہ پیپا اور لہو مہم سی جاری ہی وہ آدمی کو  
 بائیں دگر کر کی در بہا مہم فتنہ بر اکر لکھتا اور وہ جو ایسا گوسب آپ کہا نا ہی یہ آدمی کو  
 نفیت اور سخن چینی کرتا حالہ اور جو مومن سی بد گمان ہو تو جسکی ملک بالی میں لکھتا ہی  
 او سبطی و سکا اہام پکھتا ہی اور جو مومن کو حاکم سی ڈرامی او یہ کچھ ارادہ اوسنی یہ بھی تو خط  
 قذافی ہی سی فتنہ کے چہم ہو اور اگر اگر بعضی تو فرعون اور اکی فرعون کی ساتہ وہ سنہ

اوساہ اور عالم حائین کی خواہی رعیت سی عدل سی مدین الی ہوئی اور جو شخص کنگی بال ظلم  
 و رخصت سی لگا خوشتر کو خدا اوسیر جم فرمائی گا اور کوئی جھادر اور ننگ کام اوسکا  
 فرمائی گا جب اس کہ نو بہ نگر سی اور خود کسی ظلم کی کری تو وہ بھی اویسکے گناہ میں شریک  
 بیا جائیگا اور اوسیکے ساتھ اوسکا بھی جنت ہوگا اور جو راضی ظلم سی ہو تو وہ بھی ظالم ہی  
 اور جو ظالم کی نوکری مار خاقت کری تو وہ خدا یتالی سی دور ہو اور خدا پر ہر گار کو اوسکے  
 دہسی ماہر نکالی اور اوشی جہان کری اور قیامت میں بھی وہ اوسیکار میق ہوگی فی حشر  
 پوچھا کہ با حشر تہ تیغ رہی اکثریشانی سی کام معمار کا اور کوئی کہو دی والو کا اور  
 باغبانی کا خلاف مذہب و مکی وسطی کرتی ہیں حضرت صادق علیہ السلام فی ارشاد کما کہ اگر تمام  
 بدینہ میری قبضہ میں آئی تو کہنی الکی وسطی پسلی رو پو کی نہ کہو لوں اور بد ظلم سی نہ کہوں کہ  
 مرد گار ظالم کی روز حشر کو آگ کی مکا نو بین ہوگی جب تک کہ سب ملایق کا حساب ہو اور  
 جو صاحب ملکت کے طمع کو وسطی پر کری جہنم میں بھی اوسکا صاحب ہی اور اگر ظالم اور خدا  
 درہب سی بل کہ شش کی مال با تہائی تو وہ حلال ہی دوسرے روایت ہی کہ ظالم اور خدا  
 شش ہو پو و خیر طمس سی مال کی یا پو ان حصہ اوسکا اگر فقیر و ن شیعہ کو دی تو وہ سب حلال ہوگا  
 اور اگر کوئی ملازمت مخالف مذہبوں اور ظالموں میں بنٹا ہوگا تو کھارہ اوسکا ہی  
 ہی کہ ہو موی حاجب براری کری اور اوشی ظلم کو دفع کری اور سطح سی ہو سکے دفع ہوگا  
 تاکہ بنگی برابر گناہ کی ہوگا اور جو ظلم کی کری تو وہ فقیر ہی اور خطہ اور ظلم ساطع  
 نسا ہو اور جو رکوۃ کو منع کری یا روکی تو زمین اپنی خبر اور رکت کو اوشی رو کی اور جو  
 قطع صلہ رحم کری تو مال اوسکا شریرو کی قبضہ میں جاؤ تو علم ضروری روح نا خدا  
 حشر کو اوسپر عذاب کریگا عذاب شدیدی اور فرما لگا کہ اس روح ہی ذل اور خو امین  
 کی خوف دلائی وسطی اوسکو گاہ خضبت دیکھی گا تو حشر کو خدا اوسی اپنی خوشنیت ڈالگا  
 اور جسکی دلین دزدہ کی برابر بھی خود ہوگا وہ داخل بہشت نہوگا اور حشر کو بکر کی دلائی  
 منی جیف شکی پامال بل حشر کی پاؤں کی نئی ہوگی جب مکہ خدا خلا بن کی حسرت و  
 کری اور حسد اور شرک برابر ہی اور حسد یا نگو علاتا ہی جیسی آگ لکڑی علاتی ہی اور جیسی  
 قصص پوئی راسی کی برابر بھی تو وہ کھار کی ساتھ حشر ہو اور مال کی رسی اوسکے گروئی  
 نکال لیجائی اور جو حبیبانہ میں افحش کری دہسی ہی اوسکے و وسطی اوست ہی پوئی

شخص ایسا ہی کیا بلکہ اپنی بہن کی کٹری بھی بی بی میں بعد چند ہی وہ سہار ہوا جس کی شہریت  
 اسی پوٹنی کہنی ہیں کہ میں اوسکے عذاب کو جو گیا تو مار مارا لکھیں کہ ہوتا تھا اور کہتا  
 کہ بھڑھائی داندہ ہی و حد کی وفا کا بس بھی کہتی کہی حلت کر کے اس میں حضرت کے  
 میں گستاخ بھی فرمایا کہ داندہ فلا کی و حد کی وفا کا میں ہی اور اگر کسی پہننا  
 نو اوس سے عذر کری اور سرفراز رہی اور اگر سبکا مال چھین لیا ہو تو داندہ ہی کہہ طرح  
 اوس کی جھنڈی پہیر دی اور اگر مالک نہ ملی تو کوکاب و سناہل میں احمد علی فی حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اوس پر عمل کری وہ یہ بھی کہ جس کوئی فادر و دوا  
 یہ نہ ہو تو چادر کعبہ مار رہی تھی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پچیس بار سورہ طہ و  
 شہی اور دو تشری میں بعد سورہ حمد کی پچاس بار قل ہو اللہ شہی اور تیسری سیکہ  
 میں پچہتر بار سورہ قل ہو اللہ شہی اور چھ تشری رکعت میں بعد سورہ حمد کو  
 بار قل ہو اللہ شہی تو حق تعالیٰ اوسکے حصار و ملک اسی رحمت ہی راضی کر دیگا اور بہشت  
 سرشت اوس کی عطا فرمائی گا اور رو اس ہی کہ رسول خدا فی اسی وفات کی نزدیک ایک و شہ  
 بڑا اور بعد حمد انہی کی ارسا و فرما کہ امی گروہ آدمیو کی اس میں حضرت تم میں سی جانی والا  
 جس میں تینی کچھ وعدہ کیا ہو وہ اکی یاد دلائی تو میں اوسکے وعدہ کو وفا کروں اور جس کا وعدہ  
 و مہ کچھ قرص ہو وہ بھی آگاہ کری کہ میں وہ فرض ادا کروں امی گروہ آدمیو کی خدا اور بندہ  
 کوئی ایسی راہ نہیں ہی سوا اوسکے طاعت کی کہ اوس سی جہر بای نا اوس سی نہ و رہا ہی  
 آدمیو کی کوئی دعو سی کرنی والا دعو سی نگر ہی کہ فی عمل کی کوئی رستگار ہو اور آرزو نگر کی  
 آرزو کرنی والا کہ فی اطاعت خدا کی خدا اوسکے راضی ہو قسم ہی اوس خدا کی جس فی جہی حق  
 یہ جہا ہی کہ بخات نہیں دیگا خدا سی نگر عمل نیک یا رحمت خدا کی اگر میں بھی معصیت کروں تو میں  
 جہنم میں جاؤں پھر فرما کہ حق تعالیٰ فی قسم کیا ہی کہ معاف کروں گا ظلم کسی ظالم کا جس کا  
 یکجہ ظلم جہی ہو وہ او شہی اور جہی ضما صر اوسکا لی کہ فصا صر یا کا فصا صر اشریت سی جہی  
 پسند ہی آخر صفت سی ایک شخص او شہا کہ نام اوسکا سوادہ بن فیس تھا اوس کی کہ یار سہی  
 جب آپ طائف سی شریف لالی تھی اور میں انکی استقبال کو آنا ہوا اور آپ ماقہ خضا پر واز  
 اور عصا سی مشقہ اپنی ہاتھ میں بھا میں جیسا ہی او شہا یا ماقہ یار نیکو نو وہ سہی سہی  
 لگا میں نہیں جانتا ہوں کہ ایسی جہا جہی مار بھا با خطا سی جہا کی لگ بھا حضرت فی فرما سگا



دو رحیم بہ کا اگر کوئی مومن کو ٹھانے مارے گا تو جس تعالیٰ اوس کی گناہوں اور جزا مارے گا اور اگر  
 ظالم چھ مارے گا تو جس کو اعضا اوس کے اور ہاتھ ملوثی و بکریں اگ کی ڈال دے دو رحیم و الا مارے گا  
 اور جو دس گناہ کرے گا اور بی عذر ماجر کوئی تو رکب رزق کی اور حیر حرام ہو اور جو چھ گناہ  
 پانچ سو برس گناہ کرے گا کہ انہیں اوس کے بہت سی بہ جائیں اور جو فرض لی اور ریت دینی  
 بہ نوہ نوہ بھی نسل پور کی ہی اور ہر رک رک کو ذنی کرے تو وہ خدا کا چور ہی اور جو راہ خدا میں  
 بستہ ہو تو پہلی قطرہ نوشی جو زہیں پر گری سب گناہ اوس کے بحسن دینی جائیں مگر فرض اور ہر  
 کہ کفار و انکاسو ادا کرے گی اور کچھ نہیں ہی اور جو مرد و برہنہ کرے تو بہت کی بھری اور ہر  
 حرام ہو جائے اور روایت ہی کہ مزدور کی مزدوری دینی من اس قدر حلدی کرے کہ پسند اوس کا  
 سو کہنی نہائی اور جب تک مزدوری بچکالی کام مزدور سی فی ہر چہ وہ کہی کہ جو دو کی او نہیں  
 غنائتہ نگہ اور جو گناہی ناحق دیکھا تو وہ منافقوں کی سانہ سب سی بھی والی جہنم میں ہو گا  
 ورجو کہ ای کو ہر گناہ و حشر کو اوس کا گشت اوس ہی تعالیٰ کہلا لے گا اور جو حد کی گناہ میں آئے  
 وہی کی کرے گا اوس کے رضا جوئی کیو اہلی نوہ وہیں خدا سی نام ہو جائے گا اور جو حلال اور حرام  
 مکران سی حالی اور عرصہ دنیا کیو اہلی اوس کے خلاف کرے تو وہ لائق عذاب خدا کی ہی اور یہود  
 و نصاریٰ کی سانہ ہو اوس کا حشر ہو گا اور حب کوئی مومن کسی یاس اپنی کوئی حاجت لیکل آئی  
 و وہ قدرت ہوئی پر اوس کے حاجت براری مگر ہی تو حق تعالیٰ حشر کو اوس سب ساقون و حشر کا  
 عذاب کرے گا اور کہ وہ غلام و گناہان یعنی جو مواخذہ اور حق کسیکے کہ سب کا ہو خواہ  
 تہ وہ مال کی قسم سی ہو یا اور طر حکا ہو مثل کسیکے ضعیف یا کسیکے توانا اوس کا اوس ہی اور صبر  
 و نو اوس ہی سزا کرے تعالیٰ اور مارا ہو تو بھی اوس ہی طرح سی ماضی ہو راضی کرے ایک شخص نے  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ عینی مدت تک مخالفین کے خرابی کی کچھ بچا کام کیا ہی  
 حضرت کچھ اسکا کہ ایہی وقت و مکان جسکا حق نہیں تاستہ ہو اوس ہی اور ایک اور شخص نے حضرت  
 ملا علی علیہ السلام سے اسی طرح عرض کی کہ یا حضرت عینی مدتوں میں ایسی کی کچھ بہن حساب لکھا  
 یا ہی اور بہت مال یعنی جمع کیا ہی حضرت فی فرمایا اگر بہت سی امید تصدی اور حشر اور خدیم  
 ان کے سب بہر فرج بھائی اور ہمارا حق غصب کرے اوس سے جو حق آخر کیہ اسکا گناہ ہے  
 حضرت فی فرمایا ان ہی جو کچھ تو فی حاصل کیا ہی اگر اوس کے مالک کو عانتا ہی تو اوس ہی  
 رحیم بہن عانتا ہی تو اوس کے پہلی تصدی کرے تو ہر ضامن ہون بہت کا ہر آہو



عداوت پر مبنی ہر فرما کہ اسی ملاطفت کی گہری جاکی عصائی مکتوف کو کئی احسنہ بلال چلی  
 مازار میں نہ آکر بیٹے کے داماد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی کہانی نفس پر مصاحف کر رہے  
 تھا جسے حب ملاطفت کو لائی اور حضرت کو دیا حضرت فی فرما با کہاں ہی وہ بہرہ رسو کو  
 جو صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں بارہ سال بعد حضرت فی فرما بالی اب قصاص کے تار اسی جو نو  
 سوادہ فی عرض کے کہ ایسی بیٹ کو کہو لی اس حضرت فی ایسی شکم مبارک کو کہو لا سوادہ لی  
 کہ تا پ اور مان بیکر خدا ہوں آپ برجی احارب فرما تو میں ایسی منہ کو تمہاری شکم مبارک  
 کہ کوں جسے حضرت فی اجازت دی پس سوادہ فی شکم مبارک کہ چو ما اور کہا بیانا چاہنا ہو  
 ساتھ حاجی قصاص شکم ولی اللہ کی اللہ دوزخ سی بیچ روز جزا کی حضرت نے فرمایا اسی  
 قصاص کر مائی کو ماحص کر مائی تو پس سوادہ فی کہا حقو کما مینی بارہ سال بعد حضرت  
 فرمایا خدا کو سوادہ کو عفو فرما عفا کہ اوسنی شہری پیغمبر کو عفو کما اور دواہر گناہ خدا  
 قویہ اور مستغفرا ہے اور ہر عفو بہتر سی بہرہ عفا ہی کما ہو نگو گناہی منی درخت کے  
 بتو کی اور جو ہر مار ہر مار کرے تو اوس کے نامہ عمل کو وحشی نورانی لہجائی پس کسا اچھا ہی  
 وہ شخص کہ قیامت کے او۔ یکے ہر گناہ کی سائنہ ملک ہر عفا بھی ہو ایک شخص کے حصہ  
 محمد باقر علیہ السلام کے جس کے کہ با حضرت جمی کوئی السی خیر تعلیم فرمائی کہ دما اور آخر میں  
 میں ہمارے ساتھ رہیں حضرت فی دیا کہ انا امیر لانا بہت تھا کہ اور اس عفا سی ایسی  
 ہو نہ ہو کہ ہر وہ تروہ نہ نہ کہ ہر اور روایت ہی کہ کوئی شعا عفا کر لی والا بہتر ہو  
 نہیں ہی اور جو گناہ سی نہ نہ کہی تو ایسا ہی کہ اوسنی حبسی گناہ نہیں کما اور خدا تعالیٰ  
 ایسی نہ نہ کہی تو نہ نہ کہی بہت سنا کہ ہا ہی اور جو کہ قویہ تصحیح کرے یعنی بعد لو  
 کہ نہ نہ کہی ہر گناہ مگر ہی اور اگر نام کو کہی کوئی خطا ہو جا تو بہر تو نہ نہ کہی اور گناہ کر ہی ہر  
 تو حق تعالیٰ اوسنی ایسا وہ۔ اب عفا ہی ایسی رحمت سی اوس کے گناہ چھپاتا ہی اور اوس کے  
 گناہ ہو نگو وحشی کی یاد سی ہو لا دینا ہی اور جس مکان میں اوسنی گناہ کما اوس مکان کو اور کو  
 اسی کو حکم دینا ہی کہ اسی کے گناہ ہو نگو دستہ ہر کہیں جہنم ہر کہی ہر گناہ ہی اوس کی گناہ  
 ہی اور اگر گناہ کی حاجی اور گناہ ترک مگر ہی اور ہر عفا ہی تو گناہ وہ خدا سی مستغفرا  
 اسی کی ہی اور اگر کوئی گناہ کر ہی وقت خدا کو یاد کر ہی ملا نگو گناہ کا تعین ہی عمل کہی ہی  
 شرم کر ہی اور اوسنی نہ نہ کہی تو گناہ اوس کے عفا ہی جائیہ اگر جو اوس کے گناہ سے حق اور انسا

مان عجز نہ ہوئی کچھ عاصا ہی کہ استعمار کیا ہی استعمار کی پہلے شرطیں ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ  
 اگر گناہ سی ہو گیا ہو دو شرطیں سرطانی کہ ارادہ کی رہی کہ پہلے گناہ نکال دیا گیا ہو  
 پہلی شرط یہ ہے کہ آدمی کی جن کو جو اسکے دم ہو اوس کی اگر کسی کہ کس کا اوس کا اور کس کا  
 نہ ہو چھوٹے پہلی شرط یہ ہے کہ جس فریضہ میں شہسی کچھ کی یا فور پڑا ہو اس کا جو کس کا چھوٹے  
 سرطانی ہے کہ جو کس کہ آدمی کی یہ ہیں حرام سی پڑا ہو اوس سی عم اور روح سی پہلی سی ہاں  
 نہ تیرا ہونسی بلکہ سی اور بہر گوشت نیا شکی چھٹی شرط یہ ہے کہ نہ کچھ اور نہ شنبہ ہاں  
 دی جیسی کہ لڑتے اور رات گناہ کی اوس سی دی ہی بس جان شرط بر عمل کری پہلے ہاں  
 اور بہر بھی معلوم رہی کہ اگر گناہ خمر کا ہو تو ہستعمار اور تو نہ فقط کافی نہیں ہی اوس سی ہی عذر  
 لڑی اور اگر مال ہو تو جیسی پہلی اوس سی ہی اور جیسی نہ پہلی اوس کے طرف سے  
 نصہ ف کر ہی اور کسی کی کسی پر کچھ نظر کیا ہو اور تلا فی اوس کے اوس سے ہو کی تو اعلیٰ کو اس  
 ہستعمار کری اور اوس کے بخشش کے دعا کری کہ کفارہ اوس کا بھی ہی اور اگر کسی کے عذر سے  
 نوحب باد انہی اوس کے پہلی ہستعمار کری کہ کفارہ اوس کا بھی ہی ایک شخص سے حضرت صاحب  
 علیہ السلام سی پوچھا کہ با حضرت اگر کسی کے لڑتے سی نا کسا ہو تو کفارہ اوس کا کیا ہی وہا  
 نہ بہر کری اور نہ بانی مالک سی عذر کری اور کہی کہ اوس فعل کو حلال کری پہلے اوس کا کہ اگر  
 وہ حلال کری تو کیا ہو حرمانا فی اور عاکن ہو پہلے اوس کا وہا وہ دو طرح میں جانگا فرمایا کہ  
 سعادت پیغمبر کی اور ہمار سی سب گناہ کو کو تمہاری کافی ہی گوئی سعادت یہ کری کہ  
 جس سے عمل ہو گا تو اللہ حب ناک کہ اوسیر روح سی اسی اور پول و روح کا ہو گا سعادت  
 ہمار سی کچھ نہیں کہہ سکتے ہی حضرت امیر فرمائی ہن کہ بہت ہو اہی کہ قصہ دو ہیں رہا ہی اسی  
 لڑیسی با عت ہوئی کہ بہر کر سکا نواس سی بہر ہی کہ گنت ہوں کو آدمی چوڑی کہ دو سب  
 وہ نگرانی سی فاسع رہی بیان اون تاریخو نکا جو سفر کر نیکی و پہلی مناسبت  
 پہلی سفر کر نیکی ہی بیون سفر حلال ملائیں حق ہی اور تلائیں مسائل و جہر حلال اور جہر حلال  
 حلال کہ پہلی کری اور سفر دہ بالو سوا می ملائیں عقی کہ پہلی اور کسی ام کی و پہلی حائر ہیں  
 ہر جہت اور سب اوس جہت سے اوس کو کشتی و سفر کری اور بیون و روہین عقی ہی  
 ماریج بھی کچھ لی اور فرور عفر کا بھی لحاظ کر لی اور نفس کہ اور اصغر اور قمر و جہر  
 و دو شہد اور انوار اور بدہ نہو نو پہلی اور چھٹی اور ساتویں اور راہون اور شہر

برسی تو بن اوسی اسکے گناہوں سی یا کہ کرد و سکا اور وہ دریا بہہ ہی ناواسغاغش  
 غائداً بہ وناصلناصل رحمہ وناصلناصل سلطاوہ وناصلناصل سلطاوہ وناصلناصل سلطاوہ  
 مکان ہی برکات اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 یوم وطلعت نفسی وطلعہم یاک خیر اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 اللہ ویرسلناک کما ورت فیما ورت باکوئم ویرسلناک اللہ اللہ اللہ اللہ  
 یوم ویرسلناک فی کل عظمہک ومع کل مذکرک و فی کل سلطاک و  
 صلیک و فی فضیک و نورک و بکناک و اللہ اللہ و فاما منک لیا اللہ لنا  
 اللہ اطلب اللہ ان یحو عی ما الیک اللہ اللہ و ارفع بدنی عن منہ  
 فانی بک لا الہ الا انت و یا شہد اللہ منہ فصل الامور کما  
 مؤمن ہذا اعلوا فی فلا یخجل لک و یحب بن عامہ و الیہ فی اللہ اللہ  
 العظمہ ہلکک فلا فی حق حقو فک کما یا کوئم اور روایت ہی کہ اگر  
 سی سی باب اور دن بن ہر روز چالیس گناہ کبرہ ہوں اور حبشمان ہو کہ ہم دریا ہی  
 استغفر اللہ اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 کما یجالی و الا کما و استغفر اللہ ان یصل علی کل شیء قال یصل علی کل شیء  
 تو سب گناہ کے بخش دی جائیں اور اسکا کوئی نہیں ہی کہ ایک روز بن چالیس کبرہ  
 سو کری اور اگر کوئی ہر روز بار استغفر اللہ کہے تو سات شو گناہ اس کے ہر روز  
 بخشی جائیں اور جس سی کہ ہر روز سات شو گناہ سی نہا وہ ہوں تو اس میں کوئی ضرر نہ ہو  
 روایت ہی کہ جو کہی استغفر اللہ اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 تو گناہ اس کے بخش دی جائیں اگر چہ جہا دسی بھی ہاگا ہو کہ جہا دسی ہاگا ہو بہت بڑا گناہ  
 ہی کہ وہ روز بہت ہی کہ جو کہی استغفر اللہ اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 فرما ہی کہ اسی ملائکہ بندہ میرا جاتا ہی کہ گناہ اس کے بعد میری اور میں بخشی گا گناہ  
 تم کہ میں ہی اسی بخشا اور کسی فی حضرت رسول خدا کی خدمت میں عرض کی کہ ما حضرت شاہ  
 گناہ بہت ہوتی ہیں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ بعد ہی بہت کیا کہ کہ سیدہ گناہ ہو مگر  
 گناہ ہی جیسی ہوا ہو مگر درخت سی گرا ہی ہی اور روایت ہی کہ کسی نے حضرت  
 امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں کہا استغفر اللہ جنت فی مہلکہ تیری



اور ہوسوں اور گیارہویں اور چودھویں اور پندرہویں اور سترہویں  
 اور اٹھارہویں اور نوادہویں اور پچیسویں اور اکیسویں اور تیسویں اور چالیسویں اور  
 چوبیسویں اور پچیسویں کو سفر کری اور جمعہ کو سفر کری تو بعد گذر جانی جائے جمعہ کی پہلی پہلی  
 مسارک ہو تا ہی اور جمعہ کی دوسری سفر کیو سہلی یہ حکم ہی کہ اگر تہتر ہی اتنی چاہیں ہی  
 اکی علفانی اور شکل کی رو کی وہ سہلی تو حدیث میں ہی کہ سفر کا مسلکی کو بہت حوسہ ہی خلک  
 جمالی حضرت داؤد کی مدہ ہالی کیو سہلی او کی حاسی کو ہی کو نوم کسای اور ہوسہ ای  
 کیو سہلی رسول خدا صلی علیہ وسلم ہی کہ خداوند مسارک ان دونوں دوروں کو مسری ایستے رکھا  
 کی وہ سہلی سو بہہ دونوں دن جمعہ کی حاسی مسارک کہین اور در جمعہ نو جمعہ المومنین ہی کا  
 نوں بہرست کا مو کی وہ سہلی سو ای سفر کی اچھا ہی اور سفر ہی نماز جمعہ کو نوں کا اگر چاہے  
 نعد بہت اچھا اور مسارک ہی اور اجمال عجمہ سفر کی حج کی سیاسی و کر کی گئی ہی واسطہ  
 شکار کی اگر شکار کرنی والیکہ نعدہ قطع شکار کرنی حانہ دن ہرہ خوف ہو تو جس حانہ  
 وحشی کا خداوند عالم فی کوشٹ حلال کسای ان حانہ و کاشکار کرنا حصول نعدہ او سہلی  
 وحشی اور کشادگی رو کی وہ سہلی سہلی اور فی ایسی ضرورت ہی سکات کرنا بہرہ ہین ہی  
 اور نالکو تو شکار کرنا بہر حانہ کا اور چودھویں حانہ رو کی ای بیانا اور جمعہ کو خاص  
 چھیل کا شکار کرنا مکروہ ہی اور شکار کرنا حانہ کا خصوصی حال سی باوج کرنا حانہ کا خصوصی  
 چھیل حرام ہی اور چھیل حانہ کو اس کے مفاد حدیسی شری پری یا کسی شری کہ سی وح  
 کہیکہ بعضی عالم نو حرام اور بعضی مکروہ حانہ ہی اور ملک عیر میں بھی شکار کرنا فی اجار ملک  
 فی حرام ہی اور کا فزاد مسلمان و شمس اہلبیت اور دیوانی اور لڑکی فی شکر بھی ہاتھ کا شکار  
 وح کیا ہو حرام ہی اور عسرج کہ فی ہر حانہ جنگی یا پالا ہو اور کسی صورت سی اگر حرام ہی باوجود  
 مسرت ہی لو حرام ہی حلال ہین ہی اور سدوق کاشکار اگر گولی سی فی وح کی مر جالی تو ہر  
 درام ہی اور اگر کسی حانہ کو قطع کہ شہنیک وہ سہلی گولی ماری اور بعد اس کے کہ فی مسرت ہی  
 ہی حیات سہہ کی اور حاسہ مستقرہ کی یعنی بہرہ ہی کہ جان و سہہ کی اسی وح کی سہہ سہلی ہو  
 فی ایو کو نو سو فست وح لکری کو یکہ ہر حدیث ہتا پھر وح کری تو حرام ہین ہی اور چوہا  
 مذ کہ او نکا حلال ہو نا حرام ہو نا بصرح حدیث سی ظاہر نہ ہو تو اگر اوٹ نا اونکا ناز و مار کی  
 مفاندہ کی اور فی سی ناز و ہوا نہ کی تو نہ با سنگ اندہ ہو پھر کی اوٹ نا و اور گار شہنیک





مذہب و فتنہ کی وقت گزری ہے ہر خانہ کی تکلیف بخش ہے یہاں ہر طرف فریقین میں کہیں گزشتہ دور کی یادیں آ رہی ہیں۔ ادب و شجاعت کی یادیں آ رہی ہیں۔

پہلی دو مہر فروری سرسنگ ہر در و اور یہ باری اور یہ باری خداوند عالم کی عطا اور یہاں پہ  
 رہی اور وہ ساکون اسلام یہ ہیں سلام علی فوج فی العالمین سلام علی ائمہ  
 سلام علیہم و آلہم و سلم سلام علی موسیٰ و ہارون سلام علی النبیین  
 سلام علیہم و آلہم و سلم سلام علی خلیفہ علی بن ابی طالب سلام علیہم و آلہم و سلم  
 کی دن اس طلسم کو بھی شک اور یہ عرفان سی لکھ کی کہانی یا اری پاس توہید پر لکھی کہی ہے ہر  
 جانور گرد سی تل ساسپا اور چھو کی نام سال محفوظ رہی اور وہ شکل طلسم کی یہ ہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اخلاص روایت سی یہ دوسری شکل ہے اسطورہ سی  
 اور نوہ وور کی سلس دن گذر ہی بعد ماہ میساں داخل ہونا ہی اور  
 نہیں رہ رہا ہی اور نیساں روحی مہدی کا نام ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ  
 السلام فرمائی ہیں کہ جیسا کہ میں نے کسی روایت کی ہے تو پاملو کسی رس میں ہیں اور  
 کوہیر ل و عہد ہستی لی چکر کی یہ سستی اور سورہ حماد اور قل یا ایہا الکافرین اور  
 اشمک ذلک اور قل اھو قرتک لکلی اور قل اھو قرتک لکلی اور قل اھو قرتک لکلی اور قل اھو قرتک لکلی  
 اکھلا اور آہم الکسی ان سکھ ستر ستر ماراوسی بالی پر ہڑہ کی اور ستر بار ائلہ اکھلا  
 بڑی جسطرح سی آداب ہمارہ میں بھی بیان ہوا ہی اور رکھی تو یہ ہر ایک ہمارہ  
 وجہ کو پہلی باعث شفا ہی اب ہر چہنی کی اعمال اور ایام حسن اور سعد کا ذکر  
 اور چاند و چہنی کی اعمال اور وساد ہلال کا اور ہر چہنی کی جد جہاد اعمال  
 کا فصل خدای سی بیان ہوتا ہی پہلی معلوم ہو کہ جس اصغر ہر چہنی میں سات انجمن  
 ہوتی ہیں وہ شہری اور یا بچوں اور تیرہویں اور سو کہ ہیں اور لکھنویں اور چوبیسویں  
 اور پچیسویں ہر چہنی کی ہیں اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرمائی ہیں کہ ہر چہنی  
 دو مار بچن ایسی جس اور بری ہیں کہ جو کام اول دونوں مار بچن شروع ہو تو انجام کو  
 پہنچی اگر نہ کا پیدا ہو تو جینا نہ ہی اور اگر کوئی لڑکھو وٹھس سی بکلی نہ فتح نیائی اور نہ  
 لگا ہی تو ہر گز نہ بڑھی تفصیل او کی یہ ہی محرم کی گناہ ہوں اور چوبیسویں صفحہ کے  
 پہلی اور بیسویں سورج الاول کی دسویں اور بیسویں سورج الثانی کی پہلی اور گیارہویں  
 سورج الاول کی دسویں اور گیارہویں سورج الثانی کی گناہ ہوں اور بیسویں  
 سورج الثانی کی دسویں اور گیارہویں سورج الثانی کی گناہ ہوں اور بیسویں



حیدر کیو سہیلی بھی بہت اچھی ناسخ بھی اور جو فرزند بہاؤ تو ترست خوب اٹھائی اور آفتون  
 سلام دہی اور ہنگامہ اور ہر حاجت کیو سہیلی منصوبہ طلبہ معاش کیو سہیلی بہت اچھی بہت اچھی  
 چو اس جو دیکھی پو اباس و روز کی بعد از اسکا ظاہر ہو سالا تو پڑ سب کاموں کی و سہیلی  
 چو سہیلی و لکھا سہیلہ و کری تو بخوبی کمال کو پہنچی اور جو سہیلی و ر عمارت نہ شروع ہو یا  
 مہا ہو تو انجام دو نو سکا اچھا ہو اور جو فرزند پیدا ہو سہیلی قبول کری اور و سہیلی  
 اوسی ہو اور شکار اور طلبہ معاش کیو سہیلی بھی اچھی بھی اٹھو پڑ حیدر اور درخت کیو سہیلی بہت  
 اچھی ہی اور جو مادہ شاہ کی یا سہیلی و ر جائی تو حاجت اسکے روایہ اور نکرہ ہی سہیلی  
 رہا سہیلی و اما و حیدر کے کاسر کرنا اور لڑائی سہیلی نانا فرزند اگر پیدا ہو تو سہیلی سو اور  
 جو کھائی تو اسکا قایم رہی کاسر کرنا اور جی سہیلی و زراہ ہو کس تو نہ ملی و سہیلی  
 حیدر ہا ہو تو سہیلی بہت اٹھائی اور دو سہیلی و است مہن ہی کہ ہر گام کیو سہیلی بہت اچھی  
 اچھی ہی جس کام کا ارادہ کری خوب ہو کہ پڑی اور درخت لگا شکو بھی اچھی ہی و فرط سہیلی کچی  
 شک ہی اگر دشمن ہی لڑی تو فتح ہو اور سہیلی ہونا مال بہت ہی اور سہیلی دیکھی اور اگر سہیلی  
 بہاگی تو خجاس پائی اور جو بیمار ہو تو بیماری بھاری ہو اور جو کم ہو چلنی اور جو فرزند پیدا  
 ہو تو سہیلی ہو اور ہر حال ہن تو یقین شک اٹھائی اور دو سہیلی و است مہن آہی وہ فرزند  
 صاحب و زنی ہو اور خواہ جو دیکھی تو اوسی ہن اسکے قہر ظاہر ہو و سہیلی کو حضرت روح  
 علیہ السلام سہیلی فرماید ایدو ملی ہن جو فرزند پیدا ہو تو اسکے شری عہد ہو اور روز ہی اسکے  
 و سہیلی بہت ہو اور خرد اور درخت اور سہیلی و سہیلی بھی بہت اچھی ہی اور جو اس و ر کم ہو تو  
 صلہ ملی اور جو کھا کسا ہو تو وہ بھی ہا تہہ آئے اور سہیلی ہو اور جو اس ناسخ بہا و شری تو  
 لایق ہی کہ و صہب کری اور دو سہیلی حدیث میں پڑی کو اور کہتی کو اچھی ہی اور خرد کچی  
 اچھی ہی اور خواہ دیکھی تو اٹھ روز مہن قہر اسکے ظاہر ہو گیا ہو مہن کو حضرت سہیلی  
 میدا ہو ملی ہن ہر کام اور خرد اور درخت اور سہیلی اچھی ہی لکھا مادہ شاہ کی سہیلی  
 غامی اور جو بھائی اوس و لکھا پڑائی اور اطاعت کری اور جو بیمار ہی تو صلہ شاہ  
 و ر کم لکھا پیدا ہو تو بیک لکھا و سہیلی زندگی کری گمری مہن جب تک کہ پڑن ہن  
 ہی مادہ شاہ سہیلی بہاگی اور جو خواہ دیکھی تو قہر اسکے سہیلی و ر ظاہر ہو یا ہو پڑن  
 کس کر شکو آمد و مکان دایہن شریک ہو شکو اور دو کان کہو لئی کہ اور در کا کاسر کر شکو

ششتری اور بیٹوں شوال کی چہنی اور انہوں نے قلعہ کی تہی اور دیوین اور دوسری  
 کتاب سی چہنی اور انہوں نے قلعہ کی تہی اور انہوں نے قلعہ کی تہی اور انہوں نے قلعہ کی تہی  
 ورنہ ہوں کہ بھائی میں ایک ناسخ اور یہی سری ہی جو اوس سے مرہر کہی تو پناہ میں تھی  
 تفصیل یہی شہر کی مائوس صفر کی دس رتبع الاول کی چہنی رتبع الشہر  
 کے اور جمادی الاول کے انہا کسوس جمادی الثانی کی پہلی اور حال الصالحین  
 میں رتبع الشہر ہی پہلی میں ہی رجب کے گیارہوں اور حال الصالحین میں رتبع الشہر  
 ہی اس پر وایت میں شعبان کی چہنیوں اور حال الصالحین میں انہا کسوس رتبع رمضان  
 المبارک کی چہنیوں شوال کی دوسری ہی قلعہ کے انہا کسوس ہی قلعہ کی چہنی  
 ہی اور ایک روایت میں انہا کسوس اور احمد صاحب کے رسالہ اصدارت میں نام چہنی کے  
 آجہی اور برسی سب بارگش اس مائنی لکھی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے  
 ہیں کہ ہر چہنی کی پہلی کو حضرت آدم پیدا ہوئی ہیں حاجتوں کی طلب کے واسطی اور یہی اور بارگش  
 مائنی کی پہلی اور سفر اور خریدار و درخت کی اور حوا و نگی ول لینی کی واسطی اپنی ہی چہنی  
 پیدا ہوئی بہت بارگش اور صاحب و زنی ہو چار رتی نو جلد ندرست ہو و شہر کو حضرت  
 نوح پیدا ہوئی ہیں کلا کر سیکو اور گہر سانبکو اور سد لکھی کو اور طلب حاجات کے واسطی اپنی ہی  
 آگہ ہوا ہو تو ساری ہی ہل کی ہو اور حو فرزند سدا ہو و سب حو بلا و شہانی ٹیکسری رتبع  
 حضرت آدم اور حضرت جوا علیہا اسلام بہت سی باہر نکالی گئی ہیں سب کاموں کے واسطی  
 ہر سی سے حو سار ہری نو بہت منفعت اوٹھائی مگر فرزند حو پیدا ہو نو تو سی سوت مشاں  
 ہو اور طو لمر ہو چو چٹھی اپنی ہی کہنی کر سکو اور شکا کر سکو اور عمارت مٹا سکو اور چو بائی مول  
 لینی کو اور سفر کرنا مکروہ ہی اور حو سفر کری نو ڈر ہی کہ ماقہ مارا حاجی با مال اور سکا جو رسی چا  
 طو وخت و کسی ملائین مٹلا ہو اور گز مائیل ہی اسی وز پیدا ہوئی ہیں حو فرزند اس ناسخ پیدا ہو  
 نو نیکسا و رسار کہ ہو آخر جرنک اور اگر کوئی اس ناسخ میں بھاگی نو نہ ملی پانچو تین ناسخ  
 قائل ملو لگی پیدا ہو سکی ہی بہت کچھ اور اسی ناسخ اپنی ہی مائیل کو قائل ہی شہید کیا  
 اگر چہ سکے نو اس ناسخ کسی کام کی واسطی گہر سی باہر نکلی اور جو شہانی ہم کہا ہی نو مٹا کر  
 اپنی الاور نہ پیدا ہو سک چو چہنی بہت لکھی ہی سب کاموں کی واسطی اور کلاچ اور سفر کی  
 واسطی ہی بہت مبارک ہی خواہ سفر دریا کا ہو خواہ صحرا کا ہو جلد ہی گہر ہیں آبی اور جوتہ

غلام اور ہاؤز خرید بیگہ بڑی ہی اور گم سوا اور ہاگ ہوا پندرہ روز کی بعد پھر اور  
 فرزند پیدا ہو تو تو فین خیر کی یا بی بی چوین نہ اچھی ہی بہت بری ہی اور جموں میں سفر  
 ہزار ہی اور چار پانچ سانی اور درخت لگانے اور چاروں طرف کی کوٹھی تو اچھی ہی اور اگر کو  
 ہاگ کی فرہادہ برائی اور جو راہ بہول جا تو اسی خوف ہلاکت کا ہی اور جو عیار ہو تو ہمار  
 اوسکے حکمت ہو اور جو فرزند پیدا ہو تو منصف سی مد گانی کری اگہ بیٹو بہت ہوتے ہیں  
 کوئی کسی حاجت کو اس در کسی سی حاجت ناو شاہ کی سامنی بخائی اور سفر کری جو جہاں  
 ہی اگر فرزند پیدا ہو تو محل رہی الا خانہ ونگی حلال کہہ کی اسطی اچھی ہی ہاگہ بیٹو بہت  
 ہی ماحولی رانی اور جہاں اور فروج اور باد سادہ نگہ و بارہین جاسکی ہی اور نہ  
 آئی نوج بہت فائدہ بخش پائی اور جہاں در گاہ ماری ہو تا ہی سادہ بڑی فوج سہا پائی اور  
 کری تو حاجت سی بہر تیسو بہن کو حسب پوسٹ علیہ السلام بہر خند پیدا ہو ہی بیٹو بہت  
 رانی اور بخار نہ کری ہی اور ماد شاہ کی پاس ماسکی و اسطی اچھی ہی اور اگر کسی کو تو  
 مال پائی اور خیر بہت دہی اور جو فرزند اس پائی پیدا ہو تو اچھی ترینا و تھا ہی چو بیٹو بہت  
 بہت ہی ہی مرحون پیدا ہو ہی اس کسی کام کا اس دور اور دہ نگری اور فرزند اگر اس پائی بہت  
 ہو تو نامہ او سپر سخت گداری اور تو فین خیر کی بنائی اور آخر عمر میں ماحول والا حاجی ماحول  
 حاجی اور اگر کوئی ہمار پڑی تو ہماری اوسیر طول کری چو بیٹو بہت بہت رہی ہی آدمی ہی سن  
 اس ہی بہت بہا بہن کہی اور کسی کام کی در پی نہو اسی مارچ کو جن ثانی لی اہل مصر اور فرج  
 اسی مذاب میں بہت کیا ہی اگر کوئی ہمار پڑی تو حال اوسکا برائی اور فرزند پیدا ہو تو روری  
 و اسطی بہت ہو اور ملک کار ہو لیکن ملائی سخن میں مثلا ہو آخر کو بجات ہو اور دوسر روایت میں  
 ہی جو سار ہو تو آخر روز تک ہو شہین نہ آئی اور دوسری وایب ہی کہ اس مارچ کی بہت  
 بہا مانگی اور دعا اور نماز اور عمل جہرین مصروف رہی چو بیٹو بہت سفر اور ہر کام کو اسطی  
 نکاح کی اچھی ہی اور جسکا نکاح ہو تو اوس سے اور اوسکے جو رومی حدای ہو اسو اسطی کہ اس  
 مارچ حضرت موسی علیہ السلام کہ اسطی دریا شکامہ پائی اور اگر کوئی سفر سی بہر رانی تو اچھی  
 بہر میں واصل ہو اور اگر کوئی ہمار پڑی تو سفت اوٹھا ہی اور اگر فرزند پیدا ہو تو عمر اوسکے  
 دات ہو شہین و بہن سب کا ونگی و اسطی اچھی ہی تو فرزند پیدا ہو تو جو خوب صورت اور  
 راہ عمر ہو تو سب کے ہونے اوسکے محبت ہو اور بہت نیک ہو اور دوسر روایت میں

من اچھی ہی ام راس و رادھو کی در خواستیں اور بہار پہ نو جلد شفا ہوا اور جو فرزند پیدا ہوا  
اسانی سے تربیت پائی اور بڑی چھریاں اور کبھی برقیان نہو اور بہار کا ہوا جلد ہاتھ آ  
بیرادہ پن بہت سری تاریخ ہی پر ہنر کی ہنر کر لی سی اور مادہ سناہ کی مانس حالی سی اور  
سر پر شل ملتی تھی اور سر دند والی سی اور جو بھائی تو پہر ہاتھ لگی اور جو بہار بڑی تو پہر  
بڑی اور جو فرزند پیدا ہوا بہت بچی اور جو خواب دیکھی تو تھیراوسکے نوین بد و ظاہر ہو چکا  
ہر کام کو پہلی اچھی ہی اور کھل علم کو پہلی بھی بہت خوب ہی مگر فرزند جو پیدا ہو تو ظالم ہو اور  
منہر کوئی اور قرض لہی اور در ہا من سوار ہو سکو کھی اچھی ہی اور جو بھائی تو ہاتھ لگی اور بہار  
پڑی تو انشاء اللہ صحت پائی اور دوسری رو اس مین ہی کہ اگر فرزند پیدا ہو تو عمر اس کے  
ورائے ہو اور علم کی غنت کری اور آخر عمر مین مال اسکا بہت ہو اور روانت سلمان ہر اچھے  
کہ پہلی اچھی ہی اور بادناہ کی ہاں سیکو بھی اچھی ہی اور جو فرزند پیدا ہو تو خوش فرائی  
دانا ہوا اور جو خواہ بچی تو بہت خوش رہے اور فہر اس کے ظاہر ہو پندرہ سال پہنچے وانی خض  
دینی اور لہی کی سب کاموں کی پہلی اچھی ہی اگر بہار بڑی تو جلد شفا ہوا اور جو کوئی کسی سے  
ہر ایک جلد ہاتھ آئی اور اگر فرزند پیدا ہو تو یا گو لگا ہو یا زنا مین اس کے کوئی حیب ہو  
جو خواب دیکھی تو مسرت مین وہ کی تھیراوسکے ظاہر ہو سو لہو و پن سوامی عارف بنائی کی اور  
کسی کام کی وہ پہلی اچھی نہیں ہی جو منہر کی اس و ز تو ہلاک ہو اور جو بھائی جلد پہری اور جو راہ ہو  
ماں تو سلمان سی ہی اور جو بہار بڑی تو جلد صحت پائی اور فرزند و شب زوال سی پہلی پیدا  
ہو تو جوان ہو جا اور اگر بعد زوال کی پیدا ہو تو انجام اسکا اچھا ہو اور خواہ بچی نو و رو  
کی فہر انرا اسکا ظاہر ہو ستر و پن ہر اچھی ہی بری ہی چاہی کہ پر ہنر کر لی اس و چھوٹی  
اور قرض لہی اور دینی سی اور جو قرض دی تو پہر اوشی ملی اور جو فرزند پیدا ہو تو حال اور بھائی  
ہو اور دوسرے روایس مین ہی کہ بہت تاریخ بھاری ہی ماحسن کی پہلی کہ مین خانی المسبک  
لگو اتھی ماحسن گہا وانی تو شفا جلد ہو انہا بہار پندرہ سال کاموں کی پہلی بہت سارہ ہی خیر بد  
فرقہ اور ستر اور راحت کر سکو کھی اور اگر دھنسی سی لٹھی تو اوپر غالب ہو اور مال قرض  
نو جلد ملی بہار ہو نو شفا جلد پا اور فرزند پیدا ہو تو حال اسکا بہت نیک ہی ہو  
بھرت پخت کی پیدا ہو بچی تاریخ ہی بہت مبارک تھی ہر کام کی پہلی خصوصاً سفر کر سکو اور  
دینی کی طلب کر سکو اور کوشش کر سکو اور اسکا کام ہو اور





کہ سفر کو سہل نہ تھا اچھی تاسیج ہی لگائی سو بہن یک ہی ہر کام کی سہلی حضرت یعقوب علیہ السلام  
پیش فرمادی تاسیج پیدا ہوئی بہن مگر جو فرزند پیدا ہوا تو اوسی بہت غم ہوا کہ کسی بیار بہن نہ تھی  
میں ہمسلا ہو اور جو خواہد بکری تو اثر اوسکا اوسی و مظاهر ہو اور تھیں چون سب کاموں کی تاسیج  
اچھی تھی اگر فرزند پیدا ہو تو ہر بار اور خلق ہو اور سفر کری تو مال بہت ملی اور ملاقات ہادشا ہو  
وہ سہلی کی اچھی تھی اور جو بزرگوں کی بکری کی سہلی کی اچھی تھی اور وہ سونہ کی ملاقات کی سہلی بہتر تھی  
جو چار سو تو جلد ایسا ہو اور وصیت نامہ لکھی اور جو خواب بکری تو اثر اوسکا اوسی روز ملاقات  
اور جو بھائی تو بہر اسی تھیں وہین اچھی تھی خرمہ درشت کی سہلی اور حیدر و کرشک اور فرزند  
پیدا ہو تو سہ بار اور دیکھا کہ ہو اور اگر کوئی بہاگ جائی تو تا تہائی اور اگر کوئی چیر کہوی  
جائی تو بلی کی اور جو کچھ فرض کی تو جلد اوسی خدا داد کی بیان ایام ہفتہ کا  
جمعہ نو عہد تھی و سب کاموں کی سہلی اور وہین اور علماء کی ملاقات کا روز تھی اور اموات کی کجور  
خاکہ خولی کو بھی اچھا تھی اور عیسائی مہمان شہر یمنہ کو سب ہمعین پر بزرگی خدا کی روز و نسبی تھی  
اوسی جو رشتہ سی جمعہ کو سب نہون پر بزرگی تھی حاجت جمعہ کی سب جمعہ اور جمعہ اجمعہ ہا جمعہ  
و جمعہ ہی نام نہ کہا کہ تھی اور نیا لباس پہنی کہ اچھا تھی مگر سفر نماز جمعہ کی وقت سی گذرنی وقت  
نماز جمعہ تک نہ تھی ہفتہ ہی سب کاموں کی سہلی مساک تھی اور سفر کی سہلی تو بہت مساک تھی اور  
طلب حاجت کو سہلی بھی بہت نیک تھی الا کثیرا اگر قطع ہو تو پا چوری جاکا چلی جائی تو اور ہر  
کام کی سہلی اچھا تھی سرائی الانہائی عمارت کر سکو بہت اچھا تھی رخصت ہو وقت فصید کھلا کھلا اور سب  
فلو یکو بہت اچھا تھی اور کھڑی کر قطع کری تو مبارک نہون اور پتھر اور حاشوہ و دونوں روز  
بہر تھی امید کی خوشی کی بہن ہماری نہ ہسنا شاعر بہن ان دونوں کی برابر سال بہن  
کوئی اور روز عرس نہیں تھی اور عرس کی قرب و صد کہ سہلی اچھا تھی اور کھڑی قطع کر نیکو تھی اچھا  
اور مسر کر نیکو بہت برائی شکل ہر کام کو سہلی اچھا تھی نہ ہما تھی اور سفر کر سکو تو بہت خوش  
اور حضرت رسول فرمائی ہیں کہ چو دہون با ستر ہون با اکیسوں کہ اگر سنگ ہو اور فصید  
وغیرہ سی خون نکلوا تھی تو شفا جلد ہو اور وہ ستر حدیث میں مانت تھی اور فرمائی ہا کہ  
سنگ نہیں ایک ساعت ایسی ہی کہ اگر لہو نکلوا تھی تو خون بند ہو اور ایک حدیث میں ہے کہ جو  
ماچہ تھوڑی دھوا ہو اوسکے سہلی سنگ کی کو کوشش کری چھو بہت خوش روز ہی کسی کام  
ہو سہلی اچھا نہیں تھی الا جلاہ لہی کو اور دو انہی تھی کہ اچھا تھی اور کھڑی بھی لکھ کر تھی

سورہ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد کی تیس بار سورہ انکا اکریم  
پڑھی اور ثنوت اور رکوع اور ذکر رکوع اور پھر سورہ و خیر و مثل نماز پڑھ  
اور اگر کسی اور شہید اور سلام پڑھ کی نماز کو تمام کرے اور موافق اپنی مقدور کی کچھ تہ  
ہی ہو گیا سلامتی ساری مہینی کی حداسی خریدی اور ہر مہینی کی پہلی جمعرات اور دسویں  
تاریخ کی بعد کی پہلی بدہ کا اور آخر مہینی کے جمعرات کا ہر مہینی میں روزہ رکھتا ہے  
اور ان میں روزہ پختی تمام سال کی روزہ دار کا ثواب ہوتا ہے بلکہ صائم اللہ ہر لکھا جائے  
کے لئے اللہ ہدایتی ان روزہ کی سبب کو پھر پھر حضرت فی فرمایا کہ روزہ جمعرات کا ہر روز  
ہی کہ جمعرات کو اعمال بندو کلی در گاہ خدا میں عرض کے حافی ہیں تو ہر سہل خوب ہی اور  
دشویں تاریخ کی بعد کی پہلی بدہ کا روزہ اسو سہل ہی کہ حق تعالیٰ فی اور سبوں کے لئے  
امتنوں پر حسب عذاب نازل کیا ہی تو ہر مہینی کی درمیان کے بدہ کو عذاب نازل کیا ہی اور  
روزہ امان ہی عذاب سی اور دو سری و چہ بدہ کی روزہ کی بدہ ہی کہ بدہ کو بروردگار  
دو برح کو پیدا گیا ہی اور روزہ سیر ہی دور غلی اور اگر کسی عارضہ سی یا اور کسی سبب سے نہ  
نہ کہہ سکے تو ہر روز کی عرض میں باؤ گہون کسی محتاج کو دی اور کہا تا کہ لانا یا کچھ محتاج کو  
دینا پھر ہی تمام مہینی بہر کی روزیسی اب ہر مہینی کی اعمال جدا گانہ ہر مہینی اور تاریخ  
کی معہ تاریخ و لادت ہر معصوم کی اور زیارت مختصر ہر معصوم کی لکھی ہوتی  
ہیں جو ریش راو المعاد کی رجب سے شروع ہوتی ہیں چاندنی کہ جن مہینی کی جس تاریخ کسی معصوم  
صلوات با وفات ہو تو اس تاریخ کو زیارت اس معصوم کی نزدیک اور دور سی ہر  
مومن اور مومنہ پڑھی فضیلت رجب میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے  
ہیں کہ جو رجب اور شعبان ان دو مہینوں کی عزت روزہ کی کہنی اور عبادت خدا سی کری اور  
ان دو مہینوں کی روزہ سی ماہ رمضان المبارک کی روزہ پختی ملا دی تو حشر کو بہرہ و نفع  
مہینی اور سب کے اعمال کی اپنی گواہی دیگی اور پھر فرماتی ہیں کہ مہینہ رجب کا بزرگ مہینہ خدا کا  
اور کوئی مہینہ اسکے برابر نہ ہو مہینہ ہی اور گزائی کہ ہر مہینی میں حرام ہی اور شریعت  
تہ و نین ہی ایک نھر کا نام رجب ہی ہائی اوسکا دودھ سی صاف اور شہد سی مشابہی  
جو کوئی ایک روزہ بھی رجب کا رکھتی تو اوسے اوسے ہر کا پانی پینی کو مل گا اور دوسرے  
اک اوسے سپر کے راہ تک وہ پہاگی گی اور جو کوئی دور روزہ رکھے نہ کہ کا تو

اور رشی دعا و ہلال پڑھی تو دعا ہلال صحیفہ کا علم کی پڑھی کہ وہ ارساد فرمائی ہوئی  
 حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی تھی اور بعد رسول خدا کی فرمائی پھر اہل علیہ السلام کے  
 فرمائی برابر کسی کا فرمان نہیں ہی اور بعد و ان کی پڑھی صحیفہ کاملہ کی برابر کوئی کتا نہیں ہی تو وہ  
 کاملہ کی دعا و ہلال پڑھی انہما اخلوا المطبخ الذائب الشرج المکروہ فی صلاب  
 التغلیر فی المنصرف فی فکاک الشد بفرامس عن نور ذاک الظلم و اوضیع ذاک الکفر  
 و جعل ذاک من اناب مملکہ و علا مہ من علا ناب سلطانہ و اٹھناک  
 بالذکر و النقصان و الظلوع و الا قول و الا نازر و الکسوف و کل ذلک  
 انت له مطبخ و ذالک نادقہ سرج سخطانہ ما اکتحت ما ذکری و اقرک و الطوف  
 ما صنع فی سادک جعلک و فصاح سحر خادب لکم خادب فاشعل الله  
 سرج ذک و حالفی و حالفک و معذرتی و معذرتک و معذرتی و  
 معذرتک ان یصل علی محمد و آلہ و ان یجعلک ہلال و کبر لا یخفها الا نام  
 و کفارہ لا یکن یسما الا نام ہلال امنی من الا فایب و سلامۃ من  
 السبب ہلال سعید لا یخس و نہ و فنی لا یکن معہ و نسلا مال رخا  
 نفس و خیر لا تشو نہ سرج ہلال امنی و اقلاب و یعمہ و لا حساب و سلامۃ  
 و سلام اللہ صلی علی محمد و آلہ و اخلصنا من ارضی من طلع علیہ و اکر  
 من طرک الذہب و استعد من نعتک کف و نہ و و فینا منہ لا یکن و اعطنا  
 فیہ من الحونہ و اعطنا منہ من مناسیر و معصیتک و اور غنا منہ  
 منکر و یمنک و انسا فہ حن العافۃ و اقمہ علینا با سیمال طاعتک  
 و ہوا لک انک المکان الحمد و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطیبین الظاہرین  
 اور رسالت امام اگر سورہ محمد جامہ دیکھہ کی پڑھی تو ساری جہنمی ہر انگہ دیکھنی ہی چھوڑے اور اگر  
 سورہ یوسف جامہ دیکھہ کی کہانی تو اس جہنمی ہر دعا اور حاجت اسکے رہنما اور اگر  
 سورہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی جامہ دیکھہ کی پڑھی تو لاکھ شہید و سکا فراموش ہو  
 پھر جو حرم عورتوں میں مشہور رہی کہ شہری باس کا حانا دیکھنا بہت خوش رہی پھر اگر انسانی  
 مادہ کی دیکھہ ہی تو کہانی حضرت ماضی علی کی سنی اسکے کچھ حاصل تیرے کی روسی نہیں ہی اور پھر  
 پڑھی کی پڑھی ناسرچ دو و کعبہ نام سطر رشی پڑھی کہ پہلی کہستہ میں بعد سورہ محمد کی پڑھی



[illegible]

بہشت اور شہر واجب ہو گا معنی بہشت میں وہ ضرور داخل ہو گا اور روایت یہی  
 ہے کہ ایک روز بھی خالص نیت سے فقط شہر خدا کی سطرچی لکھی تو غضب الہی سے شہر کو پناہ دیں  
 اور اس کے اور روز کی درمیان میں ستر شہر تو کافرن پہلی در بہر حند و کافرن مثل فرق بڑا  
 ایسا لگی ہو اور بہشت اس کے پہلی واجب ہو اور اگر ایک روزہ شروع مہینہ کا اور ایک روزہ  
 مہینہ کا اور ایک روزہ آخر مہینہ کا کہ کئی گنا گزشتہ سبب اس کے خدا عفو و مہربانی اور شہر  
 سے اگر تین تین رکھی تو گناہ گزشتہ اور آئندہ سبب معاف ہوتی ہیں اور بہر و اب یہی کہ جو  
 روزہ بھی لکھی رہے تو بہشت میں وہ ہماری ساتھ ہو گا اور دس عالموں کے شام کو فوت  
 افطار کی دنیا اور آخرت جس کے لیے مانگی قبول ہوں اور تمام مہینہ کی اگر کوئی روزہ لکھی ہو  
 روزہ تو اب لکھی خدا زیادتی فرماتا جاتا ہے حج اور عمر کی ثواب بھی عطا فرماتا ہے اور وہ بہشت  
 کہ ایک روز حضرت رسول مقبول ایک مقبرہ کی طرف سے ہو کی گزری اور ایک ایک من مقبرہ کی پاس  
 شہر لکھی پھر تشریف لی علی تو اصحاب نے حضرت کے مقبرہ کی گردنک شہر کا سبب پوچھا حضرت  
 فرمایا کہ اس مقبرہ کی مردہ ن یہ عذاب ہوتا تھا خدا سے حاجی مہینہ کہ عذاب کی تخفیف ہو اگر یہ  
 ایک روزہ بھی ماہ رہے کہ ہفتی اور ایک ات بھی عبادت خدا میں جاگتی تو ان پر یہ عذاب  
 نہ ہوتا اور جو مومن اور مومنہ کہ ایک روز اس مہینہ کا روزہ لکھی اور ایک ات کو عبادت میں  
 بسر کری تو خدا تعالیٰ سال پہر کی روزوں کا اور سال پہر کی عبادت کا اور ہزار حج اور ہزار عمرہ  
 ماہ اور ہزار جہاد اور ہزار بندہ دن اولاد اسمعیل کے اراد کرے گا قہر و جوشی اور ہزار شہر کی حد  
 دینی کا ثواب اس کو عطا فرمائی اور ایسا ہی کہ میری امت کے حیدر و مکرموں کی آواز کیا اور ہزار  
 ہو کہو نگو کہنا کہ لایا اور عذاب قہر اور بھول مسک اور نگرسی وہ فی خوف ہو راوی فی  
 تعجب سے پوچھا کہ یہ اتنی ثواب فقط ایک روزہ لکھی سے اور ایک ات کا لگتی ہے فی  
 میں حضرت فی فرمایا جان جی قدرت خدا کا ہزار ہزار سے زیادہ ہو گی اور پہلے کہ حضرت  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی پرستی تو گناہ اس کے سبب بخش دی جائیں اور اگر پہلے کہ او  
 پہلے کہ کو غسل کری تو گناہ اس کے دھو جائیں اور وہ معیت میں جو تمام رحمت میں ہزار  
 استغفر اللہ والاعمال والاکرام من کلمہ اللہ والاکرام من کلمہ اللہ والاکرام من کلمہ اللہ والاکرام من کلمہ اللہ  
 کہ اگر میں اسے بخشوں تو میں اس کا خدا نہیں اور یہ مہینہ تو یہ اور ستر عطا کا ہے جس قدر کہ  
 ہو کے اس مہینہ میں استغفر اللہ والاعمال والاکرام من کلمہ اللہ والاکرام من کلمہ اللہ والاکرام من کلمہ اللہ



وقت کی نہ ہر دینی سی وفات ہو ہی بالیس برس کے سن میں اور مدفن حضرت کا سر من برای ہی اور  
 پھر سری کو اور پانچویں کو روایتوں کی اختلاف کی سبب وفات علی نہیں امام کی نقل ہر دو کی  
 اور اس جہت سے دو شخص کی جن میں سے ایک مدینہ میں عبداللہ کے مدفن میں اور سال میں  
 اسی تاریخ میں مدفن میں مدینہ میں سی شہادت ہوئی تھیں جس کے سن میں شہر  
 بغداد میں اور کا طبع مدفن میں ان کی امام کی پیدا ہوئی ایک عید ہی تو قتل کی روز حضرت امام  
 محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش اور ایک روایت میں مدینہ میں رمضان روز عید ولادت امام کی  
 روز ہی حضرت کی ولادت ثابت ہوئی ہے نیز کیا کرتے تھے علی کرم اللہ وجہہ فیہ  
 السلام اللہ العزیز العزیز العزیز علی من فوق الأرض ومن تحتها  
 کثیرۃ فامینۃ راجیۃ مبارکۃ مکررۃ فہ کا فصل ماصلت علی  
 السلام علیک یا نور اللہ السلام علیک یا محمد اللہ  
 السلام علیک یا امام المؤمنین ووارث النبیین وعلیہ السلام  
 علیک یا نور اللہ فی سماء الارض فصلک یا نوراً عارفاً  
 یجوزک معاجد کالاعیان علیک یا نوراً لیس کالشیعہ فی عندک اور  
 اگر ایک روز بھی ان جہت کا کوئی رکھی تو عبادت سال ہر کا اسی ثواب ہو اور ہزار  
 ملند ہوں اور سب جہت میں باوی فی فضل کے کہ اگر کسی سے روز نہ کہا جائی تو وہ کہتا  
 جو اس شایع مشرف ہو فرمایا کہ ہر روز روٹی اگر کھو کہلائی تو خدا کی قسم اسی سے  
 بھی ثواب ہوں بلکہ زیادہ بہر راوی فی پوچھا کہ جیسی قدر تہ روٹی کہلائی ہو تو اسی  
 کیونکر یہ ثواب ہو حضرت نے فرمایا ہر روز سو بار یہ شیعہ پڑھی سبحان اللہ سبحان  
 سبحان من لا یلہ فی الشیخ الاسلام سبحان الاعز اکرم سبحان من یظلم  
 بالحد وکفر کم یہ سبحان من لیس المرء وھولہ اھل اور جو رجب و شعبان  
 اور ماہ رمضان میں ہر روز اور ہر رات کو ایک اور آیت الکرسی اور چاروں قبل اور  
 شیعہ اور بعد ان ہر ایک کو عین میں ہر روز اور کھو کھو لا یا اللہ العزیز  
 العزیز کو بھی تین بار پڑھی اور اللہ عزوجل علی کل عمل وعلی کل عمل وعلی کل عمل  
 پڑھی اللہ عزوجل المؤمنین واما وصالہ کہ جی میں ہر روز اس شیعہ اللہ جا  
 سو بار پڑھی اور دوسری روایت میں تین بار یا اللہ العزیز پڑھی اور اللہ عزوجل



ہی اور بہشت جانی کثافت بہشت چھوڑ کر حضرت آدم بہشت سے باہر آئی تو تمام بدن حضرت کا  
 سسماہ ہو گیا تھا اور ایسا سسماہ ہو گیا تھا کہ بعد تو بہ کر سکی بھی ایک خط سیاہ بدن سے  
 پر مانی تھا جب ملائکہ فی حضرت آدم کی اس خط سیاہ کو دیکھا تو رولی لگی اور درگاہ خدا  
 میں دعا کی آسمانی ایک سادہ سی فی ندا کی کہ اسی آدم اکل دیں وہ کہہ وہ تاریخ تیر ہو پیا  
 مہینہ کی بھی جب حضرت آدم فی فرمان جس سے روزہ رکھا تو ایک حصہ اوس خط سیاہ کا  
 بدن شریف سے دور ہوا پھر چھوڑ دیا کو بھی اوس طوری مادی آسمانی گئی کہ اسی آدم اکل  
 روز پھر روزہ رکھے تو اس تاریخ کی بھی روزہ ہی وہ خط سیاہ ایک حصہ اور زایل ہوا  
 اور وہ جو وہ تھا بھی پھر سدا ہو بن کو بھی اوس طوری مادی فی فی اور حضرت آدم  
 روزہ رکھا تو عام وہ خط سیاہ عا نارا بن پھر وہ بھی کہ ۱۴۱۳ھ کی روزہ کو روزہ  
 ایام البیض کے کہنی ہیں اور اسی مہینہ کی سدا ہو بن رات کو حضرت امام حسین علیہ السلام  
 ریا رت شہید کی بھی بہشت نوا سب فی حد ہیں اور جو رمارت سدا فی مہینہ کی اعمال فی  
 کی تاریخ ولادت میں لکھی جاگی اوس کو پڑھی اور جس کوئی پڑھی حاجت ہو وہ ہا  
 مہینہ کی جو وہ ہیں اور پھر ہو بن کو روزہ می رکھی اور روال آفتاب کی وقت غسل کرنا  
 چھل احم و او کو جس شرطی زاد المعاد میں ہی پڑھی تو حاجت اوس کے اس عمل  
 برکت سے افتادہ صراط راستی کی اور اٹھان ہو بن کو اس مہینہ کی ابراہیم حضرت رسول  
 کی بیٹی کی وفات ہی اور ابن عباس کے بیان سے اکتسب کو اس مہینہ کی وفات حساب فاطمہ زہرا  
 صلوات اللہ علیہا نظر پڑتی ہی اگر چہ رواست مہر ہو رکی علامہ ہی مگر اعتقاد کی سوس اگر  
 اس رواست پر عمل کری اور اکتسب کو اس مہینہ کے زمارت اوس معصومہ کے پڑھی اور فاطمہ کی یہ  
 اوس معصومہ کی امن بھی کری تو حاجی ثواب سے نہیں ہی علی اکھو صر عر خطا سے بیٹی پر تو فرما  
 اس تاریخ کو است کوئی اور اس مہینہ کی مالک ہو بن کو معاد بہ جہنم دھل ہوا ہی چاہی کہ سلسلہ  
 نصرت کی شکر کار روزہ رکھیں مادی مہینہ کی پیشوں کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی ان پانچ  
 حجر نگاہی ختم اعدای بن ہی تو اس تاریخ کو او حضرت کی رمارت حوامہ میام میں حضرت کی  
 تو لکن تاریخ لکھی جاگی اوس پڑھی اور جو مہینہ کو اس مہینہ کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 امیر فی شہر کی لڑائی کی ہی اور مرتب ہو دی جو ہزار آہ می سی اکتلا کر تا تھا وہ حضرت  
 ہاتھ سے پس روزہ نہ رکھ کر گناہی تو اوس روزہ بھی اس نعمت کی شکر کار روزہ سب ہی

[illegible]







اُمُّهُ فَهَرَبَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ طَلَسَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ سَمِعَتْ بِذَلِكَ وَصَدَّتْ  
بِهِ نَامُوكُمْنِي نَا اَنَا عَمِلْتُ لِلَّهِ اسْمًا تَكْتُبُ لَوْ رَأَى الْاَخْلَاصُ السَّابِقَةَ  
وَالْاَخْلَاصُ الْمَطْرُوقَةَ لَمْ يَتَوَسَّسْكَ اَحَدًا هَلَسَتْ بِاُخَا سَهَابًا وَلَمْ تَلَسْكَ مَرَدًّا لَمَّا  
يَا رِبَا وَاسْمُكَ اَنَا عَمْرٍو دُعَاؤُكَ الدُّرِّيُّ وَارْكَابُ الْمُؤْمِنِينَ وَاسْمُكَ اَلْاَلَاءُ اَم  
اَللَّهِ السُّبْحِيُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَلْجَادِيُّ الْكَهْمِيُّ وَاسْمُكَ اَنَا الْاَلَمَّةُ مِنْ وَلَدِ اَكْبَلِ الْاَلَمَةِ  
وَالْعِلْمُ الْاِلَهَامِيُّ وَالْعُرْوَةُ الْاَوْثَقُ وَالْحُكْمُ سَلَامُ اَهْلِ الدِّينِ اَوَّاهُ اَتَمُّهُ اَللَّهُ رَزَقَ  
مَلَايِكَةً وَاسْمَاءَهُ وَرَسُولَهُ اَبِي بَكْرٍ مُؤْمِنٌ وَبَالِغٌ كُمْ مَوْفِقٌ بِرَّيْغٍ وَجْهٌ  
وَتَوَاتَرٌ كَهْلٍ وَفَتَى لِقَابِكُمْ يَسْلَمُ وَاقْرَأْ لَكُمْ مِثْلُ صَلَواتِ اللَّهِ عَلَیْكُمْ  
وَعَلَى اَزْوَاجِكُمْ وَعَلَى اَسْمَائِكُمْ وَعَلَى اَخْلَاصِكُمْ وَعَلَى سَائِرِكُمْ وَتَسْلَمُ  
بِقَابِلِكُمْ وَعَلَى ظَاهِرِكُمْ وَعَلَى بَاطِنِكُمْ بَعْدَ اسْمِكُمْ دُورَ كَعْتِ مَارِاسِ زِيَارَتِكِ  
مِثْلِ مَارِجِ كِ بَسْمَتِ سِتِّ بَرِيٍّ اَوْ رَاسِ عِبَارَتِ سِتِّ نَيْشِ كَمِي كِه دُورَ كَعْتِ مَارِ مَارِ  
حَضْرَتِ اَمَامِ سَمِ عَلِيهِ السَّلَامُ كِي بِرَبَّنَا مَارِ بِرَبِّي بِوَعْدِ سَمِ قَرِيبِ اِلَى اَسْمَاءِ اَكْرَمِ اَبِي بَر  
هَلِي مَارِ بِرَبِّي بِرَبِّي اَسْمَاءِ اَبِي اَوْ بَعْدِ سَمِ مَارِ كِه حَضْرَتِ مَارِ بِرَبِّي بِرَبِّي  
اَحْسِنِ كَا كِي بِرَبِّي بِرَبِّي اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبْنَ رَسُولِ اللَّهِ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ  
كَاتِبِ نَبِيِّ اللَّهِ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبْنَ اَمَلِ الْمُؤْمِنِينَ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبْنَ  
اَلْحُسَيْنِ السَّيِّدِ عَلِی السَّلَامُ عَلَیْكَ اَمَّا السَّيِّدُ وَاقْرَأْ السَّيِّدِ اَلْسَّلَامُ  
عَلَیْكَ اَمَّا الْمَظْلُومُ وَاقْرَأْ الْمَظْلُومُ لَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ فَكُنْتُكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ  
طَلَسَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ اُمَّهُ سَمِعَتْ بِذَلِكَ وَصَدَّتْ بِمَعْدِ اسْمِكُمْ اَوْ عَمِي سَمِعَتْ  
لَرَبِّكَ زِيَارَتِ كَا قَصَبِ هَجَرِ كِي كِه زِيَارَتِ سَائِرِ شَرِيفِ كِي بِرَبَّنَا مَارِ بِرَبِّي بِوَعْدِ سَمِ قَرِيبِ  
حَضْرَتِ مَرِيبِ اِلَى اَسْمَاءِ اَكْرَمِ اَبِي بَر هَلِي مَارِ بِرَبِّي بِرَبِّي اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَاجِبَاتِ  
سَلَامُ عَلَیْكُمْ اَلْاَصْفَاءُ اَللَّهُ وَكَذَلِكَ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَلْمُسَادِدُ نَبِيُّ اللَّهِ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُولِ  
لِلَّهِ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمَلِ الْمُؤْمِنِينَ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ لَا اَنْصَارَ  
اَبْطَحَ الرَّهْمِ اَوْ سَيِّدِ اَبْنَاءِ الْعَالَمِينَ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَنْصَارَ كَمِي بِرَبِّي بِرَبِّي  
نَبِي عَلِيٍّ بَرِّ الرَّحْمٰنِ السَّامِعِ الْاَوْمِينَ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبْنِ عَمَلِ اللَّهِ بِأَبْنِ  
نَبِي عَلِيٍّ طَبَقِ اَلْاَرْضِ اَلْمُفْخَاذِ حَضْرَتِ وَوَدَّكَ اَعْطَاهُ اَمَّا كَمِي

اگر دو چھی رمارس پڑھی تو محمد امین ما گہر کی بلند کو بھی بر با حق گستاہ میں اوسم کو رسی  
 دایہی طرف نہہ ڈاسکے کہ پڑھو کی جسے کہ سرف کسرف کلہ کی اونکلی سی فادہ کر کے  
 و ہوں رمارس خاویر میان ہوئی ہی مارچ کو لدہن او کھرب کی پڑھی اوسوئی نوایہ  
 سمیوں اور ملا کہ کی برادرارح کی بھی نواب ہوگی اور یہ ایک رک اس کی اور  
 ہی کہ نصرت صاحب الزمان علیہ السلام بھی اس اب کو جمعہ کو سرس رای من شہہ ہجری  
 مسوکل کی مٹی کیو جس میں ہر ی ہیں جاہی کہ حصہ کے رمارت یوسن اس اب کو پڑھن  
 او اسی مارچ کو جمعہ کو پڑھن میں محمد عباسی کیو ص میں اور ایک ولی سی و سو چہا ہجری  
 ہجری میں حبیب صفا ار نصرت کی ہوئی اور شہہ ہجری میں راضی مقدمہ عباسی کی ہوئی کو  
 عت کہ احقہ کے ہوئی سب رستہ کے میں اور رمارس حضرت کی سہی اللہ تعالیٰ  
 لَئِذَا هَدَانَا وَهُوَ قَوْلُهُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُهُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُهُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُهُ هَذَا  
 فَكَيْفَ كَلَّمَكَ جِدًا قَوْلُهُ لَا مُدَالَ لِكَلَامَاتِكَ وَلَا مَعْقَبَ لَا تَأْتِي  
 تَوَلَّى لِيَا لِي وَصَلَاؤُكَ الْمُسْرَى وَالْعَلَمُ التَّوَدُّ فِي طَعْنَاءِ الدَّخُولِ الْغَائِبِ  
 الْمُسْتَوْجِلِ مَوْلِدُهُ وَكُومُ كَيْدُهُ وَالْمَلَأُ كَيْدُهُ شَهْدُهُ وَاللَّهُ نَا حَرَكَةُ  
 وَهُوَ يَدُهُ إِذَا بِنَبْعَادُهُ وَالْمَلَأُ كَيْدُهُ أَمْلَادُهُ سَبْعُ اللَّهِ الْهَادِي  
 لَا تَدُوْا وَتُوْدَةُ الدَّيْ لَا تَحْبُوْا وَتَحْلُمُ الدَّيْ لَا تَصْنُوْا مَدَا الدَّهْرِ  
 وَتَوَا مَسْ الْعَصْرُ وَوَلَاهُ الْأَمْرُ وَالْمَلُوكُ عَلَيْهِمُ الدَّيْ كُومُ مَا تَوَلَّى فِي  
 تَكْلِمَةُ الْفَلَدِ وَأَحْكَامُ الْحَسْبِ وَالنَّسْبِ وَالْأَرْحَمُ وَحَبِيْبُهُ وَلَا أَمْرُهُ وَهُوَ  
 اللَّهُ مُصَلِّ عَلَى خَاتَمِهِمْ وَفَاتَمِهِمْ الْمُسْتَوْرِكِينَ عَوَا مِلْجَمُ وَأَحْبَابُ بَنَاتِهَا  
 وَظَهْرِيَّةٌ وَفَلَا مَنَّهُ وَأَحْبَبْنَا مِنْ أَضَارِهِ وَأَوْرَنَ مَا رَدَّ بَارِدَهُ وَأَكْثَنَانِ  
 عَزَا لِهْ وَحَلَصَاتِيهِ وَأَحْبَبْنَا فِي دَوْلَتِهِمْ نَاهِيْنَ وَنَصَحْتِهِمْ عَابِدِيْنَ وَ  
 حَبِيْبِهِمْ فَاطِمَتِيْنَ وَبَنِيَّ الشُّوْبِ بِلَا مَلِيْنَ نَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيَّانِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى أَهْلِ كَدْبِهِ الصَّادِقِيْنَ  
 وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَأَحْكَمُ نَيْسَانَا وَتَكْلِمَةُ مَوْلَانَا  
 الْحَاكِمِيْنَ لِدَرْسِهِمْ طَاوَسُ عَلِيٍّ الرَّحْمَةُ لِيْ كَلَامِيْ كِهْ مَرْيَمُ كُو بَابِيْ كِهْ مَرْيَمُ  
 ابی مولانا اور آقا اور امام و حضرت صاحب الزمان می عہد شاہ کی اور نیا عہد کی













مدینہ میں گزار فقیر مدفن حضرت کا ہوا اور اس مہربانی کے ستر پون تارچ کو جنگ پر فرست دیا  
ہوئی ہائی پر سب سے ستر پون کی رات اور دن دونوں بہت مبارک ہیں اور پوری خوشی  
مانت اور اوس ستر پون کی بھیر ہی کہ ان کو کر اور حمد و نون بخین سینو کی میت و حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی محاسن سی بالکل ختم پونی کر کی اور حضرت کو دشمنو میں اکیلا چوڑ کی اس  
میں بھاگی ہیں اور حساسا مہر علیہ السلام فی خدا اور رسول خدا کی فرمان واجب لاف جان  
اطاعت کی اور تائید خدا سی اس طرائق کو شہنا اپنی دات سی فتح کیا اور شہب قدر  
میں تھا اختلاف نہی مدینہ سنی اور شہب قدر دونوں میں مگر اویشوین رات اور اکیسویں رات  
اور شہب قدر رات میں شہب قدر کا ایک ماہ ہمار سی مدینہ مامیہ میں ہی اور ان  
دونوں راتوں میں کئی پون رات پر حد بنو نکا امید ہائی اور علمانی دین کی تحقیق کا بہت  
افغان ہی اور اویشوین رات کہ کہ پہلی سب قدر ہی مسجد کو فہ میں صبح کی وقت جناب امیر علیہ  
السلام کو نماز شہب میں اس مہم ناموین قطامہ فی جہا اپنی معشوقہ کی در غلمان فی سی  
حالانہ عدہ میں اس سبب کی سربارک پر تلوار نہر کی بھائی ہوئی لگائی اور سی  
تلوار کا رہی پڑی کہ سربارک کا اوس جہا کا شق ہو گیا اور اکیسویں رات کو کہ وہ  
بھی سب قدر دو رقی اوس ہی خیم سی حضرت فی وفات پائی اور بعضی راوی کہتی ہیں  
کہ اکیسویں کو من کو حضرت کی و کائنات ہو میں ہی فرمان علی ان فی طلب علیہ السلام  
کما مرہ ہی حضرت کا کہ اغانہ ہی خدا ہی کی گہ میں ہوا یعنی خانہ کعبہ میں پیدا ہوئی  
اور انجام بھی خدا ہی کی گہ میں غیر ہوا یعنی مسجد نبین شہاوت بھی پائی اس کے  
کہ وہ منین ان دونوں راتوں میں اعمال شب قدر کی بھی محال ہیں اور حضرت کی زیارت  
پر ہیں اور دیکو حضرت کی حال شہادت کو سکے گریہ و بکا کر کی بھی داخل خواب ہوں اور تیرہ  
شب قدر کی محال منہر کہ ہیں وہ یہہ ہیں کہ ہر شب قدر میں دو رکعت نماز شب قدر اس  
میں سی پڑی کہ دو رکعت نماز شب قدر کی پڑھنا پڑھتی جو غیر سنت قرینہ الی اللہ  
دونوں رکعتوں میں سورہ حمد کی سات، ساتہ بار قل ھو اللہ اکبر ہی اور نماز کی  
بعد سلام آخر کی ستر بار استغفر اللہ و انکسب اللہ و انکسب اللہ ہی نو حدیث میں کہی جاناسی نہ  
ار شعی بائی کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سی اوسکو اور اوسکے باپ پر مانگو بخش دی اور اس عمل کو  
کئی فرشتی خدا مقرر فرمائی کہ ہر سال مائیدہ تک اوسکے نامہ اعمال میں اوسکی نیکیاں لکھتی ہیں



مَا هُوَ حَكِيمٌ لِي فِي مَنَ قَبَائِي وَأَجْرِي نَا أَنْ حَكِيمٌ لِي رَحْمَتِي نَا اس کے کہ اس سے میری  
 خداوند ہمارے کرتا ہے اور نہ ہمیں بھی وسعت عطا فرماتا ہے لیکن بعد اس دعا کی بھی بڑھ چکی  
 اپنی سے صاحبو کی حداسی دعا مانگی اور اکیسویں رباعی بھی پڑھ کر کو رہی حال سابر  
 جو بہت سے مشترک ہیں کر ہی اور اس بات کی مخصوص ہیں وہ سبھی پڑھی یا مَوْجِ اللَّيْلِ  
 فِي النَّهَارِ وَلَا مَوْجِ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ وَصَحَّحَ الْحَقُّ مَنِ الْمَيْتِ وَصَحَّحَ الْمَيِّتِ  
 مَنِ الْحَيِّ لَا يَلْزِمُ مَنِ كُنَّا نَعْرِضُ لَكَ يَا اللَّهُ نَا كَحَيِّ نَا اللَّهُ نَا رَحْمَتُ نَا اللَّهُ  
 نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ نَا اللَّهُ  
 اَحْلَاوَالْكَرِيمِ نَا وَالْأَلَاءِ اسْتَأْذَنَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَبَّ  
 لَعَلَّ سَمْعِي فِي هِدَايَةِ اللَّيْلِ فِي السُّعْلَةِ وَرَوْحِي مَعَ السُّبْحَةِ وَالْحُسْنِ  
 فِي عِلِّيِّينَ وَاسْأَلْنِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي نَهْضًا صَادِقًا ثَابِتًا سَمِيرًا  
 قَلْبِي وَرَأْفًا نَدَاهُ السَّكِينِ وَتُرْصِدِي مَا كُنْتُ لِي وَأَتَانِي الْكَفَا  
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَمِنَ عَذَابِ النَّارِ أَجْرِي قَارِئِي فِيهَا  
 ذِكْرَكَ وَتَسْكُنَكَ وَالْوَهْمَةَ إِلَيْكَ وَالْإِلَهِيَّةَ وَالْوَهْمَةَ وَالْوَهْمَةَ وَالْوَهْمَةَ  
 لَهُ الْحَيُّ وَالْحَيُّ هَلْكَهُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ اور اس جہی کی چھٹی دس دس ہر ایک  
 بہہ دعا بھی پڑھی تو اس میں اَعُوذُ بِكَ لَالٍ وَجْهَكَ الْكَوْنُ أَنْ يَفْضَحَ  
 جَعَلِي شَهْرًا مَحْضًا أَوْ لَطَاحَ الْبَحْرِ مِمَّنْ لَكَ هِدَايَةٍ وَبَعِي لَكَ حَسَنَةً سَمِيرًا  
 أَوْ ذَلِكْ نَعْدًا نَبِيَّ عَلَيَّ يَوْمَ الْعَالَمِ اور سیکھوں رات کی شب قدر کی ہوئی یہ تو  
 حدیثوں کا اور بہت عالموں کا اتفاق ہے حضرت صادق علیہ السلام چوتھی امام فرماتی ہیں  
 کہ اس رات کو ہر سیکھ عام سال کی سب سے صحت اور بیماری اور کٹنا دگی رزق اور قہر  
 سچ اور عزم موافق حکمت اور تعلیمت الہی کی معطر ہوتی ہیں اور مرگ اور بلا و خیرہ اور جو کچھ  
 کہ آدمی کو سہ سال پہر میں ہو لی والا ہو مایہ وہ سب سے ایسا کہ نہ ہو مایہ نہیں فرماتا  
 حال اس شہر کا کہ اس رات کو کچھ اور کچھ ہے ہو او کہ ہی کو ح میں ہو او کہ کچھ ہے  
 گناہوں کی طرح چپال کر کی رو تا ہو او تو اس پر ہی رحمت حداسی کہ وہ نواب شہر قدر ہی  
 محروم رہی اور سورہ قدر میں جس عالی فرماتا ہے کہ نہ معنی نازل کیا سب قدر میں ہو مایہ  
 کہ سب ہر بہر ہی ہر بہر ہی سی یعنی عبادت شہر قدر کی ہر بہر ہی ہر بہر ہی کی ہر بہر







[illegible]







[illegible]



رَأَيْتُمْ لِمَا نَعْمُوهُ وَالْحَوْلُ وَالْقُضَى وَالْأَنْعَامُ لَادَ الْإِحْلَالَ وَالْإِكْرَامُ نَالَهُ  
 لَمْ يَسْأَلْ لَكَ نَارُكَ لَمْ يَسْأَلْ لَكَ نَارُكَ لَمْ يَسْأَلْ لَكَ نَارُكَ لَمْ يَسْأَلْ لَكَ نَارُكَ  
 يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلَى وَالْكَرَامُ يَا أَلَلَّهُ  
 يَا أَلَلَّهُ أَنْ تَصِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَبِي مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ سَبْعِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَةِ  
 وَرَوْحِي مَعَ الشَّهِيدَةِ وَارْحَمَانِي فِي جِلْدِي وَإِسْمَاءِي مَعَ مَعْقُورِي وَأَنْ تَجْعَلَ  
 بِي دَعْمَةً سَائِرِيهِ فَلْيُؤَيِّدْهُمَا نَارُكَ هَيْتَ الشَّامِ حَقِّي وَرَضَائِي أَقْبَلْ بِي وَفِيهَا  
 فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَمَا عَدَاكَ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَرْبُفِي  
 فَمَا زِدْ كَرَمَكَ وَتَشْكُرَكَ وَالْوَعْدَةَ الْيَمِينَةَ وَالْأَلَاءَ الْكَرِيمَ وَالْأَنْوَارَ الْوُجُوهَ وَالْمَوْجِدَ  
 لَهُ مُحَمَّدٌ وَأَبِي مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا وَهَلِّمُوا السَّلَامَ بِحُسْنِ رَأْيِكُمْ  
 بِرَبِّي مَا خَافَ لَيْلِي لَيْسَ أَلَسَ وَالنَّهَارَ مَعَاشًا وَالْأَرْضَ وَمَا كَانُوا لِكُلِّ  
 أَوَاكِدَ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ  
 لَا تُجِزْ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلَى وَالْكَرَامُ  
 وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَبِي مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ سَبْعِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
 فِي السَّعْدَةِ وَرَوْحِي مَعَ الشَّهِيدَةِ وَارْحَمَانِي فِي جِلْدِي وَإِسْمَاءِي مَعَ مَعْقُورِي  
 وَأَنْ تَجْعَلَ بِي دَعْمَةً سَائِرِيهِ فَلْيُؤَيِّدْهُمَا نَارُكَ هَيْتَ الشَّامِ حَقِّي وَرَضَائِي أَقْبَلْ بِي وَفِيهَا  
 حَقِّي وَرَضَائِي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَمَا عَدَاكَ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَرْبُفِي  
 فَمَا زِدْ كَرَمَكَ وَتَشْكُرَكَ وَالْوَعْدَةَ الْيَمِينَةَ وَالْأَلَاءَ الْكَرِيمَ وَالْأَنْوَارَ الْوُجُوهَ وَالْمَوْجِدَ  
 لَهُ مُحَمَّدٌ وَأَبِي مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا وَهَلِّمُوا السَّلَامَ بِرَبِّي مَا خَافَ لَيْلِي لَيْسَ أَلَسَ  
 وَالنَّهَارَ مَعَاشًا وَالْأَرْضَ وَمَا كَانُوا لِكُلِّ أَوَاكِدَ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ  
 لَا تُجِزْ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ يَا أَلَلَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلَى وَالْكَرَامُ  
 وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَبِي مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ سَبْعِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ  
 فِي السَّعْدَةِ وَرَوْحِي مَعَ الشَّهِيدَةِ وَارْحَمَانِي فِي جِلْدِي وَإِسْمَاءِي مَعَ مَعْقُورِي  
 وَأَنْ تَجْعَلَ بِي دَعْمَةً سَائِرِيهِ فَلْيُؤَيِّدْهُمَا نَارُكَ هَيْتَ الشَّامِ حَقِّي وَرَضَائِي أَقْبَلْ بِي وَفِيهَا  
 حَقِّي وَرَضَائِي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَمَا عَدَاكَ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَرْبُفِي



وَقَامِي فِيهِ فَيَا أَيُّهَا الْعَالَمِينَ وَكَرِهِي فِيهِ عَنْ تَوَكُّلِ الْعَالَمِينَ وَهَيْبَتِي فِيهِ  
 فِيهِ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ وَأَعْلَى عَنِّي يَا عَالَمِي عَالَمِي الْهَيْبَتِي دُونَ شَيْءٍ كَوْنِي فِيهِ  
 يَرْبِي اللَّهُمَّ وَتَوَكَّلِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاكَ وَحَبْلِي فِيهِ مِنْ تَحْطِطِكَ وَتَقَارُفِكَ  
 وَدَفْعِي فِيهِ لِقَائِكَ يَا نَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَوْ رَسْمِي كَوْنِي فِيهِ  
 يَرْبِي اللَّهُمَّ أَنْزِلِي فِيهِ إِلَهِي وَالشَّيْءَ وَنَا عِدْلِي مِنْهُ مِنَ الشَّيْءِ  
 وَالْقَوْلِي وَاجْعَلِي بِي نَصْرًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تَنْزِلُ فِيهِ لِي خَوْدُكَ يَا أَخُو الْأَخْيَارِ  
 أَوْ رَسْمِي كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ وَتَوَكَّلِي فِيهِ عَلَى الْفَاعِلِ أَمْرِكَ وَأَدْفِنِي فِيهِ  
 خَلَاةً ذِكْرَكَ وَأَوْزِنِي فِيهِ كَذَلِكَ سَتُكْرِمُكَ بِكَرَمِكَ وَأَحْضَلِي فِيهِ  
 وَسَيِّدَكَ يَا أَبْنَى السَّاطِرِينَ أَوْ رَسْمِي كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ أَحْضَلِي فِيهِ  
 الْمُسْتَعْمَرُونَ وَأَحْضَلِي فِيهِ مِنْ عَمَلِكَ الشَّاهِدِينَ الْعَالَمِينَ وَأَحْضَلِي فِيهِ  
 أَوْلِيَايَكَ السَّيِّئِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ جَهَنِّي كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ لَا  
 تُخَذِّلْنِي فِيهِ يَا عَزِيزُ مَعْصِدِيكَ وَلَا تُصِرَّنِي بِسَبَاطِ يَدَيْكَ وَلَا تُخْزِنِي  
 فِيهِ مِنْ مَوْجِبَاتِ تَحْطِطِكَ عَمْرِكَ يَا نَاكَ يَا مُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاحِمِينَ  
 سَامِعِينَ كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ أَعْلَى عَنِّي جِدَارِي وَمَا فِيهِ وَحَبْلِي فِيهِ مِنْ  
 هَوَايَايَ وَأَنَا فِيهِ وَأَنْزِلِي فِيهِ كَذَلِكَ يَدَايَ وَمَا فِيهِ يَا هَادِي  
 الْمُحِيلِينَ أَهْوِي بِي وَصَارِي يَرْبِي اللَّهُمَّ أَرْبِي فِيهِ رَحْمَةُ الرِّكَامِ وَالْظُلَامِ لَكُمُ  
 وَرَأْفَتُهُ السَّلَامُ وَالْحَاسَةُ الْبَنَامُ وَفَضْلُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مَلِكُ الْأَمَلِ  
 مَوْجِبِي كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ أَحْضَلِي بِي مِنْهُ نَصْرًا مِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ  
 وَاجْعَلِي بِي فِيهِ لِيْزَاهِمَكَ الشَّاطِرَةَ وَحَمْدًا رَاضِيًا إِلَى مَرْضَاكَ الْحَامِدِ  
 وَفَضْلِكَ يَا أَمَلِ الْمُسْتَغْنَيْنِ وَتَوَكَّلِي كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ أَحْضَلِي فِيهِ مِنْ  
 الْمُسْتَغْنَيْنِ حَبْلِكَ وَأَحْضَلِي فِيهِ مِنَ الْعَالَمِينَ كَذَلِكَ وَأَحْضَلِي فِيهِ مِنَ  
 الْمُتَعَرِّضِينَ إِلَيْكَ يَا حَسْبَاكَ لِمَعَانَةِ الظَّالِمِينَ كِبَارِي كَوْنِي فِيهِ يَرْبِي اللَّهُمَّ  
 حَبْلِي فِيهِ الْإِحْسَانُ وَكَرَّةُ الرِّبَا فِيهِ الْقُسُوفُ وَالْوَعْدَانُ وَخَوْفُ  
 عَلَى كَوْنِي فِيهِ الشَّكُّ وَالْعِلَالَانِ يَرْبِي اللَّهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغْنَيْنِ يَا تَهْدِي كَوْنِي فِيهِ  
 وَصَارِي يَرْبِي اللَّهُمَّ رَبِّي فِيهِ بِالْمُسْتَعْمَرِينَ وَالْعَمَلِ وَالْمُسْلِمِينَ يَا مَلِكُ الْأَمَلِ

سَأَلْتُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَحْمِلَ أَسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعَاءِ  
 وَفِي الْخَيْرِ مَعَ السَّهْلَةِ وَأَرْحَمَانِي فِي عِلِّيَّتِي فَلَسَأَلْتَنِي مَعْفُورًا وَأَنْ تَحْمِلَ أَسْمِي  
 أَسْمِي بِي وَلِيٍّ وَإِنَّمَا تَابُدُّ هِيَ السَّائِقُ عَنِّي وَتُوَصِّنِي بِمَا صَدَّقْتُ فِي ذَاتِي وَإِنَّمَا لَدُنَّا  
 سَعَةً وَفِي الْأَجْرِ خَسَّةٌ وَمِنَ الْعِلَالِ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَنْ تُرْفِعِي فِي مَا جَدَّكَ  
 سُكْرًا وَالْعَمَّةَ إِلَيْكَ وَالنُّونَةَ وَالْأَمَانَةَ وَالنُّونَةَ وَمَا وَصَّيْتُ لَكَ مُحَمَّدًا  
 مُحَمَّدًا صَلُّوا عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ أَمْرٌ ۳۰ كَرِهِي مَا رَفَعِي أَبُوكَ لِلَّهِ لَا سِرِّي لَكَ  
 مُحَمَّدٌ لِلَّهِ كَمَا نَدَعِي لَكَ وَجْهَهُ وَجْهًا حَلَالًا وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ لَا أَدْنَى مِنْ لَأَمْرٍ  
 زَادَ مِنْ نَاسِئُونِ مَا سَأَلْتَنِي النَّسْبُ نَارِي خُصُّ مَا فَا عِلَّ الرَّجُلُ مَا أَكَلَهُ لَعَلَّهُ  
 نَوِيَّا اللَّهُ مَا تَعَلَّقْتُ مَا حَبَلْتُ مَا أَكَلَهُ لَأَكُلَهُ لَأَسْمَعُ مَا تَصَلُّوا لَأَكُلَهُ لَأَكُلَهُ  
 لَأَسْمَعُ الْخُسْفَى وَالْأَكْمَالُ الْعُلْيَا وَالْكَرِييَا وَالْأَكْمَالُ سَأَلْتُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ  
 وَأَنْ تَحْمِلَ أَسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعَاءِ وَفِي الْخَيْرِ مَعَ  
 السَّهْلَةِ وَأَرْحَمَانِي فِي عِلِّيَّتِي وَأَسْأَلُكَ مَعْفُورًا وَأَنْ تَحْمِلَ أَسْمِي  
 بِي وَإِنَّمَا تَابُدُّ هِيَ السَّائِقُ عَنِّي وَتُوَصِّنِي بِمَا صَدَّقْتُ فِي ذَاتِي وَإِنَّمَا لَدُنَّا  
 سَعَةً وَفِي الْأَجْرِ خَسَّةٌ وَمِنَ الْعِلَالِ الْبَارِ الْخَيْرُ وَأَنْ تُرْفِعِي فِي مَا جَدَّكَ  
 سُكْرًا وَالْعَمَّةَ إِلَيْكَ وَالنُّونَةَ وَالْأَمَانَةَ وَالنُّونَةَ وَمَا وَصَّيْتُ لَكَ مُحَمَّدًا  
 مُحَمَّدًا صَلُّوا عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ أَمْرٌ ۳۰ كَرِهِي مَا رَفَعِي أَبُوكَ لِلَّهِ لَا سِرِّي لَكَ  
**وعامی وواعی** یعنی شریک اللهم انی اسألك بالحبيب ما دوت به واذنبت  
 سئلت به عنی محمدی و عن اهل بیت محمدی علیهم السلام ان تصلوا  
 وعلیهم و لا تسجلوا و داعی شهرتی لهذا و داعی حوقی بین الدنایا و داعی  
 مادری و وقیتی بنایا العباد و ائمه علیها السلام و ائمه انتم  
 مدافع احوال و الاخوانه و المدعو عنی الذنوب و صی الرسل و احسان  
 کما یس که حضرت رسولی و اهل بیت علیهم السلام که می بایست بهت به مبارک بهت بهت  
 بای فراموشی امر به بودنی و عایلین بختی بهت مضیات او و شایسته کنی زیاده و فراموشی  
 ملا محمد باقر علیه السلام فراموشی بن زاده المعاد و بین که بهم فقط فرموده کنی و عایلین  
 نهنگی کنی من بیلی کوبه و عایلین الله اعلم صناعه و عایلین الله اعلم



[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسے آج سوال کی زندگی پر بھی اور ہر سال ہن میں شیش سو دھنسی بڑا وہ اسی طرح کسی آزاد فرما  
 اور مشرب کہی ایک برس میں یا وہ اپنی غلاموں اور لونڈوں کو اپنی خدمت میں رکھو  
 ماہ نہ بڑھائیں اسی صورت میں یا وہ کرنا کرنا بھی اور فوجہ کی سو فوجہ کو بھی اسی طرح  
 فرمایا کرتی تھی اور فرمائی تھی کہ ماہ رمضان میں حق تعالیٰ ہر روز اظہار کی وقت شرب  
 از میو کو اپنی رحم سے آتش دوزخ سے آزاد فرمائے اور جس قدر ساری بھی ہیں آزاد فرمائے  
 اور سیدہ ماہ رمضان کی آخر شب کو آزاد فرمائے یعنی اکیس لاکھ اوس ایک رب کہ آزاد فرما  
 اور اعمال اور سستی ماہ بن اس مہینے کے بہت ہیں زاد المعاد و غیرہ بن کچھ کچھ مختصر ملاحظہ  
 اس باب میں لکھی گئی اور تشریح اور بیہوشوں اور جو بیہوشوں ناسخ اس مہینے کی جس کہ بن عجا  
 ماہ سنوہل المکرم کی اور شب عید کو بعد نماز عصر کی جو کوئی آسمان کی طرف مابہر اوہا کی رہ  
 و عا پر ہی یا لا ائمن والظکول باذا الجود نا مصطفیٰ عجل وناجیہ صلی علی  
 عجل وناجیہ صلی علی کل ذنب اخصصہ وھو عینہ لکھنی کھانہ قہری  
 اور اور اسکے بعد کری اور بعد ہن تو مار کہی اؤوب الی اللہ اور ایسی حاجت کی حد  
 و عا نامی داندشا اللہ و سب حاجتیں بر آئینگی اور جو شب عید کو دور رکھتے نازہ پڑی  
 اور ہر رکعت میں بعد الحمد کی دس بار سورہ قل ھو اللہ احد پڑھی اور ہر رکوع اور  
 بعد میں کہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ الا اللہ اکبر اور یہ سنانہ  
 پڑھ پکینی کی پڑا باو استغفر اللہ کہی اور بعد اسکے سجدہ کری اور بعد ہن بہر عا پر ہی  
 لا انا لکلال والا کراہ لا یصلح الی اللہ والاکراہ و لا یصلح الی اللہ والاکراہ و لا یصلح  
 لا انا لکلال والا کراہ لا یصلح الی اللہ والاکراہ و لا یصلح الی اللہ والاکراہ و لا یصلح  
 و صلاہی و قضاہی سر سجدہ ہی نہ او نہالی بانی کہ گناہ اسکے پروردگار سب سے  
 اپنی و محمد سی اور اعمال ماہ مبارک کی اوسکے اور تمام اوسکے اہل شہر کی ملکہ تمام اوسکے  
 مشرف سی منسب تک سب کے قبول ہوں اور و حاجتیں سب کے قبول ہوں اور گناہ بھی سب کے  
 حق تعالیٰ صاف فرمائی او و حق تعالیٰ اوسکے سر گناہوں کی در گذر فرمائی اگرچہ وہ گناہ  
 گناہوں تمام ہند و دھنسی ہوں اور جو چہرہ رکعت نماز دو دو رکعت ہی پڑھی اور ہر رکعت  
 میں بعد الحمد کی پانچ بار قل ھو اللہ ہی تو وہ حشر کو اپنی تمام الہیت کا شفا عت کہ فی  
 یعنی اپنی تمام الہیت کو خدا ہی بخشو ای اگرچہ وہ سب لایق و دوزخ ہوں اور شب





نہ بیت اور شام تک پہنچتے تھے فطرہ سے سکئی ہیں اور احوط یہ ہے کہ رکوع  
 مطلقہ کو بھی مال کی رکوع کی طرحی معتقد کی جائے بھیجائی کہ دیاں جو لائق فطر کی لیس کی ہیں  
 او کو مل اور یہ کہ فطر شہید کی سید سکنا ہی اور اسی کی پہن کے سکنا ہی اور ہر سید  
 دو نو کی رکوع دی سکنا ہی اور عید کی روز اگر زمارت حصہ امام حسن علیہ السلام کی مری  
 خوش و اور سو مری اور سو جہاد ہمارا ہی پیغمبر مسل با امام مسموم کا نواب ہو ہی اور  
 عصمت امام میں نماز عید میں اختلاف ہیں بعضی عالمو کما بعضی فی فہم ہمارا دہا  
 اپنی اور بعضی عالمو کی تحقیق سے مستحق اور اس نماز کو حاجت سے شہی کی بڑی ناگہانی  
 اور یہی نواب ہیں حسب شرطیں حاجت کے مانگی جائیں اور ملا محمد مازلہ لڑتے رہا  
 میں لکھتی ہیں کہ میری گمانیں حاجت کے اس نماز کو شہید عادل کی ہی حاجت سے  
 شہیں اور ہمارے مجتہد العصر و الزمان شام ممتاز العلما سید نے دہا حاجت امام اعظم  
 یہی فتویٰ اور اگر حاجت میں کسی صدر شہر ہی کی کوئی حاجت کے لئے ہے کہ یہاں شہر ہی  
 اور ہا اگر کوئی شہر ہی تو سب سب ہی شہر یا شہر قریب سے شہر ہی اور ہر نماز کو  
 ہی تو لکھتے ہیں اور تو قوت سے پہلی رکعت میں بعد دو نوں سورہ نوری شہر ہی کی یا سب  
 تکبیریں اور یا سب ہی اور یا سب ہی فون اور تکبیر اور رکوع اور ذکر رکوع کی بعد  
 سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کی اور دو نوں سجدہ کی اور ذکر سجدہ کی بحال کی دہی کر رکوع  
 یحییٰ اللہ و یدہ اقوم و اعدا کہا ہوا اور شہد کی کہہ ہوا اور پھر دو ستر رکعت کے  
 بھی بعد دو نوں سورہی شہر ہی کے چار بار قنوت پڑھ کی اور چار تکبیریں کہہ کی نماز کو  
 نہ دستور پہلی رکعت کی رکوع اور ذکر رکوع اور دو نوں سجدہ کی اور ذکر سجدہ کی اور  
 شہد اور سلام پڑھ کی تمام کری اور بعد سورہ ص کی شہر ہی کی جو سورہ چاہی شہر ہی  
 پہلی رکعت میں اس نماز کے بعد سورہ حمد کی سورہ سبحان اللہ اور دو ستر رکعت میں بعد  
 سورہ حمد کی سورہ والشفق کی شہر ہی کی رضی فیصلت ہی اور صوب اس نماز کا قنوت  
 نماز بخگانہ سے علیحدہ ہی اور جسے نہ ماد ہو نووہ او سب کو شہر ہی نو یہی حالت ہی اور ذکر رکوع  
 اور ذکر سجود اور شہد اور شام وغیرہ اور سب فریہ نوین کچھ فرق ہیں ہی جو چار  
 بخگانہ میں پہنچی ہی پہلے سین بھی ہی مگر اذان اور اقامت میں نماز کی پہلی سجدہ  
 لکھ گئی ہے کی پہلی نہیں ہی اذان اور اقامت مطلقہ ہر روز کی نماز بخگانہ ہی واسطی

عید کو بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت تشریف آری کہ بہت نواسہ ہیں اور بہت عید  
 حیوانت خدا ہیں جاگتی کی بھی بہت نواسہ ہیں اور شمس عید کو بطریق کا ایسا بہت ہے کہ  
 اور شمس عید کو بھی اول اور آخر شمس کو غسل کرنا ہے اور عیدہ اعمال و عیدہ کی یاد ہے  
 کہ نماز عید سی پہلی فطرہ دی کہ روز و لگی جو لیس کی شمس فطرہ دینا ہے اور نماز عید سی  
 پہلی فطرہ و سنا سنت ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جس قدر عید  
 لی و روز و لگی شمس کی قبول نہیں ہوتی ہوسے طرحی قدرہ ہوتی ہے اگر کوئی فطرہ نہ ہی  
 قدر و زنی او سکے قبول نہیں ہوتی ہیں اور حدیث میں آگاہی کہ مال کی نہ کوئی نہ ہی ہے  
 نہ کوئی فطرہ ہی اور کسی طرح کا سکھ کوئی مال تلف نہیں ہونا ہی نہ کوئی نہ ہی و عید عید سی  
 رکود دینی سی مال پاکیزہ ہو جائے اور حفاظت خدا سن نہ ہی و سہی طرحی فطرہ و عید سی  
 بزرگ صحت سی ہنا ہی اور سہار و سہی حفظ خدا ہیں رہتا ہی و سنا ہی کہ نہ عید کو حضرت  
 صادق علیہ السلام نے سب اپنی نیکو داری فرمایا کہ ای معتب میری اور میری عیدال اور  
 سری غلام اور لونڈی کی نہ کوئی فطرہ دی اور کسیکو ہوں غلام کہ بن و نہ ہوں کہ جسکے  
 نہ کوئی فطرہ نہ ہی تو ایسا نہ ہو کہ وہ ماس سال کی مر جائی اور جسکی پاس سال بہر کی کیا سکھ ہو  
 و سکے اور اسکے حال کی مدافعی یا کوئی ایسا پیشہ رکھا ہو کہ او سکے اور او سکے عیدال  
 صحیح نہ لیا کہ کو کافی ہو و بہا و شمس و وہ صاحبہ و وہ ہی او سپرینا اور اپنی عیدال اور  
 پنی چانکا اور اپنی بڑی چوٹی غلام اور لونڈی کا فطرہ و نہا واجب ہی اور نہ لیا نہ لک  
 ماب صلح گدیم یعنی گہوں یا سہد حرای یعنی چہو ہا سی ہوں اور ہا کی نون کی  
 دن صلح کا چھک پوٹی نہیں سہر اور کنبہ سری پور سی ہوں ہسہ ہا ہی اور مفد و سہر  
 ہکا انگل لک فطرہ دی اور جو محتاج ہو تو او سکھ فطرہ دینا سہت ہی اور فی بعد و سی  
 لڑ ایک ہی مقدار فطرہ کو یعنی کوئی تین ہی سہر کو اپنی طرح سی ہی اور اپنی شمس فطرہ کی  
 نہیں ہیں ہر آئی تو بھی اوسے نواسہ اپنی اور سکے فطرہ دینی کا ہو گا اور سب عید کو  
 ہی موجب کی وقت سی پہلی کسی اور گاہاں ہو تو چاہا حب عثمان پر فطرہ دیا گیا ہی چہو  
 تو ہی اور باحوط پہر ہی کہ چہاں اور چہاں دار و دونوں ہر اور فطرت فطرہ کا ایسی  
 ہر کی ہر کی اور فطرت دینی کی انما عید سی پہلی ہی یعنی نماز عید سی فطرہ ہی  
 رہا و ہر گاہاں اور اوقات فضا و ہر نماز فطرہ و سہر ہا ہی و ہا کہ وہ



ایک روز حضرت سیدی محمد نقی صوفی جو ہائیکے اور زمین پر چڑھ کر آئی تھی اور اس کے  
 ہاتھ کے چھوڑ کر چلے گئے وہ مدد نہ کی اور یا چلی اور اسی ظلمات و ماسرہ طلاق و بیاری  
 حدت میں ہرگز سرفی طلاق دینی کی ایک دھابت میں ہی کہ ملک حل کو عاقی دینی جو دہشت  
 اور سنی اہل بیت پر ایک کے لیتی ہوئی تھی وہ ڈری اور اسی اور سوخت کچھ خیالی اور سادہ سلی  
 مقبول کا آفات طلوع اور ریر اور ریر و فیرو فی سر شمسو کو کہ اور گزرا ماکہ و بیارہ  
 ہمیں ہی اور یہ حدیث سنی ماہ میں ہیں ہی اور سہلی گواہ اور ہوشی امام سنی کی  
 ہی اور ابو ہریرہ ملعون ایسا طامع تھا کہ جو ہوشی حدیث میں جھڑ اور عا لہ کی طبع دینی  
 اور کما اور عمر کی صلا کے اور اپنی دفع اور اور کو گئی فائدہ کی رسول پر ہتھان ماکہ کی  
 بیان کرنا تھا جس کا یہ فعل تنہا رواں ہی اسکے واضح حدیث ہوتی پر کہ ایک شخص نے  
 اگہ عام کی بیاد نہ لگتی تھی کسی محصل میں اوسنی رسول کہ کیا کہ بھی بیاد میں الکی سال  
 معلوم ہوتا ہی کہ کوئی کہ کہ ابو ہریرہ کو کچھ دینی کہہ سو سہ ماہ سنی حدیث کی حبیب  
 اور سنی ابو ہریرہ سنی اپنی مطلب کے بیان کیا اور طبع دینی اوسنی فرمان خدا لکھنے لکھنے  
 الکادہ میں سنی اور حدیث سنی و من کذب علی منکر کذب و منکر کذب و منکر کذب و منکر کذب  
 سنی فی قوم چوکی و در رسول رحمت گہنہان کیا اور کسی مقام پر بر سر منکر کہا کہ رسول  
 میں کہ جو اگر کہ کیا کہ اوسنی کو مارچ کہ کا کیا کہ کیا تھا ساری بیاد کہ گئی اس حدیث  
 عمر فی حبس خاکہ ابو ہریرہ اگہ کی بیاد کی باہر میں یوں کہتا ہی تھا ابو ہریرہ سنی پوچھا کہ یہ  
 حدیث کہ رسول فی فرمائی ہی جو تو بیان کرتا ہی ابو ہریرہ ہی کہا کہ جسے رسول فی بھاری  
 خلافت کی باہر میں ہر ماہ ہوا ہی یہ حدیث ہی فرمائی تھی جب تو حرم چاہا اور ابو ہریرہ  
 سنی کی چھوٹ کتابیں حدیث کی جھنک صحاح سنہ کہتی ہیں رزمی اور سائی اور بخاری اور  
 سنہ اسکے اور ایسی کو گئی وہ اسو سنی ہری سو بہن اس و چھپی جو کوئی پر ہیز کر ہی تو  
 لعل و فی حدیث کی حدیث کی مختصر یہ ہیں کہ اس حدیث کے کیا ہوں کو حضرت امام رضا  
 علیہ السلام کی پیدا ہوئی عید ہی کہی ہیں کہ شمسہ و حرمین گیارہ ہوں فی بعدہ کو عورت کے  
 رو نہ محمد میں بارہ کے ہستی کی خلافت میں حضرت کا قول کہ ابو ہریرہ طبعہ میں اور شمسہ میں  
 چوں کہ سب سے خراسان میں مامون ملعون کے انکو رہن نہ ہو ہی سنی اوسنی ملعون کی وقت میں ہوا  
 ہوئی اور حراسان میں اپنی گھر میں جن میں اوسن و راہ حضرت کی یہ ریا رے طبعہ میں سب

مکمل ۱۱/۲۰۱۲ اور اس کے لئے لکھا گیا

[illegible]

کہ چار رکعت ہی مع الحمد کی پچاس بار قل ہو اللہ رب العزت شہیدی اور اسے ہار کی مسجد میں  
 جا طبعہ علیہا السلام کی پڑھیں اور پھر صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سبحان ذی الجلال والادب العظیم سبحان الفاعل العظیم سبحان  
 من یسأل الخضر والاحمر من ذی یزال النور والظلم سبحان  
 من یولی انوار النور فی الضفا سبحان من یولی وقیع النور فی الخضر سبحان  
 من یولی الخضر والاحمر سبحان من یولی الخضر والاحمر سبحان  
 گنا ہو سکا کفارہ ہو اور اسی جہی کی روز و سکا گنا ہو اور ایت بی کہ یہاں  
 جو حدیث فرمائی ہیں وہ پہلی سی روزوں کی کاسی نے کی جہی کی ہیں اور  
 قرآن جو حدیث ایام معہ و دانت فرمائی ہیں وہ امام سے و دانت و شہد  
 کتا ہو سکا کفارہ ہو اور اسی جہی کی روز و سکا گنا ہو اور ایت بی کہ یہاں  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہیں کہ عباد اور عمل خیر کسی جہی کی کہ اول کی اس جہی  
 پہلی دن کی عباد اور عمل خیر کی برابر ہیں ہو سکتی ہیں اسوہ اولی کہ اسماں حج کی کسی  
 پہلی دن و گناہ میں ہوئی ہیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زمانہ فرمائی ہیں کہ جو کوئی پہلی دن میں نہک شہد  
 سر پہا و عینا کی باس میں دو رکعت نماز نہک سمیت سی تری اور پھر کہ میں سے  
 سو و حمد کی سیرہ فل ہذا حدیثی اور پھر کہ یہ شہد سمیت سی تری و دانت و شہد  
 ہوئی کلیاتی کیا و ائمہنا ہا بنشینا کہ منہا و ائمہنا ان کلنا و ائمہنا  
 ہوئی لا کجہہ ہارون احمق فی فوجی و ائمہنا لا کلنا و ائمہنا لا کلنا و ائمہنا  
 و حاجیوں کی فوا میں جن دعا کی اوسی بھی سر یک فرمائی کہ وہ حج میں نہ شریک ہو اور  
 پہلی ہی تاریخ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ وہاں میں اور حضرت امیر  
 مومنین کاظم علیہ السلام سابقین امام فرمائی ہیں کہ جو اسوہ پہلی ہی میں کہ  
 وزی یہ کہی تو اوسی تمام عمر کی روزی رکعتی کا حق تعالیٰ کو اس عبادت فرمائی اور  
 کوئی کسی ظالم کی ظلم سے نہ مایوس ہو وہ پہلی تاریخ اسی جہی کی کہ جس نے جہی کی  
 و سواری علیہ السلام چنانہ تو حق تعالیٰ اوسی شہد ظالم ہی محمود رکعتی اور اس دانت  
 ن ہی کہ اس جہی کی پہلی تاریخ عبادت علیہا السلام کا کسے حساب ہی اس کے



اوٹ ہو تو باج رسکا ہو اور دندہ اور سٹا ہر سو مادہ چھ ہجرتی گا کانی ہی اور اگر پوری  
 ہشت ہجرتی کا ہو تو بہتر ہی اور کای اور بکری یا کرا تقریباً سی سال بہر کی ہوں مگر دوسرے  
 سال میں چار اصل ہجرتی ہوں اور اگر دوسرے پورے ہوں تو بہر سٹا اور دوسرے  
 اور بکری اور بہر کا ہونا بہتر ہی اور اوٹ اور گائی کا مادہ ہونا بہتر ہی اور تقریباً  
 کا حو جانور ہجرتی عیب ہو یعنی خفقی اور بیمار اور ڈملا اور لنگرا اور دم کشا اور کان اٹی  
 اور سینک ٹوٹا نہ اور ہلی ہڈی لاچار کوا' ی جانور کی ہجرتی کرنا جائز ہی اور  
 جس ننگ کا ہوا ایک ننگ ہو تو بہتر ہی اور ہلی ہو عیبت ننگ کی ہجرتی کرنا اور سینک  
 اور اوٹ کو بخر کرنا واجب ہے بخر کرنا اوٹ نہ کا دوسرے نہیں ہی اور بخر اسطرسی کو بکری  
 اوٹ کو بھی اور جانور ہلی طرح قبلہ رخ کر کی اوٹ کے اگلے دونوں ماؤں کو بھڑائی یا لکی  
 ماندہ دی اور اوٹ کے واسطی طرف کھڑا ہو کی اوٹ کے گرد نہیں ہو جبکہ بخر کی مشورہ ہی یا  
 واللہ اکبر کہہ کی سرچھی ہو ہی ہلی کی ہلی چلا کی گئی کئی کئی ہجرتی ہجرتی کے نزدیک ہی اور  
 جائی اور غارہ خون کا حلق سی اوٹ کے جاری ہو اور اوٹ سی ختم کی سب سے وہ سہ دہر  
 اگر عید قرآن کی ہو تو بخر کر ہی تو جو دھا حصہ جس قرآن کی ہی اور انشا اللہ کی بیان ہو کی اوٹ  
 پڑھ کی بخر کر ہی اور اوٹ کا بخر کرنا حرام ہی اور گائی اور دندہ اور بہر اور بکری کو بخر کرنا  
 واجب ہی اور بخر کر ہی میں چار رنگوں کا کاشا واجب ہی اور حلقوم اور سرخدا اور دھون  
 رنگین حلقوم کی ہا ہجرتی اور بائیں طرف کے ہیں اور جس کا جس ہی اوٹ کا بخر کرنا حرام ہی  
 اوٹ کی حسی ان جانوروں کا بخر کرنا بھی حرام ہی اور عید قرآن کو دھون و بخر جانور قرآن کی  
 بہر و عید قرآن کی بخر کر ہی وہ بہر و عید و بخر کی اللہ ہی قطر اللہ و اللہ و اللہ  
 حذیفہ مسلم و خدا اللہ میں اللہ کائنات صلوٰۃ و تسبیح و تحمید و تہلیل و تہلیل و تہلیل و تہلیل  
 العالمین لا شریک لہ قریب لک افوت و انا من المسلمین اللہ صر ملک و کافر  
 بسم اللہ واللہ اکبر اور جس بخر کر ہی تو کی اللہ صر قتل صبی اور اگر دینا بتا دینا  
 طرف سی بخر کر ہی تو بخر کر ہی یا بخر کر ہی بکری یا نام اوٹس شخص کالی ایک ہوا بکری ہوں  
 جب تک جانور سر نہ ہو کر اوٹ کے دھنسی جدا بکری اور سینک کہ قرآن کی جانور کا کوٹ نہ ہو  
 آپ کہا ہی اور ایک حصہ ایسی ہجرتی الی لوگوں کو دی اور یا کسی جانور فقیر اور مساکین کو دینا  
 اور ختماب کی ہدی اور ختم اور کمالی تصدق کرنی ہجرتی کی حجام کو راہ خدا میں ہجرتی اور را



علیہ السلام سے وہ اپنی اس حد سے اس بارے میں یومئیں کہ جو تھی کہ نامناسب ہی نہ ہو چکے  
 انہوں کو جو ہم ترو بہ کہی ہیں اور ان کو عید عروہ فی اور جو یہ مسلم ان چیل عید  
 امام حسین علیہ السلام کی مائیں بھی کو فہ میں شہید نہیں ہوئی ہیں اس عید ہی کہ اعمال عید  
 میں منوں کو بجالائیں اور ساتویں امام قربانی ہیں کہ ترو بہ اور عہ اور عہ اور عید  
 وہاں بھی جاتے ہیں اور نہ ہا کہ ہیں اور ترو بہ کی روزگار اور ہر سائند ہر کے گناہوں کا  
 وہاں ہی اور عہ کہ ہر اس اور دنگو حضرت خامس علی عبا امام حسین علیہ السلام کے زیارت  
 یہ ہی کی بھی حد سے ہیں بہت اس یا ہی باقی ہیں اور عہ کو اس عروہ کا شہید  
 یہاں ہی اللہ عزوجل ان کے لئے دانے عید کے ان کے لئے عید ہی کیا ہو کہ نہ تکت  
 یہی واکا جائے ان کے لئے عید ہی و ان کے لئے عید ہی و ان کے لئے عید ہی و ان کے لئے عید ہی  
 یہاں ہی ان کے لئے عید ہی و ان کے لئے عید ہی و ان کے لئے عید ہی و ان کے لئے عید ہی  
 علیہ السلام کی عہ ہر مائیں اس کو ترو بہ تو خداوند عالم گناہ گذشتہ اور آئندہ اس کے  
 سبب عروہ مائیں اور عروہ اعمال عید قربان کی یہ ہیں کہ عید کی روزانہ عید  
 نکلی سی پہلی سبب عید عید کی اور لباس بکیرہ پہنی اور عید عید کی اور عید عید  
 میں عار جامع کو پہلی عید اور نہ ہو سکی تو گہر میں عید قربت باسنت سی تہا عید  
 جس طرح اعمال عید فطر میں عید کا بیان ہو چکا ہی اور اس عید میں سبب ہی کہ  
 عید عید کی جانور قربانی کی گوشت ہی عید کی اور قربانی کا تاہر شخص پسند ہو کہ  
 اور یہی عالم مقدر ہوئی ہو واجب قربانی ہیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
 پہنچنے امام قربانی ہیں کہ ہر مسلمان مرد اجنبی کہ قربانی اپنی وسطی کری اور اپنی عید کے  
 وسطی چاہی کری جانور کی عید ہی مگر مقدر ہوئی ہو عید کی وسطی بھی قربانی کرنا  
 بہتر ہے اور ہو سکی تو قرص بیکر قربانی کری کہ اس قرص کو خدا داد فرمائی گا اور سوا دین کے  
 کیا ہو ہیں اور بار ہو ہیں کہ بھی قربانی کرنا جائز ہی اور جانور قربانی کہ عید سی ان میں  
 دین میں تک خرید کر باسنت اور گہر کی باہلی ہوئی جانور کہ قربانی نکری کہ گہر کی باہلی ہوئی  
 جانور کہ قربانی کرنا مکروہ ہی اور جانور قربانی کی اور نہ آوہ پیر اور بکر اور بکرا  
 ہیں اور گائی باہل ایک سے لگے ہو یا اٹک ہو کہ عید نہیں ہی قربانی دین سبب ہی مگر کسی  
 طرح کا نقص ان جانور دین نہیں ہو اور سوا ان کی اور کسی جانور کی قربانی جائز نہیں ہی اور









مخصوصاً یہی وہ سب سے بڑی گئی کہ پچھلے مشورہ کہ اگر عرب، عیسائی اور چار سالہ جو  
قبول کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا کی رضا کے ساتھ یہی ہوئی اور ایمانیہ اور ملی حق میں  
اور کسی طرح کا پہراو کسی واحدہ نکلا اور حضرت فرمایا کہ قسم ہی خدا کی سداۓ اعلیٰ  
آسمان برکت کا ہوا ہوا اگر اس کسی سالہ کرنا وہ سب کے سب سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
نہ ہوا کہ ہوا ہوا اور یہ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
اسی سالہ ہر کی اندر سب عادت ہو جائی ان کے بھی ہیں شیخ اور سب سالہ کی  
کئی فائدہ کی طاہر ہوئی پہلے فائدہ یہ ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس سالہ کی طاہر  
اسو پہلی کہ اگر حضرت حبیبانی کا یہی تو ایسی نہیں اور ایسی ایسی جو یہ کہ جس کو یہ  
ایسی جان اور جس کے جانی بھی محل سالہ میں یہ لائق اور اس سالہ کی یہی اگر حقیقت  
یہ ہے کہ طاہر ہوئی اور وہ سالہ حضرت کرتی اور وہ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
وہ شہر افائیدہ یہ ہے کہ آل علیہم السلام سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
رسول قبول کی رستہ دار و سب بزرگ اور ہر بھی کہ او کو حضرت ابی و حاجن سب کے  
پہلے فائدہ یہ ہے کہ یہ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
معزز اور شمار اور جائی بھی مقدم بھی کہ امام اطہار حبیب میں او میں کو ان سالہ  
اسو پہلی کہ بہت انفاق ہوتا ہے کہ آدمی اپنی ملین ملا میں ڈالتا ہے اور اپنی ضرورت کو چھوڑتا  
اور چھوڑتا کہ اہل خلافت میں ہی اوسنی اور اور بھی اکثر سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
پہلے فائدہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام سداۓ سداۓ  
حبیب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور حضرت سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
سو ابی نہر یک خدا اور رسول خدا کی پانچو ان فائدہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ  
علیہا السلام حضرت رسول کی سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
و غیرہ میں بہترین مرتبہ اور شرف میں اور کسی جو سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
خدا کی جنات فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو عنایت فرمایا اور چھوٹا فائدہ یہ ہے کہ  
حضرت امیر بھی سالہ میں بالفاق شیعہ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ سداۓ  
کی جو رتوں اور رتوں میں داخل نہیں ہو سکتی ہیں چاہیے کہ وہ حجت العین ہیں  
داخل ہوں حضرت رسول خدا کی نفس اور جان میں اور طاہر بھی کہ وہ سالہ







نہ تھی خواص وہ ملعون ہمیشہ اسی حسرت میں ترس رہے تھے سو اللہ تعالیٰ خدا اور رسول خدا اور  
 ملائکہ کی اوس سی کچھ حاصل ہوا اس دل کی حسرت سے بعضی حاسدوں نے جو عمر کی حالت  
 کی حال کو غیب میں سناؤں کو انکو بھی دینی کہ فعل کثیر فرار و باہی اور جناسا ہر کی ہر تین  
 عمر کی انکو تہیان دہی کی مکرر روایت کرتی ہیں اسکو فعل کثیر نہیں جاسی ہیں اور اسی جہی ہے  
 اسی تاریخ پچیسویں سورہ اہل ای حساب امیر اور جناسا حاطہ اور حسرت میں علیہ السلام  
 شاہیں نار ہولہی سوا اس خوشی کی بھی اس تاریخ کو بھی عہد ہی ہیں اس تاریخ میں  
 و چونسی عہد ہی اور اس دور کی رول کی یہ و چہرہ ہوئی ہی کہ ایک دفعہ حسرت  
 ہوئی چوں کہ نرگوار و نرگوار یعنی جناسا میر اور حسرت حاطہ سے حسرت رسول خدا کی نشا  
 سی ندر کی ہی کہ اگر یہاں ہی ہو جائیں گی تو یہ بھی اور ہم سے بھی ہیں و رہی کہیں سے  
 جس حسرت کی کو صحت ہی نرگوار نہیں چار و نرگوار و نرگوار اور او کی ساتھ او کی لونڈی  
 قصہ فی رورہ در کار ایہا سی در کی واسطی رکھا مگر کچھ کہا یہی کہ قسم ہی تھا کہ جس سی فطام  
 صوم کہ فی اور نرگوار و یہی پیسا تھا کہ بازار سی کچھ منگالی ہیں جنابا سر علیہ السلام سے  
 شہجون یہودی سی ہو کر اون کا نی کو لیا اور سوا اٹھ سیر جو اس کے مرد و یہاں اس سے  
 اس قرار پر لی کہ ایک حصہ اس او کا جناب حاطہ علیہا السلام پر روز کا تیرہ گوار  
 پنی ہیں سیر جو اوس میں سی پر روز اس کے مزد و یہاں یہی اپنی صرف فوت لائیونہ پر لا مگی  
 چنانچہ پہلی روز یہی پنی ہیں سیر جو کا اثا اوس حصہ فی اپنی ہاتھ سی پنے کے اوس کے  
 چنانچہ وہ لیان پکا پنے اور جب جنابا سر علیہ السلام حسرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حسرت  
 فیض و رحمت سی ناز مغرب کی بڑہ کی گہر میں تشریف لائی نرگوار کہہ لوی کہ جناب حاطہ  
 وہ یا یحون بدو لیان لای کی سامنی رکھیں جس سے چاہا کہ وہ نہیں بدو لوی و رورہ افطار کرن  
 کہ ایک فقیر فی ادرج سی کہ سلام ہو تیر ای ابلیس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی جن مسلمان  
 اور یہو کا ہونہ چہی کہا نا کہلا و ہاتھ خدا انکو اسکے عوض میں پیش کی کہا چونسی سیر کہ پنی  
 حاطہ میر فی چاہا کہ نہیں اپنی حصہ کی ہوئی دون حصہ کے ساتھ سب ابلیس کے حصہ کی اور  
 سے اپنی اپنی حصہ کی ہوئی اوس فقیر کو وہی اور حطای سی سے نرگوار افطار کیا اور پھر  
 و سہرا و رہ بھی فاقیسی کہا اور اوس سے بھی پنی تین سیر جو دوسرے کی اون کا تہی سے  
 رورہ پکی ہیں کی اس روز بھی اوس کے پنے و نماں پکا نرگوار اور پھر افطار کو وقت جا کر

ہو جاتا تھا ان کا اسوہ سلطانی نفسانی معنی یعنی ظاہری اور باطنی یہاں مراد نہیں ہیں بلکہ  
یہاں مراد یہ ہے کہ سوامرتیہ پیغمبر کی علی ایوانی طالب کہ وہی مثل پیغمبر کی حساب تھا  
اور رسول محمد اسی سبب طرح کمال حاصل ہوا اور علی اس اسلاف علیہ السلام حضرت رسول  
کی ہر لحہ جان اور نفس کے ہی پس ان دلیل سے حساب امر سوا حساب محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ کہ کہ اشرف المصلین ہیں اور سب گدستہ پیغمبر و سنی اور او کی وہی سنی  
اور سب عالم نگہ سنی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی سبب عہد و سن  
حضرت امیر محمد اور حضرت جعفر طیار اور حساب عمار حضرت رسول کی چھانگی  
اولیٰ دسی عباسی سبب حلقہ ہیں اور سب اصحابوں الی مکہ ہجرت و حیرہ سبب  
مانع من انصراف اور اخضر ہیں اور بعد رسول کی بلا فاعلہ نایت رسول اور امام اور  
آقا اور صاحب اختیار مثل چاہے رسول مقبول کی ہیں چاہے کہ سب مومنین بعد رسول  
مفول کی جناب امیر علیہ السلام کو بلا فاعلہ سوامرتیہ پیغمبر کے اور سب مومنین  
مثل رسول مختار کی جانب اور اسی طرح سنی و کی اولاد کو بھی ایک کی بعد ایک کو چاہیں  
اور اس دور کی شکر کا روزہ رکھیں اور در کعبہ نماز آج کی کعبہ کی شکر کی سبب  
اور بعد نماز کی شکر بار انشاء اللہ کہ پانی و آؤتہ الیک پڑھنا ہی سخون ہی او  
خصل بھی آج کی روز مسخوب ہی اور ایک وایت سنی اس تاریخ میں وہ ہی عید ہی او  
سال میں اسی تاریخ جناب میری انکو شہی بھی حال رکوع میں فقیر کو ذی ہی اور او سکے  
ضلع میں یہ امیر شریفیہ کہ اسی ایہ قصد ہی کہی ہیں نازل ہوا انما اولیکم اللہ و  
کہ سؤلہ والکین یقیقون الفلک و جوؤن الزکوۃ و تشر ذاکون یعنی اسی  
مومنین ہیں ہی کوئی صاحب اختیار نہا ہی امر و حکم خدا اور رسول او سکا اور جو لوگ  
ایمان لائی ہیں اور وہ نماز پڑھی ہیں اور حال رکوع میں کہ کوۃ دینی ہیں اور یہ آیت حضرت امیر  
اور ابو بکر علیہ السلام کی امامت کیو سہل فصیح ہی اور یہ مباہلہ سنی کم نہیں چلی بعد یہ آیت  
جسہ نماز چوٹی خواص صاحب رسول میں کیو رشک نہا کیو عمر کو گواہی ملوئی گئی بار  
حیرہ اگر کسی سائل کو بلا بلا کی رکوع میں انکے شہبان دین اس تسایہ کہ شاید مثل  
جناب امیر کی میری وہ سہل بھی کہی کہی ایہ نازل ہو کر وہ ملعون کب لائی خطا یہ  
حساب لاری نہائی تھا او سکے اس میں ہی نا اور زیادہ زیادہ شکایت خدا اسی امر میں



کہو کہ پہلی روز کی طرح ہر ایک مسئلہ کی ایک آواز دی کہ میں بتیم پوچھ اچھا رہا ہر روز کے  
 اور دوسری اور ماہ مراعتہ کی لڑائی میں تہنید ہو اسی اور میں یہ وہ کل ہوں پچھ کہنا تادو  
 کہ حد انکو بہشت کا کہنا ماکہ لائی ہم پہلی حصہ سامیرلی اور حد او کی اوہ سب بلینک موسیٰ  
 طرحی لہی اپنی حصہ کی روزان اور ہم کہ دیں اور پہلی روز کی طور سی تہنید روزہ صرف باکی  
 اور ان کو کی پرتو بلو روزہ ہم ہر کار کا قیاسی کہنا بہر تہنیری، وز بھی تہنہ فاطمہ علیہا السلام  
 ہوئی نہیں بہر جو تاقی ماہ او کی مردور کی بھی دیں کے اوسی طریق یانہ روز شان کا جن حصہ  
 ہم روزہ رہی جو اسما سے امیر السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہنید ہے  
 و سہو کی موافق کا حضرت کی پڑھ کی گہر میں آئی ہم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی باجوج  
 رہی یان افطار کہ سہلی کی لڑائی کہ میں اور چا کا کہ افطار کہ میں کہ ایک قیدی کا فری  
 گوارہ دی کہ اسی اہلیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تہنید ہے کہ کی تہنہ رہی قیدی میں ہوں اور بھی  
 کہنا میں دینی ہے اور میں ہر کار کا قیاسی ہم حضرت امیر علیہ السلام کی اپنی حصہ کی روزہ  
 دینی کی ابتدائی اور روزہ ہر کار کا قیاسی اوسی طرحی موافق حضرت اسیر کی کی او  
 اوس قیدی کو اپنی اسی حصہ کی رہا تھا وہاں جیسے ہوئی حضرت جبریل سورہ ہل انی  
 سب حضرت کی شان خدا کی طرحی حضرت احمد مجاہد کی پاس لائی حضرت رسول خدا صلی  
 فاطمہ کی گہر میں روزہ افزا ہوئی تو دیکھا کہ حسنین ہر سی ہوک کی کاپت ہی میں اور جانا  
 فاطمہ علیہا السلام بھی خراب عبادت میں کہی یان مگر فاطمہ کی سب سے حالت اوس  
 کی دینی غیر دی کہ دونوں مار و حضرت کی تہنید کہ سب سے سی ہی میں جب فاطمہ کی تہنید  
 فاطمہ کو فرصت ہوئی رہا نہ تو فی ایک خوان بہشت کی کہنا سکا حضرت فاطمہ کی سہلی چھا  
 کہ خوشی و مشک کی آتی تھی حساب فاطمہ اپنی عہد عبادت سی او تہنید حضرت رسول خدا  
 علیہ السلام کی حد میں اوس کہنا ایک خوان کو لائیں حضرت تہنید ہو چکا کہ فاطمہ علیہا السلام  
 بہر خوان کہنا سکا اسما خوش ہو دار کہنا سکی لائیں حضرت فاطمہ کی عرض کی کہ یہ جو خوشی  
 آج کل بہشت سی خدائی پہچا ہی اور وہ جسی چاہتا ہی وز می ہل حساب سہلی تہنید حضرت  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہنید کہ میں جیسا ہی گیا جب تک کہ اپنی اہلیت میں حضرت  
 ہر علیہا السلام کی مردور کہی سب فی سات روز تک و کہنیکو لکھا یا اور وہ کہنیکو لکھا  
 سنون فی بھی اس حال کہ اسی طرحی سی اپنی کتا کو نہیں لکھا ہی پس چاہی کہ سب سے



اللَّهُمَّ دَسَّاعُ الشَّقْسِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَخَفِيفُ الثَّقِيْبِ يَا اللَّهُ لَا شَرَّ لَكَ  
 إِلَّا أَنْ تَكُنَّ أَعْمَلْنَا أَعْمَلْنَا جَاءَ يَكُونُ وَانْعَمْنَا مَا لَا يَكُونُ وَلَا تَوَاجِدُنَا  
 يَا يَكُونُ حُسْبِي اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ يَكُونُ كَوْنًا وَهُوَ لَا يَكُونُ  
 الْفَيْلُفْلُ أَمَّا يَكُونُ كُلُّ مَرَّةٍ هَذَا كَيْتَا وَمَا كَيْتَا كَيْتَا أَوْ كَوَا كَلَابُ وَكَلَابُ كَيْتَا  
 قُلُوْنَا بَعْدَ إِذْ هَذَا نَدَا وَهَتْ كُنَا مِنْ لَدُنْكَ رَجَعْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ جَبَلُ  
 کہ ہر مومس پہلی کو محرم کی حضرت رسول خدا کی پیریزی کری اور دو رکعت نماز پڑھی اور رسول اکرم  
 جہد عارضی ہی اپنی خطا اور ریاضہ اور حضرت کی پیروی و سہلی اور حضرت امام رضا علیہ السلام  
 فرمائی ہیں کہ حضرت کریم کی پہلی تاریخ روزہ رکھا اور خداسی بیٹا طلب کیا دعا کر کہ  
 حق تعالیٰ فی دعا او کی مسیبت سے اوپر تر سبکی سن بہن بیٹا دیا اور بیٹا بھی حضرت سے جدا  
 ہر سہرا عابد زاید عطا فرمایا پس جو پہلی تاریخ روزہ رکھی اور حق تعالیٰ سی اولاد طلب  
 کری تو حق تعالیٰ اسی اولاد عطا فرمائی اور جس حاجت کو پہلی خداسی دعا مانگے  
 تو حق تعالیٰ اوسکے حاجت کو روا فرمائی اور محرم کی تیسری تاریخ کو حضرت یوسف علیہ السلام  
 قید خانہ سی ہای ہای جو ہس تاریخ کو روزہ رکھی تو حق تعالیٰ سخت کام کو اوسکی آسنا  
 کری اور اوسکے ہر ہم اور اندوہ کو دور کری اور نوین احمد و شوقین کو کشتہ روزہ رکھا بھائی  
 بنی امیہ نے سبب متلائی بلا ہوائی سید الشہداء کی اور قتل ہوائی حکم کو شکہ محمد مصطفیٰ کی ان  
 دو نوین تاریخ کو باعث اپنی برکت کا حاکم روزہ رکھا بھائی اور دو نوین کو اور بہت  
 چار و تہی حدیثیں ان دو نوین تاریخ کی فضیلت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 بہتان بادہ کی بنائی ہیں اور اہلبیت علیہم السلام کی فرمائی ہیں ان دو نوین تاریخ کے  
 بہت شوقی ثابت ہوتی ہی اور بہرہ سارا مہینہ امام حسین علیہ السلام اور ان کی اہلبیت کے  
 بہت شوقی بہت شوقی کا ہی علی الخصوص پہلی سی اور دو نوین تک تو حضرت بہت رنج اہل  
 بطور متلا ہی کہ سچا ہر پیرانی ہر طرف را بہن حضرت یر بند کی بہین اور حکم حضرت تک عطا  
 فرمائی تھی اور عابد حضرت کی لاش مبارک میں خبرین متوحش بزدی کی لشکر و کئی آبی کی ہر  
 اور ہر خطا ہی نہیں اور جب فریب نہ ملا حضرت پہلی تو خبر شہادت حضرت مسلم اور حضرت  
 ن فطیر حضرت کی کہ اور باقی بن عروہ کی پہلی اس خبر سی حضرت کو بہت غم ہوا اور جب بلا  
 بھی تو وہ دو سہ تاریخ نبی اور حب حضرت کر بلا میں نہ خدا ہر گرفتار ہی اوپر اور

روایت ہی کہ جب سند فہرک کا قائلہ عرفی حضرت سی لکی بہائم والا اور کو اہی علی مرتضیٰ  
 حسین علیہ السلام کی اوسنی یہ قول کی کہ حضرت فاطمہ زہرا کی فرمایا تھا کہ جس نے اس کو  
 اچھڑائی میرا جہاں چاک کیا ہی اسے طرعی خدا ہی منتقم حقیقت تیری سبب کو چاک کرے یہ اس کا  
 وہی ہو اور نوین ریح الاول کو جو روایت قبل پھر کی مشہور رہی اسلئے اس کی قائلہ  
 میں ٹیکس او کی نزدیک بھی اوس طرح کہ قائل امام حسین علیہ السلام عمر حسن علیہ السلام سے  
 سنہ ۱۰۰ سال دو بی کو گیا ہی اس وسطی ۵۰۰ اور بھی بروایت فریقین خوشی کا دس ہی اور دیکھ  
 آخر ۱۰۰ سال وہ کا ہی اس جہد سی بعض روایتوں میں ہی کہ جو فوج کی حرور میں دیکھ  
 نماز پڑھی اور روایت زاد المعاد سی ہر رکعت میں صد تہم کی دل باطل ہو اور دیکھ  
 آئینہ الکری پڑھی وہ بہت ڈاب ہیں اور جمال الصالحین میں ہی کہ پہلی رکعت میں بعد حمد کے  
 دس بار قل ہو اللہ احد پڑھی اور دوسری رکعت میں بعد حمد کی دس بار آئینہ الکری پڑھی  
 اور بعد سلام کی یہ وہ صاحب پڑھی اللہم ما عجلت فی ہذا فی الشیء من  
 کل شیء لی عنہ و لہ رزقہ و تسلیہ و کثر نسبہ و کثرتہ الی اللہ  
 منہ بعد اخذ آتی علیک اللہم قاری اسمعیرک منہ قاعہ الی اللہ  
 ما عجلت من کل یقرئی الیک قائلہ منی ولا تقطع رجائی یا کسیرونا  
 انکم الزاحمین تو اوس سال پھر گناہ من قعالی عفو فرماتا ہی اور شیطان فریاد کر رہی  
 کہ عبت اسکی و رعایت میں میں اس سال بسر کی انہوں اور بیٹوں اور انہا نسبوں کی  
 اس میں ہی کی غس اکبر ہی اعمال ماہ محرم کی روایت ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 و آلہ و سلم کی پہلی تاریخ دور رکعت نماز پڑھتی تھی اور بعد سلام کی تین بار یہ دعا پڑھتی  
 تھی اللہم انت الہ المذل لہ و ہذا سنہ جدد لک فاسئلک فیہا العوضۃ  
 من الشیطان و القوۃ علی ہذا النفس الامارۃ بالشویم و الاشیء الخبا  
 یقرئی الیک یا کویر یا د الخلال و الاکرام یا جماد من لا یجاء لہ یا  
 ذی جود من لا یخول لہ یا جواد من لا یحزن لہ یا غنی من لا یحتاج لہ  
 یا سید من لا یسئل لہ یا کثر من لا کثر لہ یا غنی المسلمین یا عظم الخائف  
 یا من الصلوات یا منقذ الغرق یا منعی لہلکی یا منعمی بالخیل یا  
 مفعل یا منعم انت الذی یفعل لک سواک اللیل و نورا لہا و نور

علیہ و آلہ کی سائنہ رہی تو حسین علیہ السلام کی فاطمہ کی پرورش کر لی اور جو باہی کہ کرنا  
 متہیب و مکی برادر نواہد میں شریک ہو تو حسہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی یاد آئی تو  
 یا لکینہی کہتے تھے حُرَّاءُ قَوْزٍ کَوْزًا عَظِيمًا کہی یعنی کاشت کے ہم کو اور نہیں کے سنا  
 ہوئی تو ہم بھی اس شخص برک اور شرف عظیم سی سرف ہوئی اور اگر کوئی جا لکے ہو  
 میں بھی وہ ہماری ہمراہ ہو تو وہ ہماری خوشی کی روز خوشی کری اور ہماری خوشی  
 ہم کی روز خوشی اور ہم کی اور بھی اُمید حرام زادہ می عاشور کی دن کو حضرت کی فیل کے  
 بستہ پہنچی اپنی برکت کا دن چانکی سال بہر کی کہانی یک مجلس عاشور کی روز بہر کی ہوئی  
 حضرت امام رضا علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو عاشور کو اپنی حاجتوں میں نہ شمول ہو تو  
 حق تعالیٰ اس کے حاجتیں بر لاتا ہی اور جو عاشور کی روز خاص اس کی دعا کی مصیبت  
 روز لگا اور غم و الم کر لگا تو حق تعالیٰ اوسے قیامت کی دن شاد فرمائی گا اور جو شخص  
 روز عاشور کو مثل بنی اسرائیل کی روز برکت کا سمجھے کہ میں اپنی ذبیحہ و حج کر لگا تو حق  
 اوسے سالہ کر لگا اور جسے اوسکا ابن زیاد اور عمر سعد علیہما اللعین کے ساتھ ہو گا  
 ہر شیعہ مرد اور عورت کو چاہی کہ عاشور کی روز کسی دنیا کی کام میں نہ مصروف ہو  
 فقط حضرت ہی کی مصیبت پر گریہ و زاری میں خود بھی مشغول رہی اور اپنی گہری  
 مردوں اور عورتوں سی کہی کہ اپنی عورتوں مردہ کی ماتم کبھر حسین حضرت کے ماتم اور ہم  
 میں مشغول ہوں اور عصر کی نماز کی وقت تک بیچنی چار گہری دن یہی ناکتہ تھکے ہوئے  
 سب مومنین مرد اور عورت حافظہ کریں کہ اوس وقت تک امام حسین علیہ السلام اور شیعہ  
 خافہ سی سپید ہوئی اور خانہ جنگ کا حصہ کیونکہ تھا ہوا اور ہر ایک ہزار ہزار ہر ایک  
 خاندان پر یہ لہن پڑی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَاکِلُ الْخَسْبِیْنَ وَ اَتُخْلِیْ اِبْیَامَ اَوْرِجَ عَاشُورَہِ  
 روز ہزار مار سوزہ قل ہو انت احد پڑی تو حق تعالیٰ اوسے اپنی نظر رحمت سے نہکرتا ہی  
 نسب عاشور کو اپنی حضرت کے پیرو میں کہ حضرت بعد اصحاب باہر معہ اپنی عزیز و نکی اوس رات کو  
 تیس ہزار سوار اور پیادہ میں گہری ہوئی کھلی اور صبح تک اوس رات کہ عبادت خدا  
 میں مشغول رہی اور فقط عبادت خدا کو پہنچی اولیٰ ملتو فوٹنی بدستواری رات سہرے  
 پہلست لی دورہ حضرت پہلست رانگنی اور وہ ملحدوں تو فوٹن ہی کو سب جنگ لگا  
 اور تمام مشب عاشور مادہ سامان جنگ رہی چہا پختہ خوف و شرف خوں حضرت عباس کی



مردگار سی لاجپور جی تو پیر ساقیوں سی عاشور تک حضرت اور حضرت کی جیال اور اطفال  
 خلع اس دیا اور پھر سعد سی اک دوار سدہ رہا اور دسوشن کو کوئے بہتر شخصوں اور  
 عروج و نود و قیو کی تین رو کی بہو کی پھاسی تہیکہ ہو جس کا پانی کہ جسے شیعہ پہلی سنگ پڑھا  
 ایک حضرت کی مصیبت کو یاد کر کی محروں اور حکیم بہن اور حضرت کی عواد ایرہن اپنی حویلی  
 مانجہ دہلی کی طور سی جان اور دل سی مصروف رہیں کہ حضرت کے ماتم ہیں وہ کی اور مصروف تھی  
 کی خواب لی حساب ہیں حصہ معاشرت کی روز گلین رہی کی اور وہ کی اور دیا کی کاہ وین  
 مصروف نہو کی اور نہ ہندی کے شری تاکید ہی اور پہلی سی دستوں تک کو بھی شیعہ کی شادی کی  
 کام میں مصروف ہو اور سوای مصروف ہی چہرہ کی حیدر اور فروخت بھی مکر ہی اور عاقل ہو گئے  
 دور تو سوای حضرت کے ماتم کی اور زیارت وغیرہ اعمال عاشورہ کی محال تھی اور کوئی کام  
 دنیا کا مگر حضرت امام رضا علیہ السلام انھوں امام فرمائی ہیں کہ حرم کا چھنا ایسا مجاہد  
 محترم تھا کہ کافر بھی اس میں ہین نثار حرام جانتی تھی اور اس امت کی مساعون کی جائز تھی  
 کہ حلال جانا اور جاری ہنگ حرم کو اجہا سمجھا اور ہمار ہی جو تو نکر اور فرمہ کو  
 مثل کافر کی جو روئی اور فرزند کی قید کیا اور سہ ہتھ پڑی پر دگی اور لی حری سی کی  
 اچہ جاری ہی چہی ہو ملک دی اور ہمار ہی حساب کو حلا دیا اور ہمار ہی ال اور حساب کو  
 مثل کعبہ کی مال اور ہمار کے حلال جان کی کوٹ لیا اور حضرت رسول خدا کی ہر سوار و شا  
 کی ہمار ہی حقیق نئی امینہ فی کچہر عایت کی اور امام حسین علیہ السلام کے مصیبت کے جان لائی تو کوٹا ہوا  
 آنکھو میں عار ڈالی دی اور دافہ کر بلائی ہو کو قیامت تکس اور بلا میں مبتلا کیا پس ہاں کی شیعہ  
 ہمار ہمار ہی جدا امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کو یاد کر کی اور ذکر کی روئی کہ وہا حضرت کے  
 مصیبت پر گناہ کیو کہ خدای ششوا تائی اور ایک قطرہ بھی آنسو کا جسکے انکھہ ہی اس عم ہیں کی تو  
 بہشت او سپرہ اجیب ہی اور پھر ہی حضرت فرمائی ہیں کہ جب حد ہمار ہی شہید ہوئی تو دنیا  
 کو زلزلہ آیا اور حضرت کے مصیبت میں آسمان خون بریا اور سینہ رنگ کی خاک کہ آسمانی کی روں  
 بننے میں ہر برسی اور اگر کوئی ہمار ہی جدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی پہلی اپنے فخر روئی کہ  
 آنسو اوسکے منہ پر جاری ہوں تو ہر گناہ کبیرہ اور منجبرہ اوسکا خدا معاف کر دیتا ہوں  
 جو کوئی چاہی کہ بعد مرنکی کوئی گناہ اوسکے فخر نہ ہی تو وہ زیارت حضرت امام حسین  
 علیہ السلام کی رہی اور اگر کوئی چاہی کہ بہشت میں ہمار ہی حد حضرت رہو کو خدا نصیب ہوتا





رات نہر حضرت کی مجال کی محبت میں طلعا بہر ہرانی بہتی گری اور چہرہ بزم شہبانی پر اس پر  
 سا گہن مسمی روایت میں ہی کہ جب حضرت علی اکبرؑ فی دن بہرانی سفید کی دھندہ رات کو  
 اکرام کیا اور حضرت سید سب فی انکس شمع حلا کی حضرت علی اکبرؑ کی چہرہ مبارک کی برہنہ لائی اور  
 رات ہر چہرہ علی اکبرؑ کو کھست تمام دیکھا کہ اس تصویر سی کہ جس کو تو پہچاننا نہ سی چہرہ  
 منشاہ رسولؐ کی خاک اور خون بہن مل عالمی ہر کا ہر دیکھی میں آئی کی اور حضرت امام  
 جعفر صادقؑ علیہ السلام چشتی امام فرمائی ہیں کہ جب سب عاصور کو حضرت علیؑ کی قبر پر حضور  
 کی زیارت پر پہنچے تو وہ بھی حشر کو کر ملا کی شہیدہ کی طرح سی اپنی جو میں آوے اور وہ گواہ  
 اور وہ کی مروتین شریک ہو گا اور جو رات کو عاشورہ کی اور نہ کو ہی عاشورہ کے  
 حضرت کی زیارت پر پہنچے تو گویا حضرت کی رو بہرہ شہید ہو اپنی ہر فرمائی ہے کہ جو کو ہی عاشورہ  
 دن نذر کی نماز کی وقت سی پہلی حضرت کی زیارت پر پہنچے تو بہرہ مدت او سہرہ انتہا اور حضرت  
 امام محمد باقر علیہ السلام پانچویں امام فرمائی ہیں کہ جو عاشورہ کی روزہ رست کی قبر قدس  
 کر ملا میں حضرت کی زیارت پر پہنچے حشر کی مابین دلی تو اسی ہزار ہزار حج کی انہ ہزار  
 ہزار جہاد کی ثواب ہوں اور سی حج اور عمرہ اور چہاد کہ او نہیں حضرت رسولؐ خدا اور ائمہ  
 ہدای کی ساتھ بجا لایا ہو مالک جہنمی کہ بیان کرنی والی میں و التبت کی ہیں انہوں نے  
 حضرت کو پہچان کہ حضرت جو کوئی دور ہو کر بلا سی اور اسی قبر شریف پر حاضر ہونا گن  
 ہو تو وہ کیونکر زیارت ہستی اور اوس کے پہلی کیا ثواب ہیں حضرت فی قبر یا کہ جو حضرت  
 مرقد منور سی دور ہو تو دور سی پہلی صحران حاک کی یا اپنی مکان کی کو بھی پر کہہ اہو کی قلم کی  
 حضرت کے کہہ واپسی طرف کے کہ اپنی نگہ کی اونگی سی حضرت کے قبر سطر کی طرف اشارہ کر کے  
 حضرت کے زیارت پر پہنچے اس کے بعد او حضرت کے فانون کھنک کر ہی بعد ایک دور کھنک مازانند  
 صبح کی نماز کی نیت سے پہنچے اور حکم کری کہ اوس کے سب غل مرد اور عورت حضرت کے نعت  
 علی تمید کی نوہ اور ناری کریں یا یکدہ مسمی مخزون اور غلین ملا قاس کر علی رملایا کہ  
 کہیں ایک ہی ایک ہم کلمات ہر سیکے حضرت کی کہی حکم اللہ اچو دنا قاسا سا یا  
 نعتین علیہ السلام و جعلنا فی انکس شمع حلا کی حضرت علی اکبرؑ کی چہرہ مبارک کی برہنہ لائی اور  
 انکس شمع حلا کی حضرت علی اکبرؑ کی چہرہ مبارک کی برہنہ لائی اور حضرت امام  
 جعفر صادقؑ علیہ السلام چشتی امام فرمائی ہیں کہ جب سب عاصور کو حضرت علیؑ کی قبر پر حضور

مَنْ سَأَلَ مِنْكَ صَلَواتِي وَرَحْمَةً وَمَعْفِرَةً اللَّهُمَّ اجْعَلْ خِيَارِي خَيْرًا كُلِّي وَالْ  
 بَخِيلِي وَجَاهِي كَمَا تَهَيَّئُ وَأَلْصِقُوا نَفْسَكَ وَسَلَامًا لِلْعَمَلِ هَذَا يَوْمَ تَكُونُ كُنُوزُهُ  
 يَوْمَ امْتَحَنُ وَأَنْتَ أَكْبَرُ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ ابْنُ الْفِيلِ عَلَى لِسَانِكَ وَلِسَانِي بِدِينِكَ  
 صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَمَعْفِرَةٍ بِدِينِكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ  
 وَإِلَيْهِ اللَّهُمَّ الْعَنِ ابْنَ ابْنِ سَفْهَانَ وَمُعَاوِنَهُ ابْنَ ابْنِ سَفْهَانَ وَيَزِيدَ ابْنَ مُعَاوِنَةَ  
 وَالْمُرُوانَ كُلِّي حُرْمَتِكَ اللَّهُمَّ أَنْدَا الْأَيْدِي وَهَذَا يَوْمٌ وَكَتَبَ بِهِ أَنْ يُلْجَأَ  
 وَالْمُرُوانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَوْلِهِمُ الْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ ضَافِهِ  
 عَلَيْهِمُ اللَّعْنُ مِنْكَ وَالْعَدَاةُ لِلْعَمَلِ ابْنِ ابْنِ سَفْهَانَ ابْنِ سَفْهَانَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي  
 مَوْقِفِي هَذَا وَأَيَّامِي خُصَّوْنِي بِالْعَدَاةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةُ عَلَيْهِمْ وَيَا لَمَوْالِي لَيْسَ لَكَ  
 وَالْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَوْ بَعْدَ اسْمِ شَوَارِبِيهِمْ كَبِي اللَّهُمَّ لَعْنُ أَوْلِي ظَالِمِي حَلَمِي  
 حَقِّي كُلِّي وَالْمُحْكَمِ وَأَجْرُ نَبِيٍّ لَكَ عَلَى ذَلِكَ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْعَصَانَةَ ابْنِ جَاهِلِيَّةِ  
 الْحُسَيْنِ صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ وَسَانَعَتِ وَيَا بَعَثْ وَنَا نَعَتْ عَلَى قَبْلِ اللَّهِ اللَّهُمَّ  
 لَعْنُهُمْ كَمَا بَعَثَ شَوَارِبِيهِمْ بِرَبِّي السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَنَا عَمِلًا لِلَّهِ وَعَمَلًا لِرُوحِ  
 لَيْسَ حَلَّتْ بِعَمَلَاتِكَ وَأَنَا حَسْبُ خَلْقٍ عَلَيْكَ مَبْنِي سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْكَ مَا تَقَبَّلَ  
 بَيْنِي اللَّسْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا حَعْلَةُ اللَّهِ أَجْرًا لَعْنَتِي مَبْنِي لَوْلَا رَيْكَ السَّلَامُ  
 عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَوْلَادِهِمُ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَصْحَابِهِمُ  
 الْحُسَيْنِ سَدَّكَ كَبِي اللَّهُمَّ حُصِّنْ أَسْمَاؤَ ظَالِمِي بِاللَّعْنِ مَبْنِي وَأَنْدَايِهِ  
 وَلَا تَقْرَأُ الثَّانِي تَقْرَأُ الثَّالِثَ تَقْرَأُ الرَّابِعَ اللَّهُمَّ الْعَنِ يَزِيدَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ حَامِلِ سَنَا  
 الْعَنِ عَمَلَتِكَ اللَّهُ ابْنِ زِلْجَادِ وَأَنْتَ مَرْحُومَةٌ وَتَحْمِلُ ابْنِ سَعْدٍ وَتَحْمِلُ ابْنِ  
 سَفْهَانَ وَالْمُرُوانَ وَالْمُرُوانَ وَأَنَا عَمَلُهُمْ ابْنِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِدِينِي بِرَبِّي  
 رُبِّي وَمَا بَيْنِي اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا لَشَاكِرِي لَكَ عَلَى مُضَاهَاةِمُ الْحَمْدِ لَكَ  
 عَمَلُهُمْ كَبَرِي اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي بِشَفَاعَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ تَقْرَأُ  
 مَرْوَدِي وَتَقْرَأُ ابْنِي قَدْ صَدَّقَ عَمَلُكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَأَوْلَادِهِمُ الْحُسَيْنِ  
 عَمَلًا بِحُسَيْنِيهِ الَّذِينَ نَدَّوْا بِحُجَّتِهِمْ دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 قَوْمَهُمْ كَرْنِي ابْنِ ابْنِ زَيْدِ ابْنِ كَبَرِيهِمْ حَسْبُ خَيْرَتِ أَمَامِ مُحَمَّدٍ تَقَرُّ عَلَيْهِ









سہاگہ بی اور روزہ رکھنا بھی اس نعمت کی شکر کا سبب اور پچیسویں کو حضرت امام حسین  
 علیہ السلام پچیسویں کی وفات ہوئی اور پچیسویں اور چوبیسویں اور اٹھارویں کو وہ  
 ان میں سے ایک ان کے بیٹے افعال صغریٰ کی شہادت پر پہنچے تھے کہ یعنی شریعی حالتوں میں پہنچے  
 کتاویں بنایا فرمایا یہی کہ اس میں ہیں ہر ایک کو چاہی کہ پورے یہ وہ تاثیر ہی کو تائیں  
 ان میں ہیں داخل ہوں اس میں اس کی برکت سے محفوظ رہی اور وہ وہاں پہنچے  
 یا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ يَا كَرِيمُ يَا عَزِيزُ يَا مُجِيبُ دُعَائِ الْمُتَضِلِّينَ  
 خَلِّصْنَاكَ مَا كُنْتَ تَشْرِكُ لَكَ مَا جَعَلَ نَامُوسُكُمْ لَكُمْ فَفَضْلُ اللَّهِ إِلَهُ الْأَنْتَ  
 سُبْحَانَكَ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ  
 یعنی اے مہربان و رحیم و مصلیٰ اللہ علی محمد و آلہ العلیین اور ساتویں کو اس میں ہی کی نام  
 اہل اللہ اور دیندہ کی سچ میں انوار کو شہادت پر پہنچے تھے کہ مقررہ و روایہ ہے  
 عہد ملامت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ساتویں امام کی پیدائش ہوئی جو دین  
 اس اسٹی اس تاریخ میں ان حضرت کی بیہ زما رہت میں ہمارا سبب اسلام علیہ السلام  
 یا اَوَّلَ الْإِسْلَامِ عَلَيْنَا يَا حَقُّهُ اللَّهُ الْإِسْلَامُ عَلَيْنَا يَا اَوَّلَ الْإِسْلَامِ  
 الْاَوَّلَ الْإِسْلَامِ عَلَيْنَا يَا حَقُّهُ اللَّهُ فِي سَنَائِهِ قَدْ تَكَلَّمَ لَكَ اَوَّلَ الْاَوَّلِ  
 يَحْقُوقُ مُعَاذَ اللَّهِ اَلَا عَدَايَتُكَ مُوَالَاةً لِيَا اَيُّهَاكَ مَا شَعْنُ لِي عَدَايَتُكَ يَا اَيُّهَاكَ  
 اور پھر وہاں سے غیثی شری کی بھی اس میں ہی کی حصر کی تولد کی تاریخ باقی جاتی ہے کہ  
 ساتویں کی روانہ بہت مشہور ہے اور شہادت پر پہنچے تھے کہ مقررہ و روایہ ہے  
 بارون رشید کی موت میں اوس کی زہر دینی سے پہنچے تھے کہ سنین شہادت ان حضرت  
 کی ہوئی کا ظہر حضرت کا دھن ہوا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی  
 باجست سے پہنچے مہینا محض شہور ہی مگر ملاحظہ مقرر علیہ الرحمہ لکھتی ہیں کہ شہادت کی  
 حدیثوں کی کتاویں کوئی حدیث میں اس میں نہیں ہے کہ یہی اور تیرہ روز صغر کی چھوڑ  
 تیرہ کی تعلیم سے مشہور ہیں اسکے بھی کچھ اصل کتاویں میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی  
 مہینہ کی شہادت کو وفات حضرت امام رضا علیہ السلام انہویں امام کی ناموں میں شہادت  
 بادشاہ عباسی مامون کے زہر دینی سے ہوئی ہے چاہی کہ اوس میں وہ حضرت کی مصیبت  
 حضرت کی غیبت کو یاد کر کے مومنین رنج اور غم کریں اور مہینہ پہنچے کہ حضرت حاس







حاکم کی مسکنی اور فورا مطلقہ کی اور پھر ترمیم کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
کار ہوا اور وہ کار کر رہا تھا کہ کار کا نام یوسف تھا اور ابلیس کے بڑے ملازم نے اپنی آنکھوں سے  
نہایت باغی و سعادتمند کی نظر کی اور وہ لالہ لالہ کا ہوا اور وہ نہایت انجمن کی پاس  
کہ لالہ کا چہرہ بھی خوشی سے دلچسپ رہا اور یہ اعلا شہزادوں اور چاہتا ہو کہ اس کی طرف سے  
تو رہی پاس آئی اور نام عالم میں تو ملکہ عالم آباد کی مکر یہ بات بہت بدوئے بہا ہے  
حضرت امام حسن علیہ السلام کی مجلس نہیں ہو سکتی تھی اگر تھی یہ امر منظرہ رہی اور  
ہو سکتی تو میں نہ ہوا تھا تیری پاس پہنچتا ہوں اسی حضرت کو ملا دی کہ میں جو حضرت  
ہم لگا کر حسی عین کی کہ یہ نہ ہر فرما میں یہ میری ماسک شاہ روم کی کئی کئی کر کے  
اپنی اور یہ ملے لی ماہانہ اسی بھی پہنچا ہی بعد اسکے تو ہماری پاس کی حدیث اور عیسیٰ  
اسے کرادیں ماحول فی طبع میں کی اس امر کو قوال لیا یہودی کہ وہ یہودی وہ الماس  
ہا اور نہ صرف کتابت و مصنفہ الشہد کا کہ وہ بھی سی مذہب ہی لکھتا ہی کہ معاویہ  
اور اس ماہ وندی کہ لکھتا تھا کہ اگر یہ امام حسن علیہ السلام کو نہ ہو دی تو بعد اونکی نہایت سے  
میں ہی بہت سنا نہ دوں گا اور ایسی ہی یہ ماحولہ اللعس کے ساتھ تیرا قد اور و کا اور  
لی تیا پہ لو لیم دسا کی ماحولہ تھی وہ اس ماحولہ کی کہنی کی اور زیادہ ہوئی اور یہ  
ہی کہی کا بھن زیادہ ہوا عرض حضرت کو یہ دیا کہ اوسے نہ ہر سی اوس جنا ہے  
ماہ و ماسک مگر بعد شہادت حضرت کی سعادت یہ فی اوس سی عہد کا وہ ماسک بلکہ پاس  
اور حکم تمام میں تشہر کیا اور وہ فعل حال حضرت کی شہادت اور وصیت کی کیا ماسک  
روایات اہل حق جلا والہ عیوں اور اور کتا یونین ہی اور اس جہتی کی آخری چار شہادت  
حو لو گون فی نحو شہادہ کیا ہی سو عورت اس جہتی کی آخری چار شہادت کی مجموعہ  
کہ میں کسی کتاب سے اپنی نہیں جاتی ہی بلکہ ہر جہتی ہر چار شہادت کو خصوصاً آخری چار  
ایمہ فی ہماری ہوا فرمایا ہی اور فرمایا ہی کہ گذشتہ ہفتہ و کی اسب رحب عذاب کو فی  
نابز ہوا اچھ تو بدہ ہی کہ ان مارل ہوا ہی اور دوزخ ہی بدہ ہی کہ رور پیدا ہو جائی  
اور پہلی اور دوسری ہر مہینہ اس مہینہ کی خوشی کہ ہی اعمال ربیع الاول کی چہتی  
پہلے کو اس مہینہ کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی ہی اور حکم  
خدا سی ہر جہتی کی ماسک کا قصد کیا ماسک کی کاہر و مگو جب یہ خبر پہنچی تو اس حضرت کو

اِنِّیْ عِنْدَ رَبِّکَ یَا اَبْنٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَمَّا اَنْتَ فَاَنْتَ عِنْدَ  
اللّٰهِ مَقَامًا مَّخْلُوْمًا وَتَشَاقَعًا مَّقْبُوْلًا لَعَنَ اللّٰهُ مِنْ طَیْفَتِکَ وَکَفَرَ اللّٰهُ  
مَنْ حُوْصِلَکَ وَهَضَبَ حَقِّکَ وَکَفَرَ اللّٰهُ مَنْ کَفَرَکَ وَکَفَرَ اللّٰهُ مَنْ کَفَرَکَ  
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ دَعَاکَ فَلَمْ یُجِبْکَ وَکَفَرَکَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَنَعَکَ مِنْ حَقِّکَ  
اللّٰهُ وَحَرَّمَ رَسُوْلُہٗ وَحَرَّمَ اَمْرُکَ وَاجَبَکَ وَکَفَرَ اللّٰهُ مَنْ مَنَعَکَ مِنْ کَثْرِ سُلٰطٰتِ  
الْغُرَابِ لَعَنَکَ کَثْرَتُ اَیْدِیْکَ نَعَصَہَا نَعَصَہَا اللّٰهُ فَاَطْرَاسُ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ  
الْغُیْبِ وَالشَّہَادَہُ اَنْتَ حُکْمُکَ یَا اَبْنٰی عِبَادِکَ فَمَا کَانَ اَمْرُہٗ یُحْیِی الْقَوْتِ وَیَسْتَحْیِی  
الَّذِیْنَ حُکْمُوْا اَنْیْ مَنَعْلَکَ یَنْهٰیوْنَکَ اللّٰهُ لَا تُحْجَلُہٗ اِلَّا اِنْ لَعْنُہٗ مِنْ بَرٍّ نَارِہٖ وَکَلَّ  
رَقْدِہٖ اَبْکَلَّ مَا لَعْنُہٗ وَیَحْیِیْہٗ یَا رَسُوْلَہٗ اِنْ مِتَّ فَاحْشُرْہٗ اِنْ فِیْ سُرْمَتِہٖ یَا  
اَبْنٰی حُوْصِلِہٖ اَوْ اِحْدِیْہٗ اَوْ اَمَّا عَادِیْنِہٖ فَمَا لَیْکَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُہٗ اَخْرَجَہٗ مِنْ اَرْضِہٖ  
عَالَمِہٖ اَوْ اَبْنٰیہٗ اَوْ رَسُوْلُہٗ اَوْ رَسُوْلُہٗ اَوْ رَسُوْلُہٗ اَوْ رَسُوْلُہٗ اَوْ رَسُوْلُہٗ اَوْ رَسُوْلُہٗ  
ہِیْ کہ جَابِرُ اَنْصَارِی مَصَاحِفُ حَضْرَتِ رَسُوْلِ خِدَا صِلٰی اَمْرُہٗ عَلَیْہِ وَاَلِہٖ وَسَلَّمُ اَمَّا اَنْتَ  
وَاَوْرَاقِیْنَ کہ بِلَاہُوْنِیْ اَوْرَاقِیْنَ فِیْ سَبِّ شَہِدَیْ کہ لَکَ لَاشَہِدِیْ سِرْفَاکَ اَوْ رَیْخِیْ  
سَہْرِیْ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْ لَاشَہِدِیْ طَرَحِیْ ہَا نَہْرِیْ ہُوْنِیْ دَہْرِیْ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ  
اَوْ رَاقِیْنَ کہ ہَہْ کَسِی لَاشَہِدِیْنَ ہِیْنَ کہ اَنْہِیْ ہُوْنِیْ دَہْرِیْ سَبِّ اَوْ رَاقِیْنَ کہ اَنْہِیْ سَبِّ  
قَوْمِہٖیْ اَسَدِیْ اَوْ سَبِّ حَضْرَتِہٖیْ بِدَہْرِیْ سَبِّ شَہِدِیْ لَاسَبِّکَ اَوْ رَاقِیْنَ ہُوْنِیْ سَبِّ لَکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
مَعْرُوْرَ اَوْ رَاقِیْنَ اَوْ رَاقِیْنَ لَکَ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرُ اَنْصَارِی مَصَاحِفُ حَضْرَتِ  
شَہِدِیْ ہُوْنِیْ لَکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ قَبْرِہٖ حَاضِرِکَ اَنْدَاسِیْ اَنْتَ ہَا نَہْرِیْ سَبِّ اَمَّا اَنْتَ اَمَّا اَنْتَ  
جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ لَاسَبِّکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ کُوْثُ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
ہُوْنِیْ ہُوْنِیْ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
رَوَاشِیْنَ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
تَہْدِیْنَ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
اَلْہَمَّ اَنْہِیْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
کَسِی بَارِیْ حَرَامِہٖ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ  
رَاقِیْنَ ہُوْنِیْ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ کہ جَابِرِیْ حَضْرَتِکَ اَوْ رَاقِیْنَ



کہ بیکر و اہلی وہ سب حضرت کو ڈبو مذہبی بھلی اور حکم خدا ہی حضرت مکر اور مہر کی راہ میں  
 ہار نہا اور میں پوچھ رہا ہوں اور اس جہاد کی سب کو ٹکڑیوں میں ٹکڑیوں میں چالی میں  
 اور جنگی کمزوروں کی اندھی سی اور سرور و گار فی اینی نی کی حفاظت نہ انبار بیکہ سی کی اور  
 حساس امیر علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انبار بیکہ سی کی اور  
 زینو کذا سی حضرت کی ہوش حضرت کی ہوش ہوشی ہیں اور حسب کما قرآن بلواریں ہیں  
 انبیاء کی حضرت کی گہر میں حضرت کی قتل کر بیکر و اہلی آئی تو حضرت کی ہوش حساس امیر علیہ  
 السلام کو پایا پس وہ انسی ہاڑ کی طرف گئی تو وہاں جا کی ہار کی منہ سر جالی بلواریں کی اور  
 جنگی کہہ تو وہ کی اندھی دیکھ کر ترسندہ پیری کیا خداوند عالم کی حفاظت حضرت رسول خدا  
 اور علی رضی کی کی جا اور وہ ایت ہی کہ حسب حضرت ہار کی طرف حکم خدا ہی تشریف آئے  
 گئی تو او کو پہلا حلیہ سفید نکا حضرت کو اٹھامی راہ میں مل گیا حضرت فی او سکھو ہی ای  
 راہ کی پوشیدہ کر بیکر و اہلی اینی ہارہ لی لیا مگر وہ شعی وہاں بھی ایسی بد ذاتی اور دشمنی  
 بلواریں با ساسپہ کی ڈر کا حیلہ کہ کی چاہتا تھا کہ ظل مچا کی رسول خدا کی راہ کو افشا کرے  
 کہ جناب رسول خدا فی اوسی کلمات یہ تحت تسلیم دی دیکر روکا اور باز کہنا کہ وہ یہاں  
 آیا یا اور حضرت شکر ہار سی محفوظ رہی اسکی عید ہی اور روزہ بھی اسی چہ ہی سہیت  
 اور ان چہ و فوں معصوموں کی زیارت پڑھا ساسپہ اور حساب غفران مابہ مولوی  
 و لہار علی اعلیٰ امام زمانہ کی تحقیق سی اس مہینی کی وہ سہری کو وفات جہاں ساسپہ  
 ظاہر ہوتی ہی جیسا کہ بعض آیات سمجھ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی بقول  
 اور اس مہینی کی انہوں بن تاریخ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام گیا رہوین امام کے  
 و جات ہی اور چار سی مذہب کے راہوں کی روایتوں سی یوں تاریخ کو عید قتل عمر اس خطابہ  
 و عمر سعد ملعون سپہ سالار لشکر یزید ملعون جو کہ ملا میں حضرت امام حسن علیہ السلام  
 رہا ہی وہ ہی یوں کو اسی جیسی کی مختار کی سپاہ کی ہاتھ ہی جہنم و اصل تو اہی میں چاہی  
 آج جس کے رو سب مومن اور مومناں عید الباس ہیں مگر وہ خط الحاکم علیہ السلام کو قتل  
 عوفین کرین اور جو خونیان خلاف شرح بہون وہ سب کرین روایت ہی کہ جو فوج کو قتل  
 کر کی عید اور خوشی گری مومن بقالی حضرت کو اسی مہینی مہینی چھاتہ فرما لیا تھا  
 وہ جسکی شفاعت خدا سی چاہی گا خدا اس کے غناحت قبول کر لگا اور دنیا میں







اَللّٰهُمَّ عَلَيكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اورا ملازمہ اتوں ہی جماعتی الناس کے  
 ہمارے ہونے اور جماعتی تفسیر اور ان کو بھی اور بہت ہی نادر کی تاریخ معلوم ہوتی ہی  
 اور شیخ طوسی علیہ الرحمۃ فرمائی ہیں کہ ماسوائے علامہ الاسلام بن حماد ہی لاوی کی مگر ہونا  
 ہر شیخ بعد یکتا ہی چاہی کہ شیخ امیر المذہب بن اس و حضرت کے زیارت میں  
 آئی و نہ وہیں زیارت جا۔ بعد تو اور بیان ہوئی ہی حال و کچھ میں اوسید کا پڑھا گیا  
 اور دستوں اور گیا ہوس اور اٹھا شیشوں اس مہی کی سن لکیری اعمال جمادی  
 الثانی کی پہلی کے کم ہی کم یہ ہیں کہ مہاس ملاؤس علیہ الرحمۃ فرمائی ہیں کہ جو کوئی  
 اس پہلی میں چ۔ وقت اور چہ نہ نہ جاتی و در احث کر کہ و سلام ہی چار رکعت  
 پہلی کے پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پہلی ایکسار آتہ المرسی پہر چہ بن بار سورہ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُور و و تفسیر رکعت میں سورہ حمد کی سورہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُور  
 ایکسار سورہ طہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عیس بار چہ ہی اور تفسیر رکعت میں بعد  
 حمد کے ایکسار سورہ طہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُور و و تفسیر رکعت میں بعد  
 پہلی اور چہ ہی رکعت میں بعد سورہ حمد کی پہلی سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ  
 پہر چہ بن بار طہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُور و و تفسیر رکعت کی سلام کی بعد سورہ  
 سُحُورِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُور و و تفسیر رکعت کی سلام کی بعد سورہ  
 حمد ہی اور تفسیر رکعت میں بعد سورہ حمد کی پہلی سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ  
 ہمارے نام ہی یا قُومُ مَا ذَا الْحُكْمِ وَالْاَمْرُ بِاللّٰهِ یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ  
 اَرْحَمُ الرَّاحِمِینَ اور ما جن میں ایسی خاص طلبہ کہ ہی توفد اور عالم علم حرکت  
 سبب ما جن میں اوس کے روافد تابی اور اوس کے اور اوس کے عمان کی حفاظت کرتا ہی اور  
 ہر ایک رہا ہیست ہی اس مہی کی تفسیر کو وفات جناب فاطمہ علیہا السلام کی ظاہر ہوئی  
 اگر چہ یہ روایت پہلی روایت کی خلاف ہی مگر چاہی کہ احداث مومنین اچکی روز ہی  
 خمس جزا اوس میں معصومہ علیہا السلام کی رہا کریں تفسیر اور عالم علم حفاظت  
 یعنی ابو کر اور معصومہ علیہا السلام کے من و کتبہ اور اد کی توان اور انصاف پر لفت کرتی  
 اور اس مہی کی پندہ ہوں کہ حضرت امام بن العابد ہی یا السلام چہ ہی امام کی ندر کی  
 بھی روایت آج ہی او اس مہی کی او نبویں رات کو حضرت امہ رضی اللہ عنہا









یا بانی ہیں جن کو تو بہ بھی مثل میں اصل ہی یا قبرستان سلیمان تو میں بھی یا  
 ہر جوں کا تو نہ پڑ ہی تو جیہ جی مثل میں ہی ہر شخص سے ہر وقت اور کساد ہوتا تھا  
 میں آئے اور فہانت فرد تنی اور خاکسار یسی سب کے علی خود رکھ ہی تھے مجھ جوار  
 ہوا کر دے ہر زمان احنت گرفتار کر دے کہ تکرر فقط خدا کی دعا ہر کات کیو نہ علی ابی  
 کہ کل انہ علی علی و اللہ العزیز ہم تم سب فقیر ہیں یہی جی ہی اور جو غنی ہو گیا  
 تکرر بنوا اس علی اور ہیشہ شیخ بول پڑ ہیں اور وعدی جو ہوشی کسی سی مری قولی اور  
 افرار اور چھدا و سہان جو کسی سی مری تو آید مقبر کہ لا انا الا ذی امانا او قد لا  
 یا اللہ کی معنی پر خیال کر کی اگر وہ قول قرار اور عہد سہان سب شریع ہوتا ہو کہ  
 راہہ خاکری اور شیطا کہ اپنی اور خالفت فی دی و ایسی صحبت کہ ماحبت ہمستہ شریک  
 وغیرہ نامشروع چیزوں کی اوپر حرام خوردگی ساتھ ہو او میں شریک نہ ہو کہ حجاب ہو کہ  
 علی امد علیہ آگہ فی فرما ہی اتقوا واصح الکھو یعنی چاہ تم اپنی میں تمہیں کی ہو  
 بلکہ ابراہ و لسی صحبت اور ملاقات نہ آئی اور او کی خدمت اور صحبت شریعت میں اور  
 فی ضرورت کی خاصہ شی اختیار مگر کی ماحبت خففا ہو تا ہی بہت چپ ہونا اور کوئی  
 کام کی اختیار ہی اور شورہ نہ کوئی مگر کی سپکی راز چپی اور بری کہ حاش مگر کی حرام شورہ  
 شراب ہی حق کو اطہ سرفہ وغیرہ سبب مری کاموں سی کناہ کش رہی اور جو شہوت  
 نفسانی حالت ہو تو مرد و چو یا عورت شوق سی کلج یا متعہ کری مشا مشہور رہی شریعت  
 شہر کیا چاہی شریعت ہر صورت ہر حرام سی اچاندار ایسی تیس باز رہی کہ حلال ہیں  
 دنیا ہی ہی اور ثواب شریعت بھی ہی اور حرام میں دنیا میں مذمت اور عقوبت میں شدت حد  
 زنی اور اپنی جو روئی بھی حد لگ کر سی یعنی اگر دو یا تین یا چار جو روان ہوں تو ایک  
 راہ سبکی پاس ہی اور سب کے نان فقہ کی اور ضروری احتیاجوں کی خیر لینا چاہے کام  
 زیادہ جو اوپر شائق اور دشوار ہو و شریعتی اور معاطون میں آسہ داری اور دبا  
 عمارت کو اختیار مگر کی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ان الله لا یحب الظالمین یعنی امد ہوت  
 غیر گناہی خیانت کرنی والوں کو اور دوسرے جان پر فرماتا ہی ان الله لا یحب الذین یؤثرون  
 یعنی امد مگر کہ تا ہی ماننے کی پہچانکا اور فرص وغیرہ جو معاملہ جس سے کہ او میں کا خدا  
 اوں کا چار بار و گو ابو لی گواہی مگر الی کہ سند رہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی ان الله لا یحب









[illegible]





بِاسْمِ الْفَتَّاحِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ الْفَتْحِ الْعَالَمِ بِالْقَرْنَيْنِ ضَاحِكِ الْخُودِ وَالْمَلِكِ  
سائید ہر مہر فانی کی فنی کی ہوی تج رہیں بفتح کی تانی الی فرصت اور سبقتی خدا و جہاں مرد و پادشاہ  
خارج الحرج والقبض الابدی عجز عن عدل مدائحہ لسان اللسان الامام علیہ السلام  
میں کی والی محبت اور فتنہ کی وہ کہ ہر ہوی تیار کر لی ہر یوسفی اور کی زبان ہاں اور دین کی امام محمدی اور  
محمدی الحسن صلوات اللہ وسلامہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
محمد حسن و دو اور رحمت خدا اور سلام اور ہر او کی روجہ اور رحمت احمد سلام علیہ السلام علیہ السلام  
بِاسْمِ الْفَتَّاحِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ الْفَتْحِ الْعَالَمِ بِالْقَرْنَيْنِ ضَاحِكِ الْخُودِ وَالْمَلِكِ  
ای جس فرزند علی کی ای رسول خدا کی ای فرزند رسول خدا کی ای فرزند امیر المومنین ای محبت خدا کی اور  
خلوصہ ناسبتی نا و مولا نا انا و مولا و استسغنا و توسلنا بک الی اللہ و  
اللہ کی ان پر ہمارے اور اہل ہمارے رحمت کی ای اور شعا علیہ السلام ہوی تم اور سید ابی ابراہیم جیسی ہوتے ہاں اور  
قد نزلت لک نکتی صاحبنا فی الدنیا والاخرۃ نا و جہا علیہ السلام استغنا علیہ السلام  
میں کیا ہمیں میں و دو اسے داخل کی ہج و سا اور کہے ای صاحب ہا اور اختیار و زلات کی سخا و ہر ہوی  
اللہ اللہ وصل وسلام و رزق و بارک علی السیدنا ابراہیم علیہ السلام العابد الراجح  
را کی ای اور دو اور رحمت سلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
الشہادۃ بنی المسلمین و المسلمین علی المسلمین علی المسلمین علی المسلمین علی المسلمین علی المسلمین علی المسلمین  
محمد کی الی رست رسول و مہر ہون کہ و بیشاد شاہ زرگ کی فنی ہوی کامر ستر مدد کے خدا و  
فُتِحَتْ وَ الْكَرْبَةُ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ الْفَتْحِ الْعَالَمِ بِالْقَرْنَيْنِ ضَاحِكِ الْخُودِ وَالْمَلِكِ  
صحت اور رخ اور بلا کی دس کی ہوی رخ زمین کر بلا کی پاکیزہ ہر عیب نواس  
سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَ سُورَةُ الْاٰنْكَارِ وَ سُورَةُ الْاٰمِنِ بِالْاَمَامِ بِالْقَرْنَيْنِ ضَاحِكِ الْخُودِ وَالْمَلِكِ  
سول جن اور اس کی اور رستی و فتن کی آقا ہمارے اور اہل و لون جہا کی امام محمدی حسن و دو اور  
لہ الحسنی صلوات اللہ وسلامہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
محمد حسن و دو اور رحمت خدا اور سلام اور علی ابراہیم و دو اور رحمت احمد سلام علیہ السلام علیہ السلام  
لِاَلِ الْفَتَّاحِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ الْفَتْحِ الْعَالَمِ بِالْقَرْنَيْنِ ضَاحِكِ الْخُودِ وَالْمَلِكِ  
ابراہیم حسین فرزند علی کے ای شہد ای شہد ہاں ابراہیم علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام





[illegible]

五、

[illegible][illegible]







اور جو امراضی حیرت اور آدور اور کزوات کی نگہ و پاہو تو دفع و پاکیزگی پہ دیا  
 لکھو گی دروازی پر شکادی اللہ ہو سکتی صبیحہ قمرمان الحاروت بالطلیحة  
 الیاد له الوارد من فیضان الملكوت حق نستنت باذیال لطیف و حق  
 قوال فہم ترك و عنہم باء عن انزال یخطك باذیال الفواکھ مائة والمقدنا  
 لتاملہ ورحمتك الواسعة بارب سکن سکن یا سکن یا سکن یا سکن یا سکن  
 للہم باولی الاولیاء ویا حبیب الدعاء ویا کاشف البلاء اصر وفتنا و  
 من اولادنا وافرنا کما یحب الطاعون والوباء بحق محمد بن عبد اللہ  
 علی المرتضیٰ وشرہ الامتہ والشمیلاء ومارسہ ادرمیت وکنی اللہ  
 معی اسلی المؤمنین منہ بلائہ حسا یا غوثا یا غوثا یا غوثا یا غوثا یا غوثا یا غوثا  
 اقیوم یا اکر یا ورتنا ذا الحلال والاکرام اللہم ارقی اعود باب من الطی  
 الطاعون ومن موت الفجاءة ومن سوء القضاة ودرک الشیعة ومن  
 عاتاة الاعداء ومن مضرة الخائفة اللہم ارقی اعود باب من جمیع ذل السجی  
 الطیطہ وعلی المرتضیٰ والائمة من لدن النبیة آمین رب العالمین  
 یا سنی حفاظت کبر سلی برور یہ کہات شفا آیات برور یہ برکاتی و برکت  
 ولی یا من لطیف لم یزل: الکف بنا فیما نزل: انت القوی فیما نزل  
 برکاتی یوم الخلل: فیما یظہر برکاتی یوم الخلل: فیما یظہر برکاتی یوم الخلل  
 انسا کما والفاطمة: اور یہ وہا سے ہر نفس کے لئے کی اس کو حق میں  
 یا سنی صغیر ترکی یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ  
 انت المکمل بکلیغ الشکواب والارض فی ذوالجلال والاکرام و ذوال  
 سماء العظام و ذوالعزیز الین فی لا یؤام والکفر الہ واجل الاله  
 لا یؤام والکفر الہ واجل الاله لا یؤام والکفر الہ واجل الاله  
 فی الخلیفین من الوباء والاسلاء ومن جمیع الاقامت بحق محمد  
 لا یؤام والکفر الہ واجل الاله لا یؤام والکفر الہ واجل الاله  
 لا یؤام والکفر الہ واجل الاله لا یؤام والکفر الہ واجل الاله  
 لا یؤام والکفر الہ واجل الاله لا یؤام والکفر الہ واجل الاله

حال میں سوا ہی شیطانی اور گویا اوس کے رحمت ناموس نہیں ہی اور اوس کے فرمان حب  
 بیان لا فکھطوا من کفھوا الذلیر ہر وقت نظر رکھی اور کھار بشر دشتان حد نہ  
 دل ہی پر ارہی رکھی اور انکی ہر چیز تراکل و شرب سی پر ہیز کری ملکہ چہرہ کھلی انکی بدن نام  
 میں لگ جادوی تو اوس لباس اور مد کو پاک کر لی تہہ ناز چہر ہی حق تعالیٰ ہم سے تعلیم ہو  
 اپنی رسول برحق کی طرف مخاطب ہو کی فرمانا ہی تینا کاک فکھطوا یعنی لباس اپنا پاک کر اور  
 فرمانا ہی اندر دوست رکھا ہی یا کو کو کوس پاک رہی کہ اوس دوسری دوسب رکھی اور سب کو  
 ہی انکی بخش گمانی و خمرہ سی نہ ہری کہ دھاقول نہیں ہوتی ہی چیز بخش گمانی و ایک اور ایک  
 کافر کی باتہ کی گیلی ہر چیز گمانی یعنی کی مثل صلیط آدمی اور ہر جانور غیر ماکول الحکم کی ہی چیز  
 سب گمانی اگر گمانی میں بخلی تو اوس کہا یکو دھ کر دی اوس کہا سیکو کسی جانور ماکول غیر کو بھی  
 نہ ہی اور ہر ایماندار دوستان پروردگار اور امہ اطہار سی دوسری رکھی اور حدیث میں  
 صلوٰۃ کیا فکھطوا اعتقاد سی صوفیوں کو دیکھنی بکائی کہ ہمہ اور انکی دعا تویند کی فریبہ ہی  
 فہم سی کہ ہمہ گراہ کر لی ہیں اور حور دوسری ہی درہ نہ لی اور اگر مشورہ لی تو اوسکی تازہ  
 کری اور اگر کسی غم کی دفع کیو سطلی وہ کوئی نام شروع کہیں تو اسیر راضی نہ ہو روا  
 کہ حضرت سلیمان کی ایک لی لی کی جب لڑکا ہو تا تھا تو مر مانتا تھا ایک بار جو حل رہا تو نہ ملتا  
 لی لوہیں بٹھو کا یا اور کہا کہ اگر انکی مارا اپنی لڑکی کو چھی سپرد کر دین اوسکے حفاظت  
 کرو گا اور سطلی پھر دہر اور صابہ کی صورت بنکی پھر کا یا کہ وہ عورت تو نہیں دم نہیں  
 اور جب حضرت سلیمان شریف فرمایا تو اوس سی عرض کی او نہیں سکوت کیا پھر جو انکا  
 ہر چہا ونگی لڑکا پیدا ہوا تو وہ ملعون یعنی شیطان اوس سی طور سی صابہ کی شکل بنکی آیا اور  
 اوہوں فی انکی بکائی کو دی دیا ہیں وہ ملعون تو دشمن سلیمان تھا حسوفت حضرت سلیمان  
 کر بھی پڑی ہوئی تھی مجمع میں اوسی وقت اوس لڑکی کی باتہ اور پاؤں کی اور اخصا  
 نگری نگری کر کی حضرت سلیمان کی کرسی کی آگ بیگی اور حضرت سلیمان کو بہت سچ ہو اس  
 رہا لی لو کو وحی ہی کہ سلطان اور انکی زوہر سی آگاہ فرمایا ہیں مخون اور صوفیوں  
 و حیرت کی دام اور دم میں فی صعب ایما کا ہوتا ہی اور سب گمانی ہی جو مرضی الہی ہو  
 دنیا مانی ہی آدمی ایماندار کو لازم ہی کہ تحصیل بہت کی ما تو نہیں عبادت کو  
 اور دوسری ال رسالت پایہ پر ہمیشہ نظر رکھی اور عقیقی اقا اور دیا کھسا بھی ہی

[illegible]



[illegible]

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040

[illegible]

الاکثر من عشرين نفرا الاکثر من عشرين نفرا وکان ما خاض به من قبل الله عليه وآله  
 نهي وان المذنب حق وسؤال منكرو في القاري حق والبعث حق والبعث حق  
 حق والبعث حق ونظر ان الحق والحق حق والحق حق وان الباعث  
 الباعث لا ريب في ما وان الله تبعث من في القبور بهر بهر حق الحق من الله  
 اى فلا شك بانام عورت مردہ کالی بعد اسکے کہی لشکریا اذله بالحقول الثابت هذا  
 الله على صراط مستقيم عن الله نيكات ومان اولنا ايام في مستقيم  
 نكمن به بهر حق الله مر حاف الارض عن جنتها واصعد روضها اليك  
 واقبلنا منك روضا انا الله مر عفوك بهرست كاشال والا تفرى يا منى  
 بهر دعا پر ہتا ہوا آخر کی ماہر کلی انا الله وانا الله زاجون والسبح لله رب العالمين  
 الله مر ارفع ذكركم في اعلا جبلين واخلف على عو ما والى العارين وهذا  
 نكمن به ما زادت العالمين اور حبيب قبر کو بند کر دی واپس نہج کہی کی وقت بہر دعا پر  
 ما الله مر حل وخذ بها وانش وخصمنا وامن روضتنا واشمكت اليمامير فخرها  
 روضه نعيمنا روضنا روضه من سواك واخصمنا مع من كان يذو لك  
 روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ پر الا ای فہر ستریت کہ ہر ستریت کی بہر دعا پر ہی الا  
 الارض عن جنتها واصعد اليك روضها واقبلنا منك روضا انا الله مر عفوك  
 فخرها من رخصتات ما نعيمنا روضنا روضه من سواك اور چوتھی امام وراثی بن  
 کہ اگر ولی یا اور دوست مردہ بکا جانی قولہ فاحات منکر نکر کہ سنت سی دور کر دی تو جس  
 مشرق بہر جانین تو نہ ہوا قہر بہر ستریت کی آگے کہہ کی بہر بلنہ او از سی المیلان شیطان  
 کہہ کی حل انتہی علی العفو لا الذی فان قدنا علیہا کہ آخر تک بہر ہی جیسا کہ او بہر ذکر  
 مگر تہر و اسکا جسطور سی یہاں لکھا ہی ہو رت کہہ اسطی اسی قدر سی پڑ ہی اب معلوم ہو کہ نکاح  
 اور سفر کی احکام سی بہر ہی ہی کہ قہر بہر عہد بہر بن نکاح اور سفر نگر اور تحت الشعاع  
 تاب بخون آخر ہمینی بن نکاح نگر سی و اعمال بہر بن عاصی کو قہر بہر عہد بہر اور تحت الشعاع  
 بیان لکھا سہو بہر گیا تہا اسطی اب خاتمہ بن جابھی لکھی ہوتا ہی کہ تحت الشعاع حد بہر  
 دو دن آخر بہر ہمینی کی ہیں کہ او بن چاند چہر جاتا ہی اور آسمان بارہ بہر وانی ایک ہی  
 کہہ سترای ایسی جمع ہوئی چن کہ او نہی بہر کی شکل ظاہر ہوتی ہی او پس نہج کہہ بہر عہد

مانی و نیکوئی پر اپنا کی اصل اس طوری نامست ہی اور عبادت خدا کو اور دوستی الہیت  
 طلبا تہ کو لازم مایہ و ہم نگر و دوس کو جبر لا سبک حالی اگر لی دوستی الہیت کی عبادت  
 ساری کثرت کو قبول حق اور دوستی الہیت کی ایک عبادت خدا کو ترک کر کے امید ہر فانی پرین  
 کہ ہم اور راہ او را امید ہر پیدا اس عبادت کی و آملی ہوئی ہیں حصران و مانی ہیں کہ دوستی  
 و دیا و دوستی را ہی نہیں ہم نگر کی عبادت نہ چھوڑو ہر فرمان خدا کو نہ ترک کرو  
 اور ہر امر غیبی حاج کو صلح کرو و اللہ ملام حشر نام و عظم بھی بہانک ہا ہی را ہی ہرین  
 اپنی ہوا ہم بہر سالہ دوس جو پڑھی اس کے التجائی بھی کہ بی عاصی کو بھی حاجی فانی  
 مال لایف کا ایسے بن نام ہی سکا سہ من و ایستہ نقین حرم کشا و انے عاہی ہون  
 نکاتہ جی دارین زمیں جو رہی اس کو ای خدا ہی عاہی و اس کے رائیں کار ہا ہی عظم  
 صدہ جی نال نادر ہاں زندان صدہ کہ سید العباد فضل و دوستی ہی اس کا ہر جس کا ہے  
 قہام اور دوس جاہر کہہ لہو لہو ہی تو ای سخاں و ایما ایضا فضل اور احسان کہ کہہ دوستی  
 ج اول نادو الحمد للہ الاحقاد اسکی تالیف کے جو مان ہی نہیں اس کا جو مان تالیفی  
 مع اولاد و رہی جو سجدہ کر الہی اس کے قدر بلند صدہ دوستی و سہی فام ہر ساتھ اولاد  
 رہی ہریم نا الہی ہی صحبت ہی جس مان سب کے دولت سنی خوش ہی ہر اپنی ہریم  
 یکسہ ہی تمام عالم سنی تانیا طبع کی ہوئی جو معین ہی ہر متاثر ہر مانگن جانہ جانہ جو  
 آہا سر کا ہی مسکن اس جاہر بقدر کاشی مثل مریم کی اس کے عفت ہی و اس کے عفت کی ہر  
 رہی اسہ تمام فضل حداد مطلب دل رائیں اس کے سدا رہی نہ مان اس کا جو جاہ رہی اس کے  
 معین سہر الہی شراعت کہ اس رسالہ فلی کو عاصی را العالمین تحسین متخلص شادلی صرف صوبہ کے  
 و سہی تانہ الہی ماننا ہی سہی ایستہ نقین مملو و اولی ایسی مالیف اور اپنی و مخطو فام مطبوسی ہاں  
 اہل کمالہ را کہ امور ضروری زمین شنائی اور پیرا ہر صوبہ مفضلت مان کہ اس اشاعت  
 عادی عالم معقول و مغول شاگرد رشید مولانا معتدانا حناہ علیہن کان طالب نراہ و جعل الخندہ  
 دہا ہر ہر لہی شہد نقین حسین صان اندر عن کل سلیں ام عنامہ شہد ہر ہرین  
 دونا ہر چہ ہر انہی مصل آکا ہی ہر منس شہد سلی کیشہ سابق بہت مخطو چہا ہی ہرین مان  
 سار ہر چہا ہی ہر اس کے و سہی ہرین شہد ہرین چہا ہی ہرین شہد ہرین شہد ہرین شہد ہرین شہد  
 و رہی ہرین ہرین ہی نہ ہی اصل کرا سہی اول بین سوا ہی سہی سہی سہی سہی سہی سہی سہی سہی سہی













نقل ارشاد چو بند العصر تانی جنا قبیلہ کعبہ  
 حنا سپہ بندہ حسین صاحب ظلہ العالی  
 با کعبہ حنا ابن سنانہ عسکری کوسان من اوصاف  
 الامام حسن علی المرتضیٰ واکمل نعمتہم المبین  
 متحدہ میں علیہ الصالحہ کے عباد و رار و جہانہ  
 بر بار ارد و سرخ العظم الف کبر کی شہادت  
 عدس مہا ماس کو ملاحظہ میں حاصلی الاعظم الامام  
 امام علیین کا طاعت کہ کی گدرا کر جہاں اہاوا  
 ایہ بر سر سر و سبطی انتفاع دوسری انتفاع  
 ابن رخ مانی کہ مہر و احاطہ اور وچہ نہیں  
 علو سکتی کہ ہیں اندر ماحد کی اور وراہ  
 رو کا و اندر اہاوی الی طریقی الدور الی المخرج الماس  
 بعد اسے ممان و لا اسد بندہ حسین رحمت  
 دیندہ و اند علی شاہ مجتہد العصر والمان ما  
 از ابن عسکری کلام ورد اصحابہ  
 مالک علیہ السلام الی انصاف حسنہ و المومن

۱۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۲۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۳۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۴۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۵۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۶۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۷۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۸۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۹۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے  
 ۱۰۔ سدا افعال طبعیہ جدا جدا ہوا سے طبعی کتاب اوستے





[illegible][illegible]



<p>نامرئی ملی سرخ شکر کی کڑوا جاذبہ ہوا سے ہی کڑوا نامرئی ملی سرخ شکر کی کڑوا جاذبہ ہوا سے ہی کڑوا نامرئی ملی سرخ شکر کی کڑوا جاذبہ ہوا سے ہی کڑوا</p>	<p>ہر نفسی نفسی ہر دہ و اس جلد اس علم کی حاکم رہا کتنی ہوائی جہد فی سلاہ نہ کوئی نہ ہی کھلی ہی مقصود نشا و تم نہ ہی الیہا تجسین کے موم میں ہو دو گار</p>	<p>شش ہر دہی کاظم سرخی عا نوا را ہی پرست ناپسندہ رضا گرا تا ہی تہہ بلبل ہست جرح حشر سکلی کسا کی کھلی سری ہر کوی بھی تہہ نہ مانت بھار پائے ہر جرد کی کی تہہ ہست جرح حشر</p>
--	--	--

خاتمہ الطبع

بعد حمد و ثناء عالم رب تعالیٰ حضرت سید المرسلین و صلوات اللہ علیہم اجمعین  
 بعد ازاں ہمیں ہر کس کتاب مستطاب نور افراہی طرہ سے خوش و ہر مہم جامعہ عالمیہ و العالیہ  
 سرور و یاسم بار بچی ذات یقین کو میا نصاحت عالی سامعہ الامانت حاصل ان احوال  
 عقیدہ اہل سنت و جماعت حاجی حیدر تھریلین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ و ہدایت محمد تقی حسین علیہ السلام  
 پچھا و سراد و دلہ فی اسحال لسانی و شہور بہن بالصف و باکر ہدی کشتی حاج بہن چوبہائی کشتی اس طر  
 مزید احادیث کمر نظربانی و باکر صرف جملہ طبع و فصاحت و ادب و سادہ و سادہ و سادہ  
 واقع لکھ و بین اردو لکھ و پانی اور کانی و یرو و کھی اسکی خود کس و کانی لکھ و سادہ و سادہ  
 اردو عام ہستی پس لکھ و اور کانی و یرو و کھی اسکی خود کس و کانی لکھ و سادہ و سادہ  
 مجتہدین و دلیل و کانی و یرو و کھی اسکی خود کس و کانی لکھ و سادہ و سادہ  
 فراموشی آمدن رب العالمین  
 لکھ و التماس لکھ و یرو و کھی اسکی خود کس و کانی لکھ و سادہ و سادہ  
 اسلینہ میں ہیں اسی صد کہ اوپر بیان کا اسنہ مسئلہ او سن شہید کے علیہ الطبع و کانی ہیں  
 جیسے میں کی یاس با او سکے دست میں او کس کی ناسن وہ اسن جمہ جہد فی سلاہ و کانی ہیں  
 لکھ و التماس لکھ و یرو و کھی اسکی خود کس و کانی لکھ و سادہ و سادہ

